بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصحیح و اضافہ شدہ

بکھرے موتی

VOLUME - 3

انتخاب و ترتیب

حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری مدظلہ العالی

خلف الرشید

مبلغ اعظم حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوری رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ شیخ سعید احمد خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
قاسم سینٹر دوکان نمبر ۳۳
اردو بازار فون: ۲۲۱۳۰۵۸
کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بکھرے موتی (جلد سوم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد باری تعالیٰ

زمین تیری زماں تیرا، ہے امر کن فکاں تیرا
تو خلّاقِ جہاں یارب! ہے مخلوق آسمان تیرا

شجر تیرے ثمر تیرے، ہے اور آبِ رواں تیرا
فلک پر ضوفشاں وہ کاروانِ کہکشاں تیرا

تو متاعِ گل خنداں، گلوں میں بوئے گل تیری
طیوران چمن تیرے، نظامِ گلستاں تیرا

بہرگوشہ بہر جانب تجلی عام ہے تیری
بہر سو ہیں تیرے جلوے، ہر ایک شیٔ میں نشاں تیرا

ہیں اوصاف و ثنا تیرے لب خارِ بیاباں پر
وُحوشِ دشت کی یارب زباں پر ہے بیاں تیرا

درخشاں کوکب و شمس و قمر ہیں نور سے تیرے
اُجالا ظلمتوں میں ہر طرف ہے ضوفشاں تیرا

تو پوشیدہ میں ہے ظاہر، تو ظاہر میں ہے پوشیدہ
حقیقت یہ ہے کہ بے شک عیاں تیرا نہاں تیرا

ثنا خواں صرف گلشن میں عنا دل ہی نہیں تیرے
گلوں میں خار بھی پایا گیا تسبیح خواں تیرا

حوادثِ موج و طوفان و بھنور گرداب ہیں تیرے
تیری رحمت میری کشتی ہے بحرِ بے کراں تیرا

قلم میں ہے نہ وہ قوت، زباں میں ہے نہ وہ طاقت
بیاں ہو وصف کیسے اے مکینِ لامکاں تیرا

بوقت مرگ راغبؔ ہے یہ تجھ سے التجا یارب
میسر دید آقا نام ہو وِردِ زباں تیرا

لُغات: ـــــ حمد: تعریف ..... امر: حکم، فرمان ..... کُنْ فَکَانَ: ہو جا تو ہو گیا (اس میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَاِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ﴾ اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کا تو یہی فرماتا ہے کہ ہو جا، پس وہ ہو جاتا ہے ـــــ (سورۂ بقرہ: آیت ۱۱۷) ..... خَلَّاقِ جہاں: دنیا کو پیدا کرنے والا ..... شَجَرْ: درخت ..... ثَمَرْ: پھل ..... آبِ رواں: بہتا ہوا پانی ..... فَلَکْ: آسمان ..... ضوفشاں: روشن، روشنی دینے والا ..... کارواں: قافلہ ..... کہکشاں: باریک باریک ستاروں کی لمبی سفیدی جو آسمان پر رات کے وقت لمبی گلی کے مانند معلوم ہوتی ہے ..... متاع: پونجی ..... گل خنداں: کھلا ہوا پھول ..... بوئے گل: پھول کی خوشبو ..... طیوران چمن: باغ کے پرندے ..... تجلی: روشنی، چمک، جلوہ ..... جَلْوَہْ: روشن ..... شَیْ: چیز ..... اوصاف: خوبیاں ..... ثنا: تعریف ..... لب: ہونٹ ..... خارِ بیاباں: جنگل کے کانٹے ..... وُحوشِ دشت: جنگلی جانور ..... درخشاں: چمکتا ہوا، روشن ..... کوکب: ستارہ ..... شمس: آفتاب، سورج ..... قمر: چاند ..... عیاں: ظاہر، کھلا ہوا ..... نہاں: پوشیدہ، چھپا ہوا ..... ثنا خواں: تعریف کرنے والا ..... گلشن: چمن، باغ ..... عنادل: بلبلیں ..... خار: کانٹا ..... تسبیح خواں: پاکی بیان کرنے والا ..... بحرِ بے کراں: نہایت وسیع سمندر ..... مکینِ لامکاں: ایسا مالکِ مکان جو کسی جگہ میں نہیں یعنی اللہ تعالیٰ ..... مرگ: موت ..... راغب: شاعر کا نام ہے ..... التجا: گزارش، درخواست ..... مُیَسَّرْ: دستیاب، حاصل ..... دیدِ آقا: خدا تعالیٰ کا دیدار ..... وردِ زباں: زبان پر چڑھا ہوا، وہ بات جو ہر وقت زبان پر جاری رہے۔ (محمد امین پالن پوری)

مناجاتِ باری تعالیٰ

ڈھل گیا دن زندگی کا آگئی شامِ اجل، اے خدائے عزوجل
ہے سفر لمبا، نہیں دامن میں کچھ نقد عمل، اے خدائے عزوجل

آدمی ہی آدمی کو کر رہا ہے اب ذلیل، اے میرے رب جلیل
آدمیت کی حدوں سے جا رہا ہے یہ نکل، اے خدائے عزوجل

ہوتے ہوتے زندگی ساری کی ساری کٹ گئی بے عمل آگہی
موت بڑھتی آرہی ہے لحہ لحہ، پل بہ پل، اے خدائے عزوجل

آدمی مختار بھی ہے آدمی مجبور بھی، پاس بھی ہے دور بھی
دور اپنے آپ سے ہونے لگا ہے آج کل، اے خدائے عزوجل

دولتِ علم و یقیں سے مجھ کو مالا مال کر، مجھے خوشحال کر
بے یقینی کو مرے ایمانِ کامل سے بدل، اے خدائے عزوجل

بند ہیں سوچوں کے دروازے، دریچے فکر کے یا الٰہی کھول دے
ذہن ہے مفلوج، جذبات و احساسات شل، اے خدائے عزوجل

ہو سفر کے کا منزل ہو ریتہ آخری، آرزو ہے ایک یہی
جی دیارِ ہند میں لگتا نہیں ہے آج کل، اے خدائے عزوجل

بھیج دے اک بار ابابیلوں کا لشکر بھیج دے، اپنے کعبے کے لئے
ابرہہ والے ہیں پھر آمادۂ شر آج کل، اے خدائے عزوجل

میں نے پابندی ہمیشہ تیرے احکامات کی کی ہے، اور دن رات کی
اور ہوتی بھی رہی کوتاہی فکر و عمل، اے خدائے عزوجل

میری ہمت، میری قوت جو بھی کچھ ہے سب ترا، کچھ نہیں اس میں میرا
تو نے دی ہے جو نقاہت تو ہی دے گا مجھ کو بل، اے خدائے عزوجل

کیا کرے تیری ثنا؟! ہے راہی بے نطق ونوا، اس کی پھر اوقات کیا؟
ہیں سدا محوِ ثنا اَرض و سما، دشت و جبل اے خدائے عزوجل
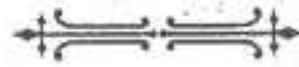
لُغات: —— مناجات: دعا، وہ نظم جس میں خدا کی تعریف اور اپنی عاجزی کا اظہار کر کے دعا مانگی جائے ...... اجل: موت، قضا ...... ذلیل: رسوا ...... جلیل: بزرگ ...... بے آگہی: بے خبری ...... دریچہ: چھوٹا دروازہ، کھڑکی ...... مفلوج: بے حس ...... شَل: بے حس ...... نقاہت: کمزوری ...... بَل: طاقت ...... راہی: شاعر کا تخلص ہے ...... نُطق: گویائی ...... نوا: آواز، صدا ...... اوقات: حیثیت ...... سدا: ہمیشہ، ہر وقت ...... محوِثنا: تعریف میں منہمک ...... ارض: زمین ...... سما: آسمان ...... دشت: جنگل ...... جبَل: پہاڑ۔ (محمد امین پالن پوری)

① پریشانیوں سے نجات کا نبوی نسخہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی مصیبت یا پریشانی میں گرفتار ہو اُسے چاہئے کہ اذان کے وقت کا منتظر رہے۔ اور اذان کا جواب دینے کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھے اور اس کے بعد اپنی حاجت اور خوش حالی کی دعا کرے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔ دعائے مبارک یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا دَعْوَۃِ الْحَقِّ وَکَلِمَۃِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا وَاَمِتْنَا عَلَیْھَا وَابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّاَمْوَاتًا۔" (حصن حصین: ص۱۱۸)

② زبان کی تیزی کا نبوی علاج

ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم استغفار سے کہاں غفلت میں پڑے ہو؟! میں تو روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ استغفار کرتا ہوں ـــــ ابو نعیم کی دوسری روایت میں ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری زبان گھر والوں کے بارے میں تیز ہو جاتی ہے جس سے مجھے ڈر ہے کہ یہ مجھے آگ میں داخل کر دے گی، آگے پچھلی حدیث جیسا مضمون ذکر کیا ہے کہ "میں روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ استغفار کرتا ہوں، تم بھی استغفار کرو! استغفار کی کثرت سے زبان کی تیزی زائل ہو جائے گی۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد۳ صفحہ۳۴۹)

③ نیت میں بھی اجر ہے

ایک صاحب نے گھر تعمیر کروایا، اور اس میں روشن دان بھی رکھے، پھر اپنے گھر ایک بزرگ کو حصول برکت اور دعا کی غرض سے لے گئے۔ بزرگ نے پوچھا: مکان میں روشن دان کیوں بنوائے؟ انہوں نے جواب دیا ان کے ذریعہ روشنی اندر آتی ہے۔ بزرگ نے کہا یہ نیت کیوں نہ کی کہ اس کے ذریعہ اذان کی آواز آئے گی، روشنی اور ہوا تو یوں ہی آجاتی ہے۔
(حکایات رومی: صفحہ۸۹)

④ سب سے زیادہ محبوب عمل

حضرت عصمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل سُبْحَۃُ الْحَدِیْث ہے، اور اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند عمل تحریف ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! سُبْحَۃُ الْحَدِیْث کیا ہے؟ فرمایا: سُبْحَۃُ الْحَدِیْث یہ ہے کہ لوگ باتیں کر رہے ہوں اور ایک آدمی تسبیح و تہلیل اور اللہ کا ذکر کر رہا ہو ـــــ پھر ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! تحریف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تحریف یہ ہے کہ لوگ خیریت سے ہوں۔ اچھے حال پر ہوں، اور کوئی پڑوسی یا ساتھی پوچھے تو یوں کہہ دے کہ ہم برے حال میں ہیں۔

حضرت ابو ادریس خولانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے ساتھ بیٹھتے ہو تو لوگ لامحالہ باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ لہٰذا جب تم دیکھو کہ لوگ اللہ سے غافل ہو گئے ہیں تو تم اس وقت اپنے رب کی

طرف پورے ذوق و شوق سے متوجہ ہو جاؤ ــــــ ولید راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن یزید بن جابر رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کے سامنے اس حدیث کو ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا یہ بات ٹھیک ہے اور مجھے حضرت ابوطلحہ حکیم بن دینار رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نے بتایا کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُم کہا کرتے تھے کہ مقبول دعا کی نشانی یہ ہے کہ جب تم لوگوں کو غافل دیکھو تو اس وقت تم اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد۳ صفحہ ۳۴۳)

⑤ بازار میں بھی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابوقلابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ فرماتے ہیں: بازار میں دو آدمیوں کی آپس میں ملاقات ہوئی، ایک نے دوسرے سے کہا لوگ اس وقت (اللہ سے) غافل ہیں، آؤ! ہم اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ چنانچہ ہر ایک نے ایسا کیا، پھر دونوں میں سے ایک کا انتقال ہوگیا۔ دوسرے دن اسے خواب میں دیکھا تو اس نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ جب شام کو بازار میں ہماری ملاقات ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت ہماری مغفرت کر دی تھی۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد۳ صفحہ ۳۴۳)

⑥ جنات کے شر سے حفاظت کا بہترین نسخہ

حضرت عبداللہ بن بسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ فرماتے ہیں: میں حِمْص سے پیدل رات کو زمین کے ایک خاص ٹکڑے میں پہنچا تو اس علاقہ کے جنات میرے پاس آگئے اس پر میں نے سورۂ اعراف کی یہ آیت آخر تک پڑھی:

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ، يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا، وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ، اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ، تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ.﴾ (سورۃ الاعراف: آیت ۵۴)

اس پر ان جنات نے ایک دوسرے سے کہا اب تو صبح تک اس کا پہرہ دو (چنانچہ انہوں نے ساری رات میرا پہرہ دیا) صبح کو میں سواری پر سوار ہو کر وہاں سے چل دیا۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد۳ صفحہ ۳۲۶)

⑦ اپنی عورتوں کو سورۂ نور سکھاؤ

حضرت مسور بن مخرمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ سورۂ بقرہ، سورۂ نساء، سورۂ مائدہ، سورۂ حج اور سورۂ نور ضرور سیکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو اعمال فرض کئے ہیں وہ سب ان سورتوں میں مذکور ہیں۔ ــــــ حضرت حارثہ بن مضرب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ نے ہمیں خط میں یہ لکھا کہ سورۂ نساء، سورۂ احزاب اور سورۂ نور سیکھو ــــــ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ نے فرمایا: سورۂ براءت سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورۂ نور سکھاؤ اور انہیں چاندی کے زیور پہناؤ۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد۳ صفحہ ۲۶۰)

⑧ شادی سادی ہونی چاہیے

حضرت عروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ فرماتے ہیں: ہم لوگ طواف کر رہے تھے۔ میں نے طواف کے دوران حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُمَا کو ان کی بیٹی سے شادی کا پیغام دیا تو وہ خاموش رہے اور میرے پیغام کا کوئی جواب نہ دیا، میں نے کہا اگر یہ راضی ہوتے تو کوئی نہ کوئی جواب ضرور دیتے۔ اب اللہ کی قسم میں ان سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کروں

گا۔ اللہ کی شان وہ مجھ سے پہلے مدینہ واپس پہنچ گئے۔ میں بعد میں مدینہ آیا۔ چنانچہ میں حضور اقدس ﷺ کی مسجد میں داخل ہوا اور جا کر حضور اکرم ﷺ کو سلام کیا اور آپ ﷺ کی شان کے مطابق آپ ﷺ کا حق ادا کرنے کی کوشش کی۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے خوش آمدید کہا اور فرمایا کب آئے ہو؟ میں نے کہا ابھی پہنچا ہوں! انہوں نے فرمایا: ہم لوگ طواف کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں کے سامنے ہونے کا دھیان جما رہے تھے اُس وقت تم نے مجھ سے (میری بیٹی) سودہ بنت عبداللہ کا ذکر کیا تھا۔ حالانکہ تم مجھ سے اس بارے میں کسی اور جگہ بھی مل سکتے تھے، میں نے کہا ایسا ہونا مقدر تھا۔ اس لئے ایسا ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا: اب تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: اب تو پہلے سے بھی زیادہ تقاضا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دونوں بیٹوں حضرت سالم اور حضرت عبداللہ کو بلا کر میری شادی کر دی۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد۳ صفحہ ۳۵۴)

⑨ ایک تاریخی شادی

ایک باپ جب اپنی لڑکی کو کسی کے حوالے کرتا ہے تو یہ اس کے لئے نازک ترین وقت ہوتا ہے، اس کا اندازہ شاید وہی لوگ کر سکتے ہیں جو خود اس تجربے سے گزرے ہوں۔ بڑے بڑے لوگوں کے قدم اس مقام پر آ کر پھسل جاتے ہیں۔

ان حالات میں بظاہر یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ ایک باپ اپنی لڑکی کے نکاح کے لئے امیر کبیر شہزادے کے بجائے ایک غریب طالب علم کو پسند کرے۔ موجودہ زمانے میں تو اس کو سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ مگر تاریخ کا ایک دور ایسا بھی گزرا ہے جب یہ ناممکن چیز نہ تھی بلکہ وقوع پر آئی تھی۔

سعید بن میسّب رحمہ اللہ تعالیٰ ایک جلیل القدر تابعی گزرے ہیں۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دوسرے سال مدینہ کے ایک صحابی کے گھر میں پیدا ہوئے، اور پچھتر (۷۵) برس کی عمر میں ۹۴ھ میں انتقال فرمایا۔

سعید بن میسّب رحمہ اللہ تعالیٰ کو بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فیض حاصل کرنے کا موقع ملا۔ مشہور حافظ حدیث صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے خسر تھے۔ اس وجہ سے خصوصیت کے ساتھ ان سے استفادہ کا موقع ملا۔ چنانچہ سعید بن میسّب رحمہ اللہ تعالیٰ کی مرویات کا بڑا حصہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی احادیث پر مشتمل ہے، وہ اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ اور عالم تھے۔ میمون بن مہران رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ میں جب مدینہ گیا اور وہاں کے سب سے بڑے فقیہ کو پوچھا تو لوگوں نے مجھے سعید بن میسّب رحمہ اللہ تعالیٰ کے گھر پہنچا دیا۔ ابن حبان کے الفاظ ہیں: ”وہ تمام اہل مدینہ کے سردار تھے“ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے بزرگ کو جب کسی مسئلہ میں اشکال پیش آتا تو وہ ان کے پاس لکھ بھیجتے تھے۔

زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ کے بارے میں فرمایا: ”اگر رسول اللہ ﷺ اس شخص کو دیکھتے تو بہت خوش ہوتے“ —— نماز باجماعت کا اتنا اہتمام تھا کہ چالیس سال تک ایک وقت کی بھی نماز باجماعت ناغہ نہیں ہوئی۔ مدینہ کی تاریخ میں ”حرہ“ کا واقعہ نہایت مشہور واقعہ ہے۔ یہ واقعہ یزید اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اختلاف کے زمانے میں پیش آیا۔ اہل مدینہ نے جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت میں عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سردار بنا کر یزید کی بیعت توڑ دی، اس وقت یزید کی فوجیں تین دن تک برابر مدینۃ الرسول میں قتل عام کرتی

رہیں اور اس کو لوٹتی رہیں۔ اس پر آشوب زمانہ میں کوئی شخص گھر سے باہر قدم رکھنے کی ہمت نہ کرتا تھا۔ مسجدوں میں بالکل سناٹا رہتا تھا۔ ایسے نازک وقت میں بھی سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مسجد ہی میں جا کر نماز پڑھتے تھے۔ لوگ انہیں دیکھ کر کہتے: ''ذرا اس بوڑھے مجنون کو دیکھو کہ اس حالت میں بھی مسجد نہیں چھوڑتا۔''

اموی حکومت کا بانی مروان بن حکم اپنے بعد علی الترتیب عبدالملک اور اس کے بھائی عبدالعزیز کو خلیفہ بنا گیا تھا۔ مروان کے بعد عبدالملک کی نیت میں فتور ہوا۔ اس نے عبدالعزیز کو ولی عہدی سے خارج کر کے اپنے لڑکوں ولید اور سلیمان کو ولی عہد بنانا چاہا، لیکن پھر قبیعہ بن ذویب کے سمجھانے سے رُک گیا۔ عبدالملک کی خوش قسمتی سے جلد ہی عبدالعزیز کا انتقال ہو گیا۔

اب عبدالملک کے لئے میدان صاف تھا اس نے ولید اور سلیمان کو ولی عہد بنا کر ان کی بیعت کے لئے صوبیداروں کے نام فرمان جاری کر دیئے۔ ہشام بن اسماعیل جو مدینہ کا والی تھا، اس نے اہل مدینہ سے بیعت کے لئے سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کو بلایا۔ انہوں نے جواب دیا: ''میں عبدالملک کی زندگی میں دوسری بیعت نہیں کر سکتا''

یہ ایک بہت سنگین معاملہ تھا، کیونکہ سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی مخالفت کے معنی یہ تھے کہ مدینہ سے ایک بھی ہاتھ بیعت کے لئے نہ بڑھے۔ چنانچہ ہشام نے سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کو کوڑے سے پٹوایا اور ان کو سخت سزائیں دیں۔ اس کے بعد ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو ان سے گفتگو کے لئے بھیجا گیا۔ واپسی کے بعد ہشام نے پوچھا: ''کیا سعید مار کے بعد کچھ نرم پڑے''، ابوبکر نے جواب دیا: ''تمہارے اس سلوک کے بعد خدا کی قسم وہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گئے ہیں۔ اپنا ہاتھ روک لو۔''

اب عبدالملک نے تدبیر سوچی، اور جو شخص کوڑوں کی مار سے راضی نہیں ہوا تھا، اس کو دنیا کے لالچ سے رام کرنے کا منصوبہ بنایا۔ سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی ایک لڑکی جو صورت اور سیرت دونوں میں بہت ممتاز تھی اور اسی کے ساتھ اعلیٰ تعلیم (یافتہ) بھی تھی۔ اس نے سوچا کہ ولی عہد سے اس کا نکاح کر کے اس کو اپنی بہو بنا لے۔ اس طرح باپ خود نرم پڑ جائے گا۔ اس نے امیر مدینہ ہشام بن اسماعیل المخذومی (جو سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے عزیز بھی تھے) کے ذمہ سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کو راضی کرنے کا کام سپرد کیا۔

ہشام کو اپنی ناکامی کی پوری امید تھی۔ لیکن خلیفہ کے حکم کی تعمیل میں سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد کہا:

''جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ عبدالملک بن مروان نے اپنے دونوں بیٹوں ولید اور سلیمان کے لئے عوام سے بیعت لینے کا ارادہ کیا ہے۔ بیعت لینے سے قبل امیر المومنین یہ بھی چاہتے ہیں کہ ولید کو آپ اپنی دامادی کا شرف بخشیں۔''

یہ سنتے ہی سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے چہرے کا رنگ غصہ سے متغیر ہو گیا۔ انہوں نے کہا: ''مجھے ان دونوں میں سے کچھ بھی منظور نہیں''

اس انکار کے نتیجے میں سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کو دوبارہ مختلف قسم کی سختیاں جھیلنی پڑیں اور طرح طرح سے ان پر دباؤ ڈالے گئے۔ مگر وہ اپنے انکار پر برابر قائم رہے ـــــ اور دوسری طرف یہ سوچتے رہے کہ کوئی مناسب رشتہ سامنے آئے تو لڑکی کا عقد کر دیا جائے، اس کے بعد قریش کے ایک گمنام اور غریب آدمی ابووداعہ کے ساتھ اس کی شادی کر دی۔

مشہور مؤرخ ابن خلکان نے خود ابووداعہ کی زبانی یہ واقعہ نہایت تفصیل سے نقل کیا ہے۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

''میں سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کے حلقہ میں پابندی سے بیٹھا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ کچھ مدت تک حاضر نہ ہوسکا۔ اس کے بعد جب گیا تو انہوں نے پوچھا اتنے دنوں تم کہاں تھے؟ میں نے جواب دیا کہ میری بیوی کا انتقال ہوگیا تھا اس وجہ سے حاضر نہ ہوسکا۔ انہوں نے کہا: پھر ہمیں کیوں نہ تم نے خبر کی؟ ہم بھی اس تجہیز و تکفین میں شریک ہوتے۔ اس کے بعد جب میں اٹھنے لگا تو انہوں نے کہا: تم نے دوسری بیوی کا کوئی انتظام کیا؟ میں نے کہا: خدا آپ پر رحم فرمائے، کون میرے ساتھ شادی کرے گا جب کہ میں دو چار درہم سے زیادہ کی حیثیت کا آدمی نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا اگر میں کروں تو تم کرنے کے لئے تیار ہو؟ میں نے کہا: بہت خوب! اس سے بہتر کیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر درود بھیجا اور اسی وقت دو یا تین درہم پر میرے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح پڑھا دیا۔

ابووداعہ کہتے ہیں کہ میں اس کے بعد وہاں سے اٹھا اور میری خوشی کا علم یہ تھا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ میں کیا کروں؟! میں اپنے مکان پر پہنچا اور اس فکر میں پڑ گیا کہ اب رخصتی وغیرہ کے لئے قرض کہاں سے حاصل کروں؟ میں نے مغرب کی نماز پڑھی اور اس دن میں روزہ سے تھا۔ نماز کے بعد میں نے چاہا کہ کھانا کھاؤ، جو کی روٹی تھی اور زیتون کا تیل۔ اتنے میں دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی سعید۔ میں نے سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کو چھوڑ کر اس نام کے ہر شخص کو تصور کیا، کیونکہ سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ تو چالیس برس سے اپنے گھر اور مسجد کے علاوہ کہیں دیکھے نہیں گئے۔ اٹھ کر دروازہ کھولا تو وہاں سعید بن مسیب کھڑے تھے، ان کو دیکھ کر معاً خیال ہوا کہ شاید ان کا خیال بدل گیا ہے اور وہ فسخ نکاح کرانے آئے ہیں۔ میں نے کہا: اے ابومحمد (ابن مسیب کی کنیت) آپ نے کیوں زحمت فرمائی، مجھے بلا بھیجا ہوتا۔ انہوں نے کہا: نہیں، اس وقت مجھی کو تمہارے پاس آنے کی ضرورت تھی۔ میں نے کہا: پھر کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے خیال آیا کہ تم اپنے گھر میں تنہا ہوگے۔ حالانکہ اب تو تمہاری شادی ہوچکی ہے۔ مجھے گوارا نہیں ہوا کہ تم تنہا رات بسر کرو، اور یہ ہے تمہاری بیوی۔ اس وقت ابن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کی صاحبزادی ٹھیک ان کے پیچھے کھڑی تھیں۔ انہوں نے صاحبزادی کو دروازہ کے اندر کر کے باہر سے خود ہی دروازہ بند کر دیا اور واپس چلے گئے۔

میری بیوی شرم کے مارے گر پڑی، پھر میں نے اندر سے دروازہ بند کیا، اور اس کے بعد چھت پر چڑھ کر پڑوسیوں کو آواز دی۔ وہ لوگ جمع ہوئے اور پوچھا کیا قصہ ہے؟ میں نے کہا: سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نے آج اپنی لڑکی کا عقد میرے ساتھ کر دیا اور آج ہی اچانک وہ اسے میرے گھر بھی پہنچا گئے، اور یہاں وہ گھر میں موجود ہے۔ لوگوں نے آکر اسے دیکھا، اور میری ماں کو خبر ہوئی تو وہ بھی آگئیں، اور انہوں نے کہا اس کو چھونا تمہارے لئے حرام ہے جب تک میں حسب دستور تین دن تک اسے بنا سنوار نہ لوں۔ چنانچہ میں تین دن تک رُکا رہا۔ اس کے بعد اس کے پاس گیا، میں نے پایا کہ وہ ایک حسین و جمیل خاتون ہے، کتاب اللہ کی حافظ اور سنت رسول اللہ کی عالمہ ہے اور حقوق شوہری کو خوب پہچاننے والی ہے۔

ابووداعہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ایک ماہ تک میں گھر ہی پر رہ گیا۔ اس دوران میں سعید بن مسیب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کا نہ کوئی حال معلوم ہوا، اور نہ ان سے ملاقات ہوئی، پھر ایک مہینہ کے بعد میں ان کی صحبت میں حاضر ہوا، اس وقت وہاں مجلس قائم تھی۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد کوئی بات چیت نہ کی، یہاں تک کہ جو لوگ مسجد میں تھے سب چلے گئے۔ اس کے بعد جب میرے سوا کوئی وہاں نہیں رہ گیا تو انہوں نے پوچھا تمہارے ساتھی کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا بہترین حال ہے، انہوں نے کہا:

"اِنْ رَابَکَ شَیْءٌ فَالْعَصَا."

ترجمہ: "یعنی وہ کوئی ناپسندیدہ حرکت کرے تو اس کو مارو۔"

پھر میں اپنے گھر لوٹ آیا ـــــ اور یہ سعید بن میسب رحمہ اللہ تعالیٰ کی لڑکی تھی جس کے لئے خلیفہ عبدالملک بن مروان نے اپنے لڑکے ولید کا پیغام دیا تھا جب اس نے اس کو ولی عہد بنایا تھا تو سعید بن میسب رحمہ اللہ تعالیٰ نے شہزادہ ولید سے رشتہ کرنے سے انکار کیا۔ جس کی وجہ سے عبدالملک، سعید بن میسب رحمہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے پڑ گیا۔ یہاں تک کہ سخت سردی کے دن میں انہیں کوڑے سے پیٹا گیا اور ٹھنڈا پانی ڈالا گیا۔ (ماہ نامہ رضوان لکھنؤ، اکتوبر ۱۹۶۶ء، ص ۸-۱۱)

⑩ آسمان کی طرف سر اٹھا کر استغفار کیجئے اللہ مسکرا کر معاف کر دیں گے

حضرت علی بن ربیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پیچھے بٹھایا اور حرہ کی طرف لے گئے، پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما! کیونکہ تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر مسکرانے لگے، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! پہلے آپ نے اپنے رب سے استغفار کیا پھر میری طرف متوجہ ہو کر مسکرانے لگے، یہ کیا بات ہے؟

انہوں نے فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا تھا، پھر مجھے "حرہ" کی طرف لے گئے تھے۔ پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما۔ کیونکہ تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر مسکرانے لگے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! پہلے آپ نے اپنے رب سے استغفار کیا پھر میری طرف متوجہ ہو کر مسکرانے لگے، اس کی کیا وجہ ہے؟

فرمایا: میں اس وجہ سے مسکرا رہا ہوں کہ میرا رب اپنے بندے پر تعجب کر کے مسکراتا ہے (اور کہتا ہے) اس بندے کو معلوم ہے کہ میرے علاوہ اور کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد ۳ صفحہ ۳۵۰)

⑪ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر کے تمام کونوں میں آیت الکرسی پڑھنے کا معمول تھا

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو اس کے تمام کونوں میں آیت الکرسی پڑھتے۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد ۳ صفحہ ۳۲۷)

⑫ چند نصیحت آموز اشعار

عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰهِ اِنْ کُنْتَ غَافِلاً
یَاْتِیْکَ بِالْاَرْزَاقِ مِنْ حَیْثُ لَا تَدْرِیْ

ترجمہ: "ضروری ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اگر تم غفلت میں ہو وہ تمہیں ایسی جگہ سے روزی دے گا جس کی تمہیں خبر بھی نہیں۔"

فَكَيْفَ تَخَافُ الْفَقْرَ وَاللّٰهُ رَازِقًا
فَقَدْ رَزَقَ الطَّيْرَ وَالْحُوْتَ فِي الْبَحْرِ

ترجمہ: ''جب اللہ رازق ہے تو تمہیں فقر کا خوف کیوں ہے؟ وہ تو پرندے کو اور مچھلی کو دریا میں کھلاتا ہے۔''

وَمَنْ ظَنَّ اَنَّ الرِّزْقَ يَأْتِي بِقُوَّةٍ
مَا اَكَلَ الْعُصْفُوْرُ شَيْئًا مَعَ النَّسْرِ

ترجمہ: ''اور جو یہ سمجھے کہ روزی طاقت سے ملتی ہے (اگر یہ بات ہوتی تو) گدھ کے ہوتے ہوئے گوریا کو کچھ بھی نہ ملتا۔''

تَزَوَّدْ مِنَ الدُّنْيَا فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ
اِذَا جَنَّ عَلَيْكَ اللَّيْلُ هَلْ تَعِيْشُ اِلَى الْفَجْرِ

ترجمہ: ''دنیا کو بقدر توشہ حاصل کرو اس لئے کہ تمہیں خبر نہیں کہ جب رات کی تاریکی تم پر چھا گئی تو تم صبح تک زندہ رہ سکو گے۔''

فَكَمْ مِنْ صَحِيْحٍ مَاتَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ
وَكَمْ مِنْ سَقِيْمٍ عَاشَ حِيْنًا مِنَ الدَّهْرِ

ترجمہ: ''کتنے صحت مند بلا کسی مرض کے موت کے منہ میں چلے گئے اور بہت سے بیمار مدتوں زندہ رہے۔''

وَكَمْ مِنْ فَتًى اَمْسٰى وَاَصْبَحَ ضَاحِكًا
وَاَكْفَانُهٗ فِي الْغَيْبِ تُنْسَجُ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ

ترجمہ: ''اور کتنے ہی نوجوان صبح و شام ہنستے رہتے ہیں لیکن انہیں خبر نہیں کہ ان کے کفن کی تیاری اوپر ہو رہی ہے۔''

فَمَنْ عَاشَ اَلْفًا وَاَلْفَيْنِ
فَلَا بُدَّ مِنْ يَوْمٍ يَسِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ

ترجمہ: ''جو ہزار دو ہزار سال تک زندہ رہا اس کو بھی ضرور ایک نہ ایک دن قبر میں جانا ہے۔''

(دیوان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۳) فتنوں سے نہیں بلکہ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ مانگنی چاہئے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو سنا کہ فتنہ سے پناہ مانگ رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اس کی دعا کے الفاظ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، پھر اس آدمی سے کہا: کیا تم اللہ سے یہ مانگ رہے ہو کہ وہ تمہیں بیوی بچے اور مال نہ دے؟ (کیونکہ قرآن میں مال اور اولاد کو فتنہ کہا گیا ہے) تم میں سے جو بھی فتنہ سے پناہ مانگنا چاہتا ہے اُسے چاہئے کہ وہ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ مانگے۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد۳ صفحہ ۲۶۰)

⑭ شیطان سے حفاظت کا عجیب نسخہ

حضرت شعبی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: جو رات کو کسی گھر میں سورۂ بقرہ کی دس (۱۰) آیتیں پڑھے گا اس گھر میں صبح تک کوئی شیطان داخل نہیں ہوگا۔ وہ دس (۱۰) آیتیں یہ ہیں: سورہ بقرہ کی شروع کی چار (۴) آیتیں، آیت الکرسی، اس کے بعد کی دو (۲) آیتیں اور سورۂ بقرہ کی آخری تین (۳) آیتیں۔

(حیاۃ الصحابہ: جلد ۳ صفحہ ۳۲۵)

⑮ قسطوں میں زیادہ قیمت پر فروخت کرنا جائز ہے

آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو دکان دار قسطوں میں اشیاء فروخت کرتے ہیں وہ عام بازاری قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔ مثلاً ایک موٹر سائیکل کی قیمت عام بازار میں تیس (۳۰۰۰۰) ہزار روپے ہے۔ لیکن قسطوں پر فروخت کرنے والے پینتیس (۳۵۰۰۰) ہزار روپے اس کی قیمت لگائیں گے، اب اگر اس کی قیمت طے ہو جائے اور قسطیں متعین ہو جائیں کہ کتنی قسطوں میں اس کی ادائیگی کی جائے گی تو یہ صورت جائز ہے۔ البتہ اگر خریدار نے کوئی قسط وقت پر ادا نہ کی تو اس کی وجہ سے قیمت میں اضافہ نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ جب ایک مرتبہ قیمت متعین ہوگئی تو اس میں اضافہ کرنا بعد میں جائز نہیں۔ (درس ترمذی: جلد ۴ صفحہ ۱۰۴، مولانا تقی عثمانی)

⑯ ظالم اور مظلوم کے درمیان اللہ صلح کرائے گا

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک دفعہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دیکھا کہ آپ مسکرا رہے ہیں، تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا یا رسول اللہ! کون سی چیز ہنسی کا سبب ہوئی؟ فرمایا کہ میرے دو (۲) امتی خدا کے سامنے گھٹنے ٹیک کر کھڑے ہوگئے ہیں۔ ایک خدا سے کہتا ہے کہ یا رب! اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے، میں بدلہ چاہتا ہوں۔ اللہ پاک اس (ظالم) سے فرماتا ہے کہ اپنے ظلم کا بدلہ ادا کر دو۔

ظالم جواب دیتا ہے، یا رب! اب میری کوئی نیکی باقی نہیں رہی کہ ظلم کے بدلے میں اُسے دے دوں۔ تو وہ مظلوم کہتا ہے کہ اے خدا! میرے گناہوں کا بوجھ اس پر لاد دے۔ یہ کہتے ہوئے حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آبدیدہ ہوگئے اور فرمانے لگے کہ وہ بڑا ہی سخت دن ہوگا۔ لوگ اُس بات کے حاجت مند ہوں گے کہ اپنے گناہوں کا بوجھ کسی اور کے سر دھر دیں۔

اب اللہ پاک طالب انتقام سے فرمائے گا کہ نظر اٹھا کر جنت کی طرف دیکھ، وہ سر اٹھائے گا، جنت کی طرف دیکھے گا، اور عرض کرے گا یا رب! اس میں تو چاندی اور سونے کے محل ہیں، موتیوں کے بنے ہوئے ہیں، یا رب! یہ محل کس نبی اور کس صدیق اور شہید کے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو اس کی قیمت ادا کرتا ہے اس کو دے دیئے جاتے ہیں۔ وہ کہے گا کہ یا رب! کون اس کی قیمت ادا کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو اس کی قیمت ادا کر سکتا ہے۔

اب وہ عرض کرے گا یا رب! کس طرح؟ اللہ جل شانہ ارشاد فرمائے گا: اس طرح کہ تو اپنے بھائی کو معاف کر دے۔ وہ کہے گا: یا رب! میں نے معاف کیا۔ اللہ پاک فرمائے گا: اب تم دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ:

''خدا سے ڈرو، آپس میں صلح قائم رکھو، کیونکہ قیامت کے روز اللہ پاک بھی مؤمنین کے درمیان آپس میں صلح کرانے والا ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر: جلد۲ صفحہ ۲۶۹)

⑰ سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کا عجیب قصہ

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب (مشہور انصاری صحابی) سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات ہوئی، تو ہم لوگ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ اُن کے جنازے پر گئے، پھر جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے نماز جنازہ پڑھائی، اور ان کو قبر میں اتار کر قبر برابر کر دی گئی، تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے سبحان اللہ، سبحان اللہ کہا (آپ کو دیکھ کر آپ کی اتباع میں) ہم بھی دیر تک سبحان اللہ، سبحان اللہ کہتے رہے۔ پھر آپ نے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ تو ہم بھی آپ کی اتباع میں اللہ اکبر، اللہ اکبر کہنے لگے۔ پھر آپ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! اس وقت آپ کی اس تسبیح اور تکبیر کا کیا خاص سبب تھا؟ آپ نے فرمایا کہ: اللہ کے اس نیک بندے پر اس کی قبر تنگ ہوگئی تھی (جس سے اس کو تکلیف تھی) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تنگی کی اس کیفیت کو دور فرما کر کشادگی پیدا فرمادی اور اس کی تکلیف دور کر دی۔ (مسند احمد)

توضیح: سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ انصاری رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے مشہور وممتاز صحابہ میں سے تھے۔

① غزوۂ بدر میں شرکت کی فضیلت وسعادت انہیں حاصل تھی۔

② ستر (۷۰) ہزار فرشتوں نے ان کے جنازے میں شرکت کی۔

③ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھولے گئے۔

④ ان کی وفات پر رحمٰن کا عرش حرکت میں آگیا۔

⑤ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے سینہ یاران پر ان کا وصال ہوا۔

⑥ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھوں سے ان کے لئے قبر کھودی۔

⑦ ہر پھاوڑے کی چوٹ پر ان کی قبر سے مشک کی خوشبو نکلتی تھی۔

⑧ بنو قریظہ کے بارے میں سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جو فیصلہ کیا، اس فیصلہ پر حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے سعد! تو نے جو فیصلہ کیا ہے یہی فیصلہ اللہ نے آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔

⑨ قبر سے مشک کی خوشبو جب نکلتی تھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے جاتے تھے، واہ واہ!! کتنی اچھی ہے مردِ مؤمن کی قبر کی خوشبو۔

⑩ جس کمرے میں سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نعش رکھی ہوئی تھی وہ کمرہ فرشتوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا ایک فرشتہ نے پر ہٹایا تب جا کر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بیٹھنے کی جگہ ملی۔

⑪ جب جنازہ اٹھا حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: فرشتے اس کے جنازے کو اٹھائے ہوئے ہیں —— باوجود اس کے قبر کی تنگی کی تکلیف سے اُن کو بھی واسطہ پڑا (اگرچہ فوراً ہی وہ اٹھالی گئی) اس میں ہم جیسوں کے لئے بڑا انتباہ اور بڑا سبق ہے۔

''اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا.''

ترجمہ: ''اے اللہ! ہم پر رحم فرما! اے اللہ! ہماری عذاب قبر سے حفاظت فرما۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دومۃ الجندل کے امیر نے ایک ریشمی جبہ بھیجا تھا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایسا قیمتی اور شاندار جبہ کبھی نہ دیکھا تھا۔ صحابہ اس کو بار بار چھوتے اور اس کی نرمی و نزاکت پر تعجب کا اظہار کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اس عمل کو دیکھ کر فرمایا: کیا تم کو یہ بہت اچھا معلوم ہو رہا ہے؟! جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رومال اس سے بہت زیادہ بہتر اور نرم و نازک ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء: ص۲۸٤ تا ۲۹٦، صحیح مسلم، فضائل سعد بن معاذ، سنن نسائی فی الجنائز، جامع الترمذی فی اللباس، حیاۃ الصحابہ)

⑱ بیوی کیسی ہونی چاہئے

عورت میں درج ذیل عمدہ خصلتوں کا ہونا ضروری ہے، اس سے نکاح میں مداومت اور خیر و برکت ہوتی ہے۔

❶ عورت نیک بخت اور دیندار ہو، یہ خصلت بہت ہی ضروری ہے، اگر عورت اپنی ذات میں اور شرم گاہ کی حفاظت میں کچی ہوگی تو معاملہ بگڑ جائے گا، اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ."

(بخاری و مسلم، بروایت ابوھریرہ، مشکوٰۃ: ص۲٦۷)

ترجمہ: "عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے ① اس کے مال کی وجہ سے ② اس کے خاندان کی وجہ سے ③ اس کے جمال کی وجہ سے ④ اور اس کے دین کی وجہ سے، پس تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، تو دیندار کو اختیار کر۔"

❷ عورت خوش خلق ہو، جو شخص فارغ البال رہنے کا طالب اور دین پر مدد کا خواہاں ہو اس کے لئے خوش خلق عورت کا ہونا ضروری ہے، مل جائے تو بسا غنیمت!!

کسی عرب نے کہا ہے: چھ قسم کی عورتوں سے نکاح نہ کرو:

① اَنَّانَةٌ: وہ عورت جو ہر وقت کراہتی رہے۔ تھوڑی سی پریشانی پر واویلا شروع کر دے۔

② مَنَّانَةٌ: وہ عورت ہے جو خاوند پر ہر وقت احسان جتلائے کہ میں نے تیری خاطر یہ کیا اور وہ کیا۔

③ حَنَّانَةٌ: وہ عورت ہے جو پہلے شوہر پر یا پہلے شوہر کی اولاد پر فریفتہ ہو۔

④ حَدَّاقَةٌ: وہ عورت ہے جو ہر چیز کی خواہش رکھے اور اپنے شوہر سے مانگے۔

⑤ بَرَّاقَةٌ: وہ عورت ہے جو ہر وقت بناؤ سنگھار میں لگی رہے۔

⑥ شَدَّاقَةٌ: وہ عورت جو زیادہ بکتی رہے۔

ان چھ قسم کی عورتوں سے نکاح نہ کرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

"اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الثَّرْثَارِيْنَ الْمُتَشَدِّقِيْنَ." (ترمذی بروایت جابر رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ بغض رکھتے ہیں زیادہ بکنے والوں اور منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والوں سے۔"

❸ خوب صورت عورت سے نکاح کرے، عورت خوب صورت ہوگی تو کسی اور طرف نگاہ نہیں جائے گی۔ اس لئے نکاح سے پہلے دیکھ لینا مستحب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کی حوروں کی تعریف میں فرمایا ہے: خَيْرَاتٌ حِسَانٌ (یعنی خوش خلق اور

خوب صورت عورتیں) اور قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ (نیچی نگاہ رکھنے والی عورتیں) لہٰذا جس عورت میں یہ خوبیاں ہوں گی وہ جنت کی حور ہے۔

④ مہر تھوڑا ہو۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عمدہ بیبیاں وہ ہیں جو خوب صورت ہوں اور ان کا مہر تھوڑا ہو۔ اور فرمایا کہ عورت میں زیادہ برکت والی عورت وہ ہے جس کا مہر کم ہے۔۔۔۔ جس طرح عورت کی جانب سے مہر میں زیادتی کا ہونا مکروہ ہے اسی طرح مرد کا عورت کے مال کا حال دریافت کرنا اور اس سے مال حاصل کرنا بھی برا ہے۔ مال کی خاطر عورت سے نکاح نہ کرنا چاہئے۔ حضرت سفیان ثوری رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی نکاح کرے اور یہ پوچھے کہ عورت کے پاس کیا ہے؟ کتنا مال ہے؟ تو جان لو کہ وہ چور ہے، اور جب مرد کچھ تحفہ سسرال میں بھیجے تو یہ نیت نہ کرے کہ ان کے یہاں سے اس کے بدلہ میں زیادہ ملے، اسی طرح لڑکی والے یہ نیت نہ کریں کہ لڑکے والوں کے وہاں سے زیادہ ملے۔ یہ نیت خراب ہے، باقی رہا ہدیہ بھیجنا تو یہ دوستی کا سبب ہوتا ہے آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے: ''تَهَادَوْا تَحَابُّوْا'' یعنی ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے رہو باہم محبت ہوگی۔

⑤ عورت بانجھ نہ ہو، اگر اس کا بانجھ ہونا معلوم ہو جائے تو اس سے نکاح نہ کرے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ''عَلَيْكُمْ بِالْوَلُوْدِ الْوَدُوْدِ'' یعنی نکاح ایسی عورت سے کرو جس سے اولاد ہوتی ہو اور شوہر سے محبت رکھتی ہو۔

⑥ عورت کنواری ہو، کنواری ہونے سے شوہر کو عورت کے ساتھ محبت کامل ہو جاتی ہے۔

⑦ عورت حسب نسب والی ہو، یعنی ایسے خاندان والی ہو جس میں دیانت اور نیک بختی پائی جائے۔ کیونکہ ایسے خاندان کی عورت اپنے اولاد کی اچھی تربیت کر سکتی ہے، کم ظرف خاندان کی عورت نہیں کر سکتی۔ (مختصر مذاق العارفین: جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

⑲ کام کاج سویرے شروع کرو ان شاء اللہ برکت ہوگی

صخر الغامدی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کا بیان ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! سویرے میں میری امت کے لئے برکت عطا فرما۔ چنانچہ خود آنحضرت ﷺ جب کوئی لشکر جہاد کے لئے روانہ فرماتے۔ تو صبح سویرے روانہ کرتے۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ حضرت صخر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ایک تاجر آدمی تھے، وہ اپنا تجارتی مال ہمیشہ صبح سویرے بھیجا کرتے تھے۔ اس کی برکت سے وہ خوش حال اور سرمایہ دار ہو گئے۔ (ابن ماجہ، ترجمان السنہ: جلد ۴ صفحہ ۴۷۸)

⑳ کسی قوم کا سردار اگر تمہارے پاس آئے تو اس کا اکرام کرنا چاہئے

(حضرت جریر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے فضائل واحوال)

حضرت جریر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اگرچہ بہت تاخیر سے اسلام لائے لیکن ان کا شمار اعیان صحابہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ میں ہوتا ہے۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے ان کے مدینہ طیبہ حاضر ہونے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ نے ان کی آمد کی اطلاع دے دی تھی۔ ان کے ایمان لانے کے واقعہ سے بھی ان کی عظمت اور جلالت کا پتہ چلتا ہے، یہ جس وقت مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اس وقت رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور مسجد بھری ہوئی تھی، ان کو بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں ملی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے اپنی چادر مبارک جس کو آپ زیب تن فرمائے ہوئے تھے بچھا دی۔ اور فرمایا: اس پر بیٹھو۔ انہوں

نے وہ چادر اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لی اور عرض کیا:

"اَكْرَمَكَ اللّٰهُ كَمَا اَكْرَمْتَنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ."

تَرجَمَہ: "یا رسول اللہ! اللہ آپ کو بھی ایسے ہی اکرام و اعزاز سے نوازے جیسے کہ آپ نے مجھے اکرام و اعزاز سے نوازا ہے۔"

آپ نے ان سے اس چادر پر بیٹھنے کے لئے اصرار فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا:

"اَشْهَدُ اَنَّكَ لَا تَبْغِي عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا"

تَرجَمَہ: "میں گواہی دیتا ہوں کہ تم زمین میں نہ برتری کے طالب ہو اور نہ فساد کرنا چاہتے ہو۔"

اسی مجلس میں حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لے آئے ہیں ــــــ اس واقعہ کی بعض روایات میں یہ بھی ذکر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ کے اس غیر معمولی اکرام کے متعلق آپ سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ."

تَرجَمَہ: "اگر کسی قوم کا سردار تمہارے پاس آئے تو اس کا اکرام کرنا چاہئے۔"

بعد میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل ان کے اکرام و اعزاز ہی کا رہا ہے۔ خود حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ."

تَرجَمَہ: "اسلام لانے کے بعد جب بھی میں حاضر خدمت ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر حاضر ہونے کی اجازت چاہتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مجھے اندر آنے کی اجازت دے دیتے۔ اور ہمیشہ مجھے دیکھ کر تبسم فرماتے۔"

زمانۂ جاہلیت میں اہل یمن نے اپنے یہاں ایک نقلی کعبہ بنا لیا تھا۔ جس کا نام "ذوالخلصہ" تھا اس کو وہ لوگ کعبۂ یمانیہ کہتے تھے۔ اس میں کچھ بت رکھ چھوڑے تھے جن کی پوجا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں اس کی طرف سے مسلسل خلش رہتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم اس جھوٹے اور نقلی کعبہ کو منہدم کر دو تو میرے دل کو سکون نصیب ہو جائے۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں ایک سو پچاس (۱۵۰) طاقت ور شہ سواروں کو لے کر یمن کے سفر کا ارادہ کر لیا۔ لیکن میرا حال یہ تھا کہ میں گھوڑے کی سواری سے واقف نہ تھا اور گھوڑے پر سے گر جایا کرتا تھا۔ میں نے اپنا یہ حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا، اور دعا کی:

"اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا."

تَرجَمَہ: "اے اللہ! جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھوڑے کی کمر پر جما دیجئے اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دیجئے۔"

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کی برکت سے میں ایسا شہ سوار ہو گیا کہ پھر کبھی بھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ اور پھر میں نے اور میرے ساتھیوں نے جا کر اس "ذوالخلصہ" یعنی نقلی کعبہ کو منہدم کر دیا اور اس میں آگ لگا کر اس

کو خاکستر کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو میری کامیابی کی اطلاع ہوئی تو آپ نے میرے لئے اور میرے ساتھیوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجۃ الوداع میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے ہیں اور آپ ﷺ نے ان سے خطبہ[1] کے وقت فرمایا تھا کہ لوگوں کو خاموش کر دو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کو عراق کی جنگوں میں شرکت کے لئے بھیج دیا تھا۔ انہوں نے ان جنگوں میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ فتح قادسیہ میں بھی ان کا بڑا دخل تھا۔ ان جنگوں سے فارغ ہو کر وہ کوفہ میں ہی قیام پذیر ہو گئے تھے اور وہیں ان کی وفات ہوئی ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل مدینہ خصوصاً انصاری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بڑی محبت تھی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں، میں حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا، وہ راستہ میں میری خدمت کرتے تھے۔ میرے منع کرنے پر فرمانے لگے میں نے حضرات انصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جو طرزِ عمل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے اس کے بعد سے میں نے قسم کھالی ہے کہ جب بھی مجھے کسی انصاری صحابی کی صحبت کا موقع نصیب ہوگا میں ان کی خدمت ضرور کروں گا ــــــ صحیح مسلم میں اس روایت کے راوی محمد بن المثنی اور محمد بن بشار رحمہما اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کرنے کے بعد یہ بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عمر میں بڑے تھے۔

باطنی کمالات کے ساتھ اللہ نے (ان کو) حسن ظاہری سے بھی بہت نوازا تھا۔ وہ انتہائی حسین و جمیل تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو یوسفُ هٰذِهِ الْأُمَّة کہتے تھے۔ مطلب یہ تھا کہ وہ اس امت میں حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح حسین و جمیل ہیں۔ (معارف الحدیث: جلد ۸ صفحہ ۶۸۲)

(۲۱) دنیا کی تکلیف میں پانچ چیزیں بہت سخت ہیں

دانش مندوں نے کہا ہے کہ ہم نے دنیا کی تکلیف اور مصیبت کو دیکھا تو پانچ چیزیں بہت سخت نظر آئیں: (۱) پردیس میں بیماری (۲) بڑھاپے میں مفلسی (۳) جوانی کی موت (۴) بینائی کے بعد آنکھوں کی روشنی کا چلا جانا (۵) وصل کے بعد جدائی۔ (مکتوبات صدی: صفحہ ۲۵۹)

(۲۲) حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ان کو "حضر موت" میں زمین کا ایک ٹکڑا بطور جاگیر عطا فرمایا۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس ﷺ نے ان کے ساتھ بھیجا تھا کہ وہ زمین ان کے حوالے کر دیں۔

---

[1] یہاں خطبہ سے جمعہ یا عید کا خطبہ مراد نہیں، یہاں خطبہ سے مراد تقریر ہے (محمد امین)

حضرت وائل بن حجر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ "حضر موت" کے بڑے نواب اور بڑے سردار تھے، واقعہ لکھا ہے کہ جب حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان کے ساتھ "حضر موت" کی طرف روانہ کیا تو حضرت وائل بن حجر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اونٹ پر سوار تھے اور حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس کوئی سواری نہیں تھی، اس لئے وہ پیدل ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ راستے میں جب صحرا (ریگستان) میں دھوپ تیز ہوگئی اور گرمی بڑھ گئی تو حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاؤں جلنے لگے، انہوں نے حضرت وائل بن حجر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ گرمی بہت ہے اور میرے پاؤں جل رہے ہیں، تم مجھے اپنے اونٹ پر پیچھے سوار کرلو، تاکہ میں گرمی سے بچ جاؤں۔ تو انہوں نے جواب میں کہا:

"لَسْتَ مِنْ اَرْدَافِ الْمُلُوْكِ."

تَرجَمَۃ: "تم بادشاہوں کے ساتھ ان کے پیچھے بیٹھنے کے قابل نہیں ہو۔"

لہٰذا تم ایسا کرو کہ میرے اونٹ کا سایہ زمین پر پڑ رہا ہے تم اس سایہ میں چلتے ہوئے میرے ساتھ آجاؤ۔ چنانچہ حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مدینہ منورہ سے یمن تک پورا راستہ اسی طرح قطع کیا۔ اس لئے کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ساتھ جانے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ وہاں پہنچ کر ان کو زمین دی پھر واپس تشریف لے آئے۔

بعد میں اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود خلیفہ بن گئے۔ اس وقت یہ حضرت وائل بن حجر، حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ملاقات کے لئے یمن سے دمشق تشریف لائے تو حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے باہر نکل کر ان کا استقبال کیا اور ان کا بڑا اکرام کیا اور حسن سلوک فرمایا۔ (درس ترمذی: جلد ۴ صفحہ ۳۴۷)

(۲۳) خودکشی کرنے والا کافر نہیں ہے اس کی بھی مغفرت ہوسکتی ہے

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (اپنے قبیلہ کی طرف ہجرت کرنے کی درخواست لے کر) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک مضبوط قلعہ اور محافظ جماعت کی طرف ہجرت کرنا منظور فرما سکتے ہیں؟ ـــــ راوی کہتا ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں قبیلہ دوس کے پاس ایک قلعہ تھا ـــــ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس خوش نصیبی کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے انصار کے لئے مقدر فرمادی تھی ان کے ساتھ جانے سے انکار کردیا۔

جب آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مدینہ ہجرت کی تو طفیل بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور ان کی قوم کے ایک اور شخص نے بھی ساتھ ساتھ ہجرت کی۔ اتفاق یہ کہ مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی، ان کا رفیق بیمار پڑ گیا اور تکلیف برداشت نہ کرسکا۔ اس نے اپنے تیر کا پیکان (بھالا) نکال کر اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے۔ اس کے ہاتھوں سے خون بہہ نکلا یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگئی۔

طفیل بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں خواب میں دیکھا تو صورت ان کی بہت اچھی تھی مگر ہاتھ ڈھکے ہوئے تھے۔ دریافت کیا کہ تمہارے پروردگار نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہجرت کرنے کی برکت سے مجھے بخش دیا گیا۔ پھر ان سے پوچھا کہ تم اپنے ہاتھ ڈھانکے ہوئے کیوں نظر آرہے ہو؟ اس نے کہا مجھ سے یہ کہہ دیا گیا ہے کہ تم نے جو خود بگاڑا...... ہم اسے نہیں سنواریں گے ـــــ طفیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ خواب

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کے ہاتھوں کی بھی بخشش فرما دے!
توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مغفرت میں بھی تجزیہ (تقسیم و بٹوارہ) ہو سکتا ہے، یہاں مغفرت نے طفیل کے رفیق کے سارے جسم کو تو گھیر لیا تھا مگر امانت الٰہیہ میں بیجا دست اندازی کی وجہ سے اس کے ہاتھوں کو چھوڑ دیا تھا ۔۔۔۔۔ یہ شخص کیا ہی خوش نصیب تھا کہ اس کا مقدمہ رحمۃ للعالمین کے سامنے آگیا اور آپ کے مبارک ہاتھ اس کی سفارش کے لئے اٹھ گئے، پھر کیا تھا رحمت نے اس کی رگ رگ کو گھیر لیا۔ (مسلم، ترجمان السنہ: جلد۲ صفحہ۱۲۴)

(۲۴) دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لیجئے گناہوں سے محفوظ رہو گے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (یعنی سورۂ اخلاص) پڑھے گا وہ سارا دن گناہوں سے محفوظ رہے گا۔ چاہے شیطان کتنا ہی زور لگائے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: صبح اور شام تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (یعنی سورۂ اخلاص) اور معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ والناس) پڑھا کرو، ان کا پڑھنا ہر چیز سے کفایت کرے گا۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد۳ صفحہ۳۲۴)

(۲۵) شب معراج میں فرشتوں نے پچھنا لگانے کی تاکید فرمائی تھی مگر آج لوگوں نے اسے بالکل چھوڑ دیا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج میں پیش آنے والی جو باتیں بیان فرمائیں اُن میں ایک بات یہ بھی تھی کہ آپ فرشتوں کی جس جماعت پر بھی گزرے۔ انہوں نے کہا کہ آپ اپنی امت کو حجامت یعنی پچھنے لگانے کا حکم دیجئے۔ (مشکوٰۃ المصابیح: ص۳۸۹)

عرب میں پچھنے لگانے کا بہت رواج تھا اس سے زائد خون اور فاسد خون نکل جاتا ہے۔ بلڈ پریشر کا مرض جو عام ہو گیا ہے۔ اس کا بہت اچھا علاج ہے۔ لوگوں نے اسے بالکل ہی چھوڑ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر پر اور مونڈھوں کے درمیان پچھنے لگوائے تھے۔ (حوالہ بالا)

(۲۶) جنات کے شر سے بچنے کا بہترین نسخہ

موطا امام مالک میں بروایت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مرسلاً) نقل کیا ہے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو سیر کرائی گئی تو آپ ﷺ نے جنات میں سے ایک عفریت کو دیکھا جو آگ کا شعلہ لئے ہوئے آپ کا پیچھا کر رہا تھا۔ آپ جب بھی (دائیں بائیں) التفات فرماتے وہ نظر پڑ جاتا تھا، جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: کیا میں آپ کو ایسے کلمات نہ بتا دوں کہ ان کو آپ پڑھ لیں گے تو اس کا شعلہ بجھ جائے گا اور یہ اپنے منہ کے بل گر پڑے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں بتا دو! اس پر جبرئیل امین نے کہا کہ یہ کلمات پڑھیں:

"اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ اللَّاتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَشَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَشَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ، وَشَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ

طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَانُ!"

(۲۷) جہنم کی آگ سے بچنے کا بہترین نسخہ

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، جو شخص بیماری میں مندرجہ ذیل کلمات پڑھے پھر وہ مرجائے تو جہنم کی آگ اسے چکھے گی بھی نہیں۔

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ." (ترمذی شریف حدیث نمبر ۳۴۳۰)

(۲۸) ترکِ خواہش آدمی کو امیر بنا دیتی ہے اور خواہش کی پیروی میر کو اسیر بنا دیتی ہے

خواہش سے منہ پھیر لینا سرداری کی باتیں ہیں ـــــ خواہش کا ترک کرنا پیغمبری کی طاقت ہے ـــــ جب تیری طبیعت کا گھوڑا تیرا فرماں بردار ہو جائے تو اخلاص کا سکہ تیرے نام ہو جائے گا۔

خواہش کی دو (۲) قسمیں ہیں: ایک لذت و شہوت کی خواہش۔ دوسری مرتبہ و عہدہ اور ریاست کی خواہش۔ جس کو لذت و شہوت کی خواہش ہوتی ہے وہ میخانے میں مقیم ہوتا ہے اور دوسرے لوگ اس کے فتنہ و شر سے محفوظ رہتے ہیں ـــــ مگر جس کو ریاست و منصب کی خواہش ہوتی ہے وہ عبادت گاہوں۔ خانقاہوں اور دائروں میں رہتا ہے اور مخلوق کے لئے فتنہ ہوتا ہے۔ خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور مخلوق کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

جس کے تمام افعال خواہش کے مطابق ہوں اور نفس کی رضا مندی ہی اس کا مقصود ہو، وہ اگر آسمان پر بھی پہنچ جائے تو وہ خدا سے دور ہی رہے گا۔ (جب تیری گدڑی میں سیکڑوں بت چھپے ہوئے ہیں تو خود کو لوگوں کے سامنے صوفی کیوں ظاہر کرتا ہے؟)

اور جو کوئی خواہش سے دور ہوگا اور نفس کی متابعت سے کنارہ کشی اختیار کرے گا وہ اگر بت خانے میں بھی ہوگا تو خدا کے ساتھ ہوگا۔ (جس نے اس کتے کو بھاری زنجیر میں جکڑ لیا، اس کی خاک دوسروں کے خون سے بہتر ہے)

خواجہ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ میں نے ایک دن سنا کہ روم کا ایک راہب ساٹھ (۶۰) برس سے رہبانیت کے طریقہ پر قائم ہے۔ مجھ کو تعجب ہوا کہ رہبانیت کی شرط تو چالیس (۴۰) سال سے زیادہ نہیں ہے۔ وہ کس مقصد کو لے کر اب تک دیر (گرجا) میں ٹھہرا ہوا ہے۔ میں نے اس سے ملنے کا ارادہ کیا۔ جب اُس کے پاس پہنچا تو اس نے کھڑکی کھولی اور کہا "اے ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ! تم جس کام کے لئے آئے ہو میں جانتا ہوں۔ میں یہاں رہبانی کے لئے نہیں بیٹھا ہوں بلکہ میرے پاس شوریدہ (بری) خواہشات رکھنے والا ایک کتا ہے اُس کو یہاں بند کر کے اس کی نگہبانی کر رہا ہوں۔ تاکہ اس کی شرارت مخلوق تک نہ پہنچے، ورنہ میں وہ نہیں جیسا تم نے مجھے سمجھا ہے" (یہ نفس کا فرسخت نافرمان ہے۔ اس کا مار ڈالنا کوئی آسان کام نہیں ہے)

خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس کی یہ باتیں سن کر میں نے کہا: "خداوندا! تو ایسا قادر مطلق ہے کہ عین

گمراہی میں بندے کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے اور یہ درجہ عنایت فرماتا ہے۔"

اُس نے مجھ سے کہا: "اے ابراہیم! تو کب تک آدمیوں کو ڈھونڈا کرے گا۔ جا اپنے آپ کو تلاش کر۔ اور جب پا جائے تو خود اپنا نگہبان بن جا۔"

یہی ہوائے (خواہش) نفس روزانہ الوہیت کے تین سو ساٹھ (۳۶۰) لباس پہن کر سامنے آتی ہے اور بندوں کو گمراہی کی طرف بلاتی ہے۔

﴿اَفَرَءَ یْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ.﴾ (سورۃ جاثیہ: آیت ۲۳)

ترجمہ: "کیا تم نے ان لوگوں کو دیکھا جو اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں؟"

یہی راز ہے کہ عزیزوں کے دل اس میں خون ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہزاروں دل اس غم سے کشتہ ہو گئے مگر یہ کافر خونخوار کتا ایک ساعت بھی نہ مرا۔

ترک خواہش بندے کو امیر بنا دیتی ہے اور خواہش کی پیروی امیر کو اسیر بنا دیتی ہے۔ جس طرح زلیخا نے خواہش کی پیروی کی امیر تھی اسیر ہو گئی۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام نے خواہش کو ترک کیا، اسیر تھے امیر ہو گئے۔ (مکتوبات صدی: ۴۹۷)

(۲۹) ایک عورت نے اپنا خواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب پسند تھا۔ بسا اوقات آپ پوچھ لیا کرتے تھے کہ کسی نے خواب دیکھا ہے؟ اگر کوئی ذکر کرتا اور پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس خواب سے خوش ہوتے تو اُسے بہت اچھا لگتا۔

ایک مرتبہ ایک عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ! میں نے آج ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا میرے پاس کوئی آیا اور مجھے مدینہ سے لے چلا اور جنت میں پہنچا دیا، پھر میں نے ایک دھماکہ سنا جس سے جنت میں ہل چل مچ گئی۔ میں نے جو نظر اٹھا کر دیکھا تو فلاں بن فلاں کو دیکھا۔ بارہ شخصوں کے نام لئے ــــــ انہی بارہ شخصوں کا ایک لشکر بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دن ہوئے ایک مہم پر روانہ کیا ہوا تھا ــــــ فرماتی ہیں انہیں لایا گیا۔ یہ اطلس (ریشم) کے کپڑے پہنے ہوئے تھے ان کی رگیں جوش مار رہی تھیں۔ حکم ہوا کہ انہیں نہر "بیدخ" میں لے جاؤ ــــــ یا نہر بیذخ کہا ــــــ جب ان لوگوں نے اس نہر میں غوطہ لگایا تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکنے لگ گئے۔ پھر ایک سونے کی سینی (تھالی) میں گدری (نیم پختہ) کھجوریں آئیں جو انہوں نے اپنی حسب منشا کھائیں، اور ساتھ ہی ہر طرح کے میوے جو چوطرف چنے ہوئے تھے، جس میوے کو ان کا جی چاہتا تھا لیتے تھے اور کھاتے تھے۔ میں نے بھی ان کے ساتھ شرکت کی اور وہ میوے کھائے ــــــ مدت کے بعد ایک، قاصد آیا اور کہا فلاں فلاں اشخاص جنہیں آپ نے لشکر میں بھیجا تھا شہید ہو گئے۔ ٹھیک بارہ شخصوں کے نام لئے اور یہ وہی نام تھے جنہیں اس بی بی صاحبہ نے اپنے خواب میں دیکھا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نیک بخت صحابیہ کو پھر بلوایا اور فرمایا اب اپنا خواب دوبارہ بیان کرو۔ اس نے پھر بیان کیا اور انہی لوگوں کے نام لئے جن کے نام قاصد نے لئے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر اردو: جلد ۵ صفحہ ۲۵۱)

۳۰ کھانے میں شیطانی تصرفات کے واقعات حقیقت پر مبنی ہیں

مندرجہ ذیل مضمون ضرور پڑھیں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا کہ تمہارے ہر کام کے وقت یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی شیطان تم میں سے ہر ایک کے ساتھ رہتا ہے۔ لہٰذا جب کھانا کھاتے وقت، کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ اس کو صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لئے چھوڑ نہ دے۔ پھر جب کھانے سے فارغ ہو تو اپنی انگلیوں کو بھی چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس جز میں خاص برکت ہے (صحیح مسلم)

حدیث کے آخری حصہ میں تو کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ کر صاف کر لینے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ جس کے بارے میں ابھی عرض کیا جا چکا ہے۔ اور ابتدائی حصہ میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کھاتے وقت کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اس کو مستغنی اور متکبر لوگوں کی طرح نہ چھوڑ دے بلکہ ضرورت مند اور قدر دان بندہ کی طرح اس کو اٹھالے، اور اگر نیچے گر جانے کی وجہ سے اس پر کچھ لگ گیا ہو تو صاف کر کے اس لقمہ کو کھالے۔ اس میں مزید یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ کھانے کے وقت بھی شیطان ساتھ ہوتا ہے، اگر گرا ہوا لقمہ چھوڑ دیا جائے گا تو وہ شیطان کے حصہ میں آئے گا۔

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے فرشتے اور شیاطین اللہ کی وہ مخلوق ہیں جو یقیناً اکثر اوقات میں ہمارے ساتھ رہتے ہیں لیکن ہم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں جو کچھ بتلایا ہے اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے علم سے بتلایا ہے اور وہ بالکل حق ہے، اور آپ کو کبھی کبھی ان کا اس طرح مشاہدہ بھی ہوتا تھا جس طرح ہم اس دنیا کی مادی چیزوں کو دیکھتے ہیں، جیسا کہ بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی حدیثوں کو جن میں مثلاً کھانے کے وقت شیاطین کے ساتھ ہونے، اور کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو اس میں شیاطین کے شریک ہو جانے، یا گرے ہوئے لقمہ کا شیطان کا حصہ ہو جانے کا ذکر ہے تو ان حدیثوں کو مجاز پر محمول کرنے کی بالکل ضرورت نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے حجۃ اللہ البالغہ میں یہ واقعہ بیان فرمایا ہے کہ ایک دن ہمارے دوست (شاگرد یا مرید) ہمارے وہاں آئے، ان کے لئے کھانا لایا گیا، وہ کھا رہے تھے کہ اُن کے ہاتھ سے ایک ٹکڑا گر گیا اور لڑھک کر زمین میں چلا گیا۔ انہوں نے اس کو اٹھا لینے کی کوشش کی اور اس کا پیچھا کیا مگر وہ ان سے اور دور ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ جو لوگ وہاں موجود تھے (اور اس تماشے کو دیکھ رہے تھے) انہیں اس پر تعجب ہوا، اور وہ صاحب جو کھانا کھا رہے تھے انہوں نے جدوجہد کر کے آخر کار اس کو پکڑ لیا اور اپنا نوالہ بنا لیا۔ چند روز کے بعد کسی آدمی پر ایک جنی شیطان مسلط ہو گیا اور اس آدمی کی زبان سے باتیں کیں اور ہمارے اس مہمان دوست کا نام لے کر یہ بھی کہا کہ فلاں آدمی کھانا کھا رہا تھا میں اس کے پاس پہنچا مجھے اس کا کھانا بہت اچھا معلوم ہوا مگر اس نے مجھے نہیں کھلایا تو میں نے اس کے ہاتھ سے اچک لیا (اور گرادیا) لیکن اُس نے مجھ سے پھر بھی چھین لیا۔

اسی سلسلہ میں دوسرا واقعہ اپنے گھر ہی کا شاہ صاحب نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ایک دفعہ ہمارے گھر کے کچھ لوگ گاجریں کھا رہے تھے۔ ایک گاجر ان میں سے گر گئی ایک آدمی اس پر جھپٹا اور اس نے جلدی سے اٹھا کر اس کو کھا لیا، تھوڑی ہی دیر بعد

اس کے پیٹ اور سینہ میں سخت درد اٹھا پھر اس پر شیطانی جن کا اثر ہوگیا تو اس نے اس آدمی کی زبان میں بتایا کہ اس آدمی نے میری گاجر اٹھا کر کھائی تھی۔

یہ واقعات بیان فرمانے کے بعد شاہ صاحب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نے لکھا ہے کہ اس طرح کے واقعات ہم نے بکثرت سنے ہیں، اور ان سے ہمیں معلوم ہوگیا ہے کہ یہ احادیث (جن میں کھانے، پینے وغیرہ کے سلسلہ میں شیاطین کی شرکت اور ان کے افعال وتصرفات کا ذکر آیا ہے) مجاز کے قبیل سے نہیں ہیں، وہی حقیقت ہے۔ واللہ اعلم (معارف الحدیث: جلد ۶ صفحہ ۲۶۹)

(۳۱) سورۂ بقرہ کی اخیری دو آیتوں کی عجیب وغریب فضیلت

❶ صحیح بخاری میں ہے کہ جو شخص ان دونوں آیتوں کو رات کو پڑھ لے اُسے یہ دونوں کافی ہیں۔

❷ مسند احمد میں ہے کہ میں سورۂ بقرہ کے خاتمہ کی آیتیں عرش تلے کے خزانہ سے دیا گیا ہوں مجھ سے پہلے کوئی نبی یہ نہیں دیا گیا۔

❸ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ جب حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو معراج کرائی گئی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سدرۃ المنتہی تک پہنچے، جو ساتویں آسمان میں ہے ـــــ جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی ہے وہ یہیں تک پہنچتی ہے پھر یہاں سے لے لی جاتی ہے ـــــ اسے سونے کی ٹڈیاں ڈھکے ہوئے تھیں، وہاں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تین چیزیں دی گئیں (۱) پانچوں وقت کی نمازیں (۲) سورۂ بقرہ کی خاتمہ کی آیتیں (۳) اور توحید والوں کے تمام گناہوں کی بخشش۔

❹ مسند (احمد) میں ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ سے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: سورۂ بقرہ کی ان دونوں آخری آیتوں کو پڑھتے رہا کرو، میں انہیں عرش کے نیچے کے خزانوں سے دیا گیا ہوں۔

❺ ابن مردویہ میں، ہے کہ ہمیں لوگوں پر تین فضیلتیں دی گئی ہیں، میں سورۂ بقرہ کی یہ آخری آیتیں عرش تلے کے خزائوں سے دیا گیا ہوں جو نہ مجھ سے پہلے کسی کو دی گئیں نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔

❻ ابن مردویہ میں ہے کہ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ اسلام کے جاننے والوں میں سے کوئی شخص آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھے بغیر سو جائے۔ یہ وہ خزانہ ہے جو تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عرش تلے کے خزانہ سے دیئے گئے ہیں۔

❼ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھی۔ جس میں سے دو آیتیں اتار کر سورۂ بقرہ ختم کی۔ جس گھر میں یہ تین راتوں تک پڑھی جائیں اُس گھر کے قریب بھی شیطان نہیں جا سکتا۔ امام ترمذی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ اسے غریب بتلاتے ہیں لیکن حاکم اپنی مستدرک میں اسے صحیح کہتے ہیں۔

❽ ابن مردویہ میں ہے کہ جب حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سورۂ بقرہ کا خاتمہ اور آیت الکرسی پڑھتے تو ہنس دیتے اور فرماتے کہ یہ دونوں رحمٰن کے عرش تلے کا خزانہ ہیں، اور جب آیت ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾ (سورۂ نساء: آیت ۱۲۳) اور آیت ﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى﴾ (سورۃ النجم: آیت ۳۹ تا ۴۱) پڑھتے زبان سے اِنَّا لِلّٰهِ الخ نکل جاتا اور ست ہو جاتے۔

❾ ابن مردویہ میں ہے کہ مجھے سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عرش کے نیچے سے دی گئیں ہیں۔ اور مفصل کی

سورتیں اور زیادہ ہے۔

۱۰ حدیث میں ہے کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، حضرت جبرئیل امین علیہ السلام بھی تھے کہ اچانک ایک دہشت ناک بہت بڑے دھما کہ کی آواز آسمان سے آئی، حضرت جبرئیل امین نے اوپر کو آنکھیں اٹھائیں اور فرمایا کہ آسمان کا یہ وہ دروازہ کھلا ہے جو آج تک کبھی نہیں کھلا تھا، اس سے ایک فرشتہ اترا اس نے آنحضرت ﷺ سے کہا، آپ خوش ہو جایئے! آپ کو وہ دو (۲) نور دیئے جاتے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ سورہ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں، ان میں سے ایک ایک حرف پر آپ کو نور دیا جائے گا۔ (مسلم) پس یہ دس حدیثیں ان مبارک آیتوں کی فضیلت میں ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد اصفحہ ۳۸۳)

۳۲ مسلمان کو کپڑا پہنانے والا اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک سائل آیا (اور اس نے کچھ مانگا) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: رمضان کے روزے رکھتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم نے مانگا ہے اور مانگنے والے کا حق ہوتا ہے، اور یہ ہم پر حق ہے کہ ہم تمہارے اوپر احسان کریں، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے کپڑا دیا اور فرمایا:

میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی کسی مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے تو جب تک اس کے جسم پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا رہے گا اس وقت تک وہ پہنانے والا اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد ۲ صفحہ ۲۷۲)

۳۳ قرآن کی ایک دعا جس کے ہر جملے کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میں نے قبول کیا، اچھا میں نے دیا“

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں آپ ﷺ کی آسانیاں بخشنے کا خوب مشاہدہ کر چکا ہوں۔ اگلی امتوں میں بڑی سختیاں تھیں۔ اس امت پر وہ احکام ہلکے کر دیئے گئے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت سے دل کے خیالات اور ارادوں پر گرفت نہیں کرتا جب تک وہ زبان سے بول نہ چکیں یا عمل نہ کر چکیں۔ فرمایا کہ میری امت سے خطا اور نسیان معاف کر دیا گیا۔ بھول چوک سے اگر کچھ ہو یا بہ حالت جبر کیا ہو تو اس کو قابل معافی سمجھا گیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس دعاء کے مانگنے کی ہدایت فرمائی ہے:

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا، رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ، وَاعْفُ عَنَّا، وَاغْفِرْ لَنَا، وَارْحَمْنَا، اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (سورۂ بقرہ کی آخری آیت)

ترجمہ: ” (۱) اے ہمارے رب! ہم پر دار و گیر نہ فرمایئے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں (۲) اے ہمارے

رب! اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے ③ اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی ایسا بار نہ ڈالئے جس (کے اٹھانے) کی ہم میں سکت نہ ہو ④ اور درگز کیجئے ہم سے ⑤ اور بخش دیجئے ہم کو ⑥ اور رحم کیجئے ہم پر ⑦ اور آپ ہمارے کارساز ہیں، سو مدد کیجئے ہماری (اور غالب کیجئے ہم کو) کافر لوگوں پر۔"

صحیح مسلم سے ثابت ہے کہ اس دعا کے ذریعہ خدا سے مانگا جاتا ہے تو ہر سوال پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اچھا میں نے دیا، میں نے قبول کیا۔" (تفسیر ابن کثیر: جلد۲ صفحہ۲۳۱)

㉞ مرگی کی بیماری پر صبر کرنے والی خاتون کو حضور ﷺ کی بشارت

کہتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اُس کو مرگی کی بیماری تھی۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس آکر عرض کرنے لگی! یا رسول اللہ! خدا تعالیٰ سے میری شفا کے لئے دعا فرمایئے! آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہی تیری مرضی ہے تو میں خدا سے دعا کرتا ہوں وہ تجھے شفا دے گا، اور اگر تو چاہے تو صبر کر اور بروز قیامت حساب تجھ پر سے اٹھ جائے۔ وہ کہنے لگی: اچھا میں بیماری پر صبر کرلوں گی جب کہ مجھے حساب سے آزاد کیا جا سکتا ہے۔ وہ یہ کہہ رہی تھی کہ مجھے مرگی کی بیماری ہے۔ ہوش وحواس رخصت ہو جاتے ہیں جسم پر سے کپڑا کھل جاتا ہے، برہنہ ہو جاتی ہوں۔ بیماری دور نہ ہو تو نہ ہو، دعا کیجئے کہ کم از کم میرا کپڑا نہ کھلنے پائے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور پھر کبھی بحالت مرگی کپڑا اس کے جسم سے نہ ہٹا۔
(تفسیر ابن کثیر: جلد۲ صفحہ۲۶۲)

㉟ قبر سے آواز آئی کہ اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! خدا نے مجھے دونوں جنتیں بخشی ہیں

کہتے ہیں، کہ ایک نوجوان ایک مسجد میں بیٹھا عبادت کرتا رہتا تھا۔ ایک عورت اس کی دیوانی ہوگئی، اُس کو اپنی طرف مائل کرتی رہتی تھی، حتیٰ کہ ایک دن وہ اس کے گھر آ ہی گیا، اب فوراً اس کو یہ آیت یاد آگئی:

﴿إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ.﴾
(سورۂ اعراف: آیت ۲۰۱)

ترجمہ: "جو لوگ خدا ترس ہیں جب اُن کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف آجاتا ہے تو وہ (فوراً خدا کی) یاد میں لگ جاتے ہیں سو یکایک اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔"

اور ساتھ ہی وہ غش کھا کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو پھر یہی آیت پڑھنے لگا، پڑھتے پڑھتے جان دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اُس کے باپ سے تعزیت کی، وہ رات کو دفن کر دیا گیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بعض ساتھیوں کو لے کر اُس کی قبر پر گئے اُس کی نمازِ مغفرت پڑھی پھر قبر سے مخاطب ہو کر یوں بولنے لگے:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ (سورۂ رحمٰن: آیت ۴۶)

ترجمہ: "اے نوجوان! جو خدا تعالیٰ سے ڈر گیا اس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے دو جنتیں ہیں۔"

اس آیت کریمہ کو سن کر قبر کے اندر سے آواز آئی کہ اے عمر! خدا نے مجھے دونوں جنتیں بخشی ہیں۔
(تفسیر ابن کثیر: جلد۲ صفحہ۲۶۲)

㊱ دنیا قیامت کے دن خطرناک بڑھیا کی شکل میں لائی جائے گی

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: دنیا قیامت کے دن ایسی بڑھیا کی شکل میں لائے جائے گی جس کے سر کے بال کھچڑی ہو رہے ہوں گے، جس کی آنکھیں نیلگوں ہوں گی، جو دانت پھاڑ رہی ہوگی، جو نہایت بدشکل ہوگی، وہ مخلوقات کو جھانک کر دیکھے گی۔ لوگوں سے دریافت کیا جانے" ۔۔۔ ۔ ہو؟ لوگ جواب دیں گے، پناہ بخدا! جو ہم اسے جانیں، انہیں جتلایا جائے گا کہ یہ وہ دنیا ہے جس کی خاطر تم باہم جھگڑتے تھے، رشتوں کو توڑتے تھے۔ ایک دوسرے پر جیتے تھے، اور باہم بغض ونفرت رکھتے تھے اور دھوکے میں رہتے تھے، پھر اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ پکارے گی "میرے رب! میرے پیرو اور میرے چیلے کہاں ہیں؟" اللہ عزوجل حکم دیں گے کہ: "اس کے مریدوں اور چیلوں کو اس کے ساتھ ملا دو۔" (رحمۃ اللہ الواسعۃ: جلد ۱ صفحہ ۸۲۱)

㊲ یہ بتا کہ تجھ سے ملوں کہاں؟

تیری عظمتوں سے ہوں بے خبر ✧ یہ میری نظر کا قصور ہے
تیری راہ گذر میں قدم قدم ✧ کہیں عرش ہے کہیں طور ہے
یہ بجا ہے مالکِ بندگی ✧ میری بندگی میں قصور ہے
یہ خطا ہے میری خطا مگر ✧ تیرا نام بھی تو غفور ہے
یہ بتا کہ تجھ سے ملوں کہاں ✧ مجھے تجھ سے ملنا ضرور ہے
کہیں دل کی شرط نہ ڈالنا ✧ ابھی دل نگاہوں سے دور ہے

㊳ بے حقیقت نام

حضرت ہود علیہ السلام نے جب تبلیغ کا آغاز کیا تو قوم کے افراد نے ان کو بے وقوف اور جھوٹا کہا، قوم کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اللہ واحد کی عبادت کے کیا معنی؟ صرف ایک ہستی اتنے بڑے نظام کائنات کا انتظام کیونکر کرسکتی ہے؟

ان لوگوں کا خیال تھا کہ کائنات کے لاکھوں شعبوں کے لئے ایک خدا کی کارسازی ممکن نہیں، اس لئے انہوں نے دنیا کے مختلف امور کے لئے الگ الگ معبود قرار دے لئے تھے اور ان کے مختلف نام بھی گھڑ لئے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے ان کی اس تجویز پر بارہا اعتراض کیا کہ اے قوم! کیا تم مجھ سے ان ناموں پر جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں؟ جن کے لئے اللہ نے کوئی سند و دلیل نازل نہیں کی ہے۔

یعنی یہ صرف نام ہی نام ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو، ان ناموں کے پیچھے کوئی طاقت و اقتدار نہیں۔ تم کسی کو بارش کا رب اور کسی کو ہوا کا، کسی کو پانی کا، کسی کو دولت کا، کسی کو صحت و بیماری کا خدا کہتے ہو، حالانکہ ان میں سے کوئی بھی فی الحقیقت کسی چیز کا بھی رب نہیں ہے۔ لیکن قوم اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر قطعاً آمادہ نہ ہوئی۔ انہیں کسی طرح بھی یقین نہ آتا کہ صرف ایک ہستی اتنے بڑے نظام کائنات کو کیونکر قائم رکھ سکتی ہے؟ کائنات کے لئے تقسیم کار ضروری ہے، یہ قوم اللہ تعالیٰ کے لئے اہل کار تجویز کرتی تھی، مگر اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار نہیں کرتی تھی۔ کائنات کے لئے اللہ کا وجود جانتے و مانتے ہوئے بھی

چند فرضی ہستیوں کو حاجت روائی کے لئے پکارا کرتی تھی۔ ان کے نام پر نذر و نیاز بھی کی جاتی تھی، ان سے دُکھ درد میں استغاثہ وفریاد بھی کرتے تھے اور خوشی و مسرت میں ان کے نام کا وظیفہ بھی پڑھتے تھے، اور یہ اتنا قدیم طریقہ تھا کہ اس کو چھوڑنا ان کے لئے تقریباً ناممکن ہو گیا تھا۔ اس طریقے پر ان کی پشتیں گزر گئیں تھیں۔

موجودہ زمانے میں بھی بعض لوگ کسی انسان کو "مشکل کشا" کہتے ہیں حالانکہ مشکل کشائی کی کوئی طاقت اس کے پاس نہیں ہوتی ہے ــــــ کسی کو "گنج بخش" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے پاس کوئی گنج نہیں کہ کسی کو بخشے ــــــ کسی کو "داتا" کہتے ہیں حالانکہ وہ کسی شے کا مالک ہی نہیں کہ داتا بن سکے ــــــ کسی کو "غریب نواز" کہا جاتا ہے حالانکہ وہ غریب اس اقتدار میں کوئی حصہ نہیں رکھتا کہ کسی غریب کو نواز سکے ــــــ کسی کو "غوث" (فریادرس) کہا جاتا ہے حالانکہ وہ کوئی زور نہیں رکھتا کہ کسی کی فریاد کو پہنچ سکے ــــــ کسی کو "بندہ نواز" سمجھا جاتا ہے حالانکہ وہ خود بندہ ہے، بندگی کے بندھنوں میں کسا ہوا ــــــ کسی کو "دستگیر" کہا جاتا ہے باوجود یہ کہ وہ خود دست نگر (حاجت مند) تھا کسی کی کیا دستگیری کرتا؟ درحقیقت یہ اور ایسے سب نام محض نام ہی نام ہیں جن کے پیچھے کوئی اقتدار، قدرت اور طاقت نہیں۔ جو ان کے لئے جھگڑا کرتا ہے وہ دراصل صرف ناموں کے لئے جھگڑتا ہے نہ کسی حقیقت کے لئے۔ سیدنا ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو یہی حقیقت سمجھانی چاہی لیکن اتنی کھلی حقیقت سمجھی نہ گئی۔

یہ دنیا کا عجوبہ نہیں تو اور کیا ہے کہ مجبور اور بے بس انسانوں نے اپنے ہی وہم و گمان سے خدائی کا جتنا حصہ جس کو چاہا دے ڈالا اور اس کو اپنا مذہب و ایمان بھی بنا لیا ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (ہدایت کے چراغ: جلد ا صفحہ ۱۲۲)

(۳۹) بری صحبت کا انجام

بری صحبت زہر سے زیادہ مہلک ہوتی ہے جس کا انجام ذلت و رسوائی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ اسی طرح نیک صحبت تریاق ہوتی ہے جو سینکڑوں برائیوں سے حفاظت کا ذریعہ بنتی ہے۔

عقل مند انسان کو جیسے نیکی کی تلاش رہتی ہے ویسے ہی بدی سے اجتناب (پرہیز) رہتا ہے۔ انسان کو جس طرح نیکی کی ضرورت ہے اُس سے کہیں زیادہ نیک صحبت کی ضرورت ہے، اور جس طرح بدی سے بچنا ضروری ہے اس سے کہیں زیادہ بروں کی صحبت سے بچنا ضروری ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا جس نے آغوش نبوت میں پرورش پائی، اور بیوی جو زندگی بھر رفیقۂ حیات رہی دونوں کا کافروں کی صحبت سے کفر پر خاتمہ ہوا۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو اپنی رباعی میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ اس طرح ادا کیا ہے:

پسر نوح بابداں بہ نشست ✧ خاندان نبوتش گم شد
سگ اصحاب کہف روزے چند ✧ پئے نیکاں گرفت مردم شد
صحبت صالح ترا صالح کند ✧ صحبتِ طالح ترا طالح کند

ترجمہ

❶ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا بروں کے ساتھ بیٹھا تو اس سے نبوت کا خاندان چھوٹ گیا۔
❷ اصحاب کہف کے کتے نے چند روز نیکوں کی صحبت اختیار کی تو آدمی بن گیا۔

۳ نیکوں کی صحبت تجھ کو نیک بنا دیتی ہے، بروں کی صحبت تجھے برا بنا دیتی ہے۔

۴۰ نماز جنازہ سیکھو اور پڑھو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم ومحترم مولانا محمد یونس صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون وتحیات: عرض ہے کہ بندہ کو ایک بات پوچھنی ہے کہ جب کسی شخص کا انتقال ہوتا ہے تو شریعت میں اس کے اولیاء میں جو قریب ترین ہوتا ہے اس کو نماز جنازہ پڑھانے کا حق ہے مثلاً بیٹا ہے یا باپ ہے وغیرہ، تو سوال ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ مطلع فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں۔

جواب: آپ نے جو سوال کیا ہے کہ ولی اقرب کو زیادہ حق ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو میرے ذہن میں اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ نماز میں مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا ہوتی ہے تو ولی اقرب جس درد وغم اور دل سے دعا کرے گا، اتنا کوئی اور نہیں کر سکتا، اور جب کوئی دعا دل سے کی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے ـــــ علماء نے اور بھی وجوہات لکھی ہوں گی لیکن بندہ کے ذہن میں یہ وجہ ہے۔

آج کل بہت سے لوگ نماز جنازہ نہیں جانتے ان کو نماز جنازہ سیکھنی چاہئے۔ تاکہ وقت آنے پر مرحوم آپ کی دعائے مغفرت سے محروم نہ رہے۔

۴۱ نماز کب گناہوں سے روکتی ہے؟

سوال: بعد سلام یہ عرض ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں اور گناہوں سے بچاؤ نہیں ہوتا۔ حالانکہ قرآن میں ہے کہ نماز بے حیائیوں اور برائیوں سے روکتی ہے؟

جواب: اس کو ایک مثال سے سمجھئے کہ جس طرح دواؤں کی مختلف تاثیرات ہیں کہا جاتا ہے کہ فلاں دوا فلاں بیماری کو روکتی ہے اور واقعۃً ایسا ہوتا ہے لیکن کب؟ جب دو باتوں کا التزام کیا جائے:

۱ دوا کو پابندی سے اس طریقہ اور شرائط کے ساتھ استعمال کیا جائے جو حکیم یا ڈاکٹر بتلائے۔

۲ پرہیز یعنی ایسی چیزوں سے اجتناب کیا جائے جو اس دوا کے اثرات کو زائل کرنے والی ہوں۔

اسی طرح نماز کے اندر بھی یقیناً اللہ نے ایسی روحانی تاثیر کر رکھی ہے کہ یہ انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، لیکن اسی وقت جب نماز کو سنت نبوی کے مطابق ان آداب وشرائط کے ساتھ پڑھا جائے جو اس کی صحت وقبولیت کے لئے ضروری ہیں۔

۴۲ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان قدم نہیں رکھ سکتا

سوال: کافی عرصہ سے پریشان ہوں۔ گھر میں جنات بہت پریشان کرتے ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حل بتایئے؟

جواب: اس کا حل یہ ہے کہ:

❶ نماز کی پابندی، قرآن شریف کی تلاوت، صبح وشام کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں۔

❷ گھر میں داخل ہو کر گھر کے چاروں کونوں میں آیت الکرسی پڑھ کر دم کریں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ گھر میں داخل ہوتے ہی گھر کے چاروں کونوں میں آیت الکرسی پڑھ کر دم کرتے تھے۔

❸ سورۂ بقرہ گھر میں پڑھیں، اس کی تائید میں تیرہ (۱۳) حدیثیں نقل کرتا ہوں۔ غور سے حدیثوں کو پڑھئے اور ان پر عمل کیجئے:

❶ حضرت معقل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سورۂ بقرہ قرآن کی کوہان ہے اور اُس کی بلندی ہے۔ اس کی ایک ایک آیت کے ساتھ اسی (۸۰) اسی (۸۰) فرشتے نازل ہوئے تھے اور بالخصوص آیت الکرسی تو خاص عرش تلے سے نازل ہوئی اور اس سورت کے ساتھ ملائی گئی۔ سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے جو شخص اسے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آخرت طلبی کے لئے پڑھے اسے بخش دیا جاتا ہے۔ اس سورت کو مرنے والوں کے سامنے پڑھا کرو۔

❷ مسند احمد، صحیح مسلم ترمذی اور نسائی میں حدیث ہے کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ، جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے وہاں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔

❸ ایک اور حدیث ہے کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

❹ ابن مردویہ میں ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو ایسا نہ پاؤں کہ پیر پر پیر چڑھائے پڑھتا چلا جائے لیکن سورۂ بقرہ نہ پڑھے۔ سنو! جس گھر میں یہ مبارک سورت پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے، سب گھروں میں بدترین اور ذلیل ترین گھر وہ ہے جس میں کتاب اللہ کی تلاوت نہ کی جائے۔

❺ مسند دارمی میں حضرت ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ ہر چیز کی اونچائی ہوتی ہے اور قرآن کی اونچائی سورۂ بقرہ ہے۔ ہر چیز کا لباب ہوتا ہے اور قرآن کا لباب مفصل کی سورتیں ہیں۔

❻ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمان ہے کہ جو شخص سورۂ بقرہ کی چار پہلی آیتیں اور آیت الکرسی اور دو آیتیں اس کے بعد کی اور تین آیتیں سب سے اخیر کی۔ یہ جملہ دس آیتیں رات کے وقت پڑھ لے اس گھر میں شیطان اس رات نہیں جاسکتا اور اس کے گھر والوں کو اس دن شیطان یا کوئی اور بری چیز ستا نہیں سکتی۔ یہ آیتیں مجنون پر پڑھی جائیں تو اس کا دیوانہ پن بھی دور ہو جاتا ہے۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جس طرح ہر چیز کی بلندی ہوتی ہے قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے۔ جو شخص رات کے وقت اسے اپنے گھر میں پڑھے تین راتوں تک شیطان اس گھر میں نہیں جاسکتا اور دن کو اگر گھر میں پڑھ لے تو تین دن تک شیطان اس گھر میں قدم نہیں رکھ سکتا۔

❼ طبرانی، ابن حبان، ابن مردویہ، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ میں ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک چھوٹا سا لشکر ایک جگہ بھیجا اور اس کی سرداری آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے انہیں دی جنہوں نے فرمایا تھا کہ مجھے سورۂ بقرہ یاد ہے۔ اس وقت ایک شریف شخص نے کہا: میں بھی اسے یاد کر لیتا، لیکن مجھے ڈر لگا کہ ایسا نہ ہو میں اس پر عمل نہ کرسکوں۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قرآن سیکھو، قرآن کو پڑھو۔ جو شخص اسے سیکھتا ہے پڑھتا ہے پھر اس پر عمل بھی کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بھرا

ہوا برتن جس کی خوشبو ہر طرف مہک رہی ہے ــــــ اسے سیکھے ہوئے سو جانے والے کی مثال اس برتن کی سی ہے جس میں مشک تو بھری ہوئی ہے لیکن اوپر سے منہ بند کر دیا گیا ہے۔

❽ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضرت اُسید بن حضیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرتبہ رات کو سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ اُن کا گھوڑا جوان کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ اس نے اچھلنا کودنا بدکنا شروع کیا۔ آپ نے قرأت چھوڑ دی، گھوڑا بھی سیدھا ہوگیا۔ آپ نے پھر پڑھنا شروع کیا، گھوڑے نے پھر بدکنا شروع کیا۔ آپ نے پھر پڑھنا موقوف کیا، گھوڑا بھی ٹھیک ٹھاک ہوگیا۔ تیسری مرتبہ بھی یہی ہوا۔ چونکہ ان کے صاحبزادے یحییٰ گھوڑے کے پاس ہی لیٹے ہوئے تھے اس لئے ڈر معلوم ہوا کہ کہیں بچہ کو چوٹ نہ آجائے، قرآن کا پڑھنا بند کر کے اُسے اٹھالیا۔ آسمان کی طرف دیکھا کہ جانور کے چمکنے کی کیا وجہ ہے؟ صبح حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آکر واقعہ بیان کرنے لگے۔ آپ سنتے جاتے ہیں اور فرماتے جاتے ہیں: اُسید! پڑھتے چلے جاؤ۔ حضرت اُسید نے کہا: حضور! تیسری مرتبہ کے بعد تو یحییٰ کی وجہ سے پڑھنا میں نے بالکل بند کر دیا۔ اب جو نگاہ اٹھی تو دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی چیز سایہ دار ابر (بادل) کی طرح ہے اور اس میں چراغوں کی طرح کی روشنی ہے۔ بس میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اوپر کو اٹھ گئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: آپ جانتے ہو یہ کیا چیز تھی؟ یہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کو سن کر قریب آگئے تھے اگر تم پڑھنا موقوف نہ کرتے تو وہ صبح تک یوں ہی رہتے اور ہر شخص انہیں دیکھ لیتا کسی سے نہ چھپتے۔

❾ اس کے قریب قریب واقعہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہے کہ ایک مرتبہ لوگوں نے حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے کہا کہ گذشتہ رات ہم نے دیکھا کہ ساری رات حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گھر نور کا بقعہ (مکان) بنا رہا ہے اور چمکدار روشن چراغوں سے جگمگاتا رہا۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: شاید انہوں نے رات کو سورۂ بقرہ پڑھی ہوگی۔ جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا سچ ہے رات کو میں سورۂ بقرہ کی تلاوت میں مشغول تھا۔

❿ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں کہ سورۂ بقرہ سیکھو، اس کا لینا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے، جادوگر اس کی طاقت نہیں رکھتے ــــــ پھر کچھ دیر چپ رہنے کے بعد فرمایا: سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران سیکھو یہ دونوں نورانی سورتیں ہیں اپنے پڑھنے والے پر سائبان یا بادل یا پرندوں کے جھنڈ کی طرح قیامت کے روز سایہ کریں گی۔

⓫ مسند احمد کی ایک اور حدیث میں ہے کہ قرآن اور قرآن پڑھنے والوں کو قیامت کے دن بلوایا جائے گا، آگے آگے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ہوں گی بادل کی طرح یا سائبان کی طرح، یا پر کھولے پرندوں کی جھرمٹ کی طرح۔ یہ دونوں پروردگار سے ڈٹ کر سفارش کریں گی۔

⓬ ایک شخص نے اپنی نماز میں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی، اس کے فارغ ہونے کے بعد حضرت کعب نے فرمایا: خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان میں خدا کا وہ نام ہے کہ اس نام کے ساتھ جب کبھی اُسے پکارا جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔ اب اس شخص نے حضرت کعب سے عرض کی کہ مجھے بتلایئے کہ وہ نام کون سا ہے؟ حضرت کعب نے اسے انکار کیا اور فرمایا: اگر میں بتادوں تو خوف ہے کہ کہیں تو اس نام کی برکت سے ایسی دعا نہ مانگ لے جو میری اور تیری ہلاکت کا سبب بن جائے۔

⓭ حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تمہارے بھائی کو خواب میں دکھلایا گیا کہ گویا لوگ ایک بلند و بالا پہاڑ پر

چڑھ رہے ہیں۔ پہاڑ کی چوٹی پر دو سرسبز درخت ہیں۔ اور ان میں سے آوازیں آرہی ہیں کہ کیا تم میں سے کوئی سورۂ بقرہ کا پڑھنے والا ہے؟ جب کوئی کہتا ہے کہ ہاں تو وہ دونوں درخت اپنے پھلوں سمیت اس کی طرف جھک آتے ہیں اور یہ اس کی شاخوں پر بیٹھ جاتا ہے، اور وہ اسے اوپر لے لیتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد اصفحہ ۵۹)

(۴۳) ایک دعا جس کا ثواب اللہ نے چھپا رکھا ہے

ابن ماجہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے ایک مرتبہ کہا "یَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِكَ" فرشتے گھبرا گئے کہ ہم اس کا کتنا اجر لکھیں۔ آخر اللہ تعالیٰ سے انہوں نے عرض کی کہ تیرے ایک بندے نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ اسے کس طرح لکھیں؟ پروردگار نے باوجود جاننے کے ان سے پوچھا کہ اس نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ اس نے یہ کلمہ کہا ہے۔ فرمایا: تم یونہی اسے لکھ لو میں آپ اسے اپنی ملاقات کے وقت اس کا اجر دے دوں گا۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد اصفحہ ۴۶)

(۴۴) مجامعت کی رُکاوٹ دور کرنے کے لئے مجرب عمل

سوال: ایک خفیہ مرض میں مبتلا ہوں۔ کسی کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتا۔ اور ظاہر کرتے ہوئے شرم بھی محسوس ہوتی ہے۔ اور زندگی بہت پریشانی میں گزر رہی ہے، آپ برائے کرم میرا نام نہ بتائیں اور اس کا حل بتائیں۔ وہ خفیہ مرض یہ ہے کہ بیوی سے روک دیا گیا ہوں۔ ڈاکٹری بہت علاج کروایا، مرض نہیں ہے مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مجھ پر جادو کا اثر ہے۔

جواب: بندہ عامل نہیں ہے۔ مگر حدیث شریف میں یا اقوال سلف میں کوئی بات بندہ کو مل جاتی ہے بندہ بتا دیتا ہے، تفسیر ابن کثیر میں ہے:

حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ بیری کے سات پتے لے کر سل بٹے پر کوٹ لئے جائیں اور پانی ملا لیا جائے پھر آیت الکرسی پڑھ کر اس پر دم کر دیا جائے اور جس پر جادو کیا گیا ہے اُسے تین گھونٹ پلا دیا جائے، اور باقی پانی سے غسل کرا دیا جائے ان شاء اللہ جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ یہ عمل خصوصیت سے اس شخص کے لئے بہت ہی اچھا ہے جو اپنی بیوی سے روک دیا گیا ہو۔

جادو کو دور کرنے اور اس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے سب سے اعلیٰ چیز ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ کی سورتیں ہیں۔ حدیث میں کہ ان جیسا کوئی تعویذ نہیں ——— اسی طرح آیت الکرسی بھی شیطان کو دفع کرنے میں اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد اصفحہ ۱۷۷)

(۴۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کا لقب کیوں ملا؟

ابن ابی حاتم میں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عادت تھی کہ مہمانوں کے ساتھ کھائیں۔ ایک دن آپ مہمان کی جستجو میں نکلے۔ کوئی نہ ملا، واپس آئے، گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا ہے۔ پوچھا اے اللہ کے بندے! تجھے میرے گھر میں آنے کی اجازت کس نے دی؟ اس نے کہا اس مکان کے حقیقی مالک نے، پوچھا تم کون ہو؟ کہا میں ملک الموت ہوں! مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ میں اُسے یہ بشارت سنا دوں کہ خدا نے اُسے

اپنا خلیل کر لیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: پھر تو مجھے ضرور بتایئے کہ وہ بزرگ کون ہے؟ خدا کی قسم گو وہ زمین کے کسی دور کے گوشے میں ہوں، میں ضرور ان سے جا کر ملاقات کروں گا۔ پھر اپنی باقی زندگی ان کے قدموں میں ہی گزاروں گا۔ یہ سن کر حضرت ملک الموت نے کہا: وہ شخص خود آپ ہیں۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا: کیا سچ مچ میں ہی ہوں؟ فرشتے نے کہا: ہاں آپ ہی ہیں۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا: کہ کیا آپ مجھے یہ بھی بتائیں گے کہ کس بنا پر کن امور پر اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا؟ فرشتے نے فرمایا: اس لئے کہ تم ہر ایک کو دیتے رہتے ہو۔ اور کسی سے خود کچھ طلب نہیں کرتے۔

اور روایت میں ہے کہ جب سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیلِ خدا کے ممتاز اور مبارک لقب سے خدا نے ملقب کیا تب سے ان کے دل میں اس قدر خوفِ خدا اور ہیبت رب سما گئی کہ ان کے دل کا اچھلنا دور سے اس طرح سنا جاتا تھا جس طرح فضا میں پرندہ کی پرواز کی آواز۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد ۱ صفحہ ۶۴۴)

(۴۶) حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ کے احوال واقوال

(۱) مہمان کے ساتھ جو کھانا کھایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حساب نہیں لیتا

مہمان نوازی اسلامی زندگی کی ایک امتیازی خصوصیت ہے۔ اس میں عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ معروف تھے، ان کا دستر خوان ان کے احباب، اعزہ، پڑوسی اور اجنبی سب کے لئے خوان یغما تھا، وہ کبھی بغیر مہمان کے کھانا نہیں کھاتے تھے۔ اس بارے میں کسی نے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ مہمان کے ساتھ جو کھانا کھایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حساب نہیں لیتا، سال کے بیشتر حصہ میں وہ روزہ رکھتے تھے۔ جس دن وہ روزہ سے ہوتے اس دن دوسروں کو عمدہ عمدہ کھانا پکوا کر کھلاتے۔ ابواسحاق کا بیان ہے کہ کسی سفر جہاد یا حج میں جا رہے تھے تو ان کے ساتھ دو اونٹنیوں پر بھنی ہوئی مرغیاں لدی ہوئی تھیں۔ یہ سب سامان ان مسافروں کا تھا جو ان کے ہم سفر تھے۔ (سیر صحابہ: جلد ۸ صفحہ ۳۱۹)

(۲) صرف ایک قلم لوٹانے کے لئے ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں میل کا سفر کیا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک بار شام میں کسی شخص سے قلم مستعار لیا۔ اتفاق سے قلم اس شخص کو واپس کرنا بھول گئے۔ جب "مرو" پہنچے تو قلم پر نظر پڑی، "مرو" سے شام پھر واپس گئے اور قلم صاحب قلم کو واپس کیا ——— تنہا یہ واقعہ ان کی اخلاقی زندگی کا بہترین مظہر ہے، اور دنیا کی اخلاقی تاریخ کا غیر معمولی واقعہ ہے، "مرو" شام سے سینکڑوں میل دور ہے اور پھر یہ واقعہ اس زمانہ کا ہے جب رسل رسائل کے ذرائع صرف گھوڑے اونٹ اور خچر ہوتے تھے۔

(سیر صحابہ: جلد ۸ صفحہ ۳۱۸)

(۳) مسلمان کے دل کو اچانک خوش کرو اللہ تعالیٰ آپ کے گناہ بخش دے گا

ایک شخص سات سو (۷۰۰) درہم کا مقروض تھا۔ کچھ لوگوں نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ آپ اس کا قرض ادا کر دیں، انہوں نے منشی کو لکھا کہ فلاں شخص کو سات ہزار درہم دے دیئے جائیں۔ یہ تحریر لے کر مقروض ان کے منشی

کے پاس پہنچا، اس نے خط پڑھ کر حامل رقعہ سے پوچھا کہ تم کو کتنی رقم چاہیے، اس نے کہا: میں سات سو کا مقروض ہوں۔ اور اسی رقم کے لئے لوگوں نے ابن مبارک رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے میری سفارش کی ہے، منشی کو خیال ہوا کہ عبداللہ بن مبارک رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے سبقت قلم ہوگئی ہے، اور وہ سات سو کے بجائے سات ہزار لکھ گئے ہیں، منشی نے حامل رقعہ سے کہا کہ خط میں کچھ غلطی معلوم ہوتی ہے، تم بیٹھو! میں ابن مبارک رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے دوبارہ دریافت کرکے تم کو رقم دیتا ہوں۔ اس نے عبداللہ بن مبارک رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کو لکھا کہ خط لانے والا تو صرف سات سو درہم کا طالب ہے اور آپ نے سات ہزار دینے کی ہدایت کی ہے، سبقت قلم تو نہیں ہوگئی ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ جس وقت تم کو یہ خط ملے اسی وقت اس شخص کو تم چودہ (۱۴) ہزار درہم دے دو، منشی نے ازراہ ہمدردی ان کو دوبارہ لکھا کہ اگر اسی طرح آپ اپنی دولت لٹاتے رہے تو جلد ہی سارا سرمایہ ختم ہوجائے گا۔ منشی کی یہ ہمدردی اور خیرخواہی ان کو ناپسند ہوئی اور انہوں نے ذرا سخت لہجہ میں لکھا کہ اگر تم میرے ماتحت و مامور ہو تو میں جو حکم دیتا ہوں اس پر عمل کرو! اور اگر تم مجھے اپنا مامور و محکوم سمجھتے ہو تو پھر تم آکر میری جگہ پر بیٹھو، اس کے بعد جو تم حکم دو گے میں اس پر عمل کروں گا، میرے سامنے مادی دولت و ثروت سے زیادہ قیمتی سرمایہ آخرت کا ثواب، اور نبی ﷺ کا وہ ارشاد گرامی ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ:

جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو اچانک اور غیر متوقع طور پر خوش کردے گا اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔

اس نے مجھ سے سات سو درہم کا مطالبہ کیا تھا، میں نے سوچا کہ اس کو سات ہزار ملیں گے تو یہ غیر متوقع رقم پاکر بہت زیادہ خوش ہوگا، اور فرمان نبوی ﷺ کے مطابق میں ثواب کا مستحق ہوں گا، دوبارہ رقعہ میں چودہ (۱۴) ہزار انہوں نے اس لئے کرایا کہ غالباً لینے والے کو سات ہزار کا علم ہوچکا تھا۔ اس لئے اب زائد ہی رقم اس کے لئے غیر متوقع ہوسکتی تھی۔

(سیر صحابہ: جلد ۸ صفحہ ۳۲۲)

❹ باخبر ہوکر بے خبر ہونا، عبداللہ مبارک رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی چھپی ہوئی نیکی

محمد بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن مبارک رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی طرطوس (شام) اکثر آیا کرتے تھے، راستہ میں "رقہ" پڑتا تھا (خلفائے عباسیہ عموماً "رقہ" میں گرمی گزارتے تھے۔ یہ مقام نہایت ہی سرسبز اور شاداب ہے۔)

یہاں جس سرائے میں وہ قیام کرتے تھے۔ اس میں ایک نوجوان بھی رہا کرتا تھا، جب تک ان کا قیام رہتا یہ نوجوان ان سے سماع حدیث کرتا اور ان کی خدمت میں لگا رہتا تھا۔ ایک بار یہ پہنچے تو اس کو نہیں پایا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ قرض کے سلسلہ میں قید کردیا گیا ہے، انہوں نے قرض کی مقدار اور صاحب قرض کے بارے میں معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ فلاں شخص کا دس (۱۰) درہم کا مقروض تھا۔ اس نے دعویٰ کیا تھا اور عدم ادائیگی کی صورت میں وہ قید کردیا گیا ـــــ عبداللہ بن مبارک رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے قرض خواہ کو تنہائی میں بلایا اور اس سے کہا کہ بھائی اپنے قرض کی رقم مجھ سے لے لو، اور اس نوجوان کو رہا کردو۔ یہ کہہ کر اس سے یہ قسم بھی لی کہ وہ اس کا تذکرہ کسی سے نہ کرے گا، اس نے اسے منظور کرلیا ـــــ ادھر آپ نے اس کی رہائی کا انتظام کیا اور اسی رات رخت سفر باندھ کر وہاں سے روانہ ہوگئے، نوجوان رہا ہوکر سرائے میں پہنچا تو اس کو آپ کی آمد و رفت کی اطلاع ملی، اس کو ملاقات نہ ہونے کا اتنا رنج ہوا کہ اسی وقت طرطوس کی طرف روانہ ہوگیا، کئی منزل کے بعد آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے اس کا حال دریافت کیا۔ اس نے اپنے قید ہونے اور رہا ہونے کا ذکر کیا۔ آپ نے

پوچھا: رہائی کیسے ہوئی؟ بولا کہ کوئی اللہ کا بندہ سرائے میں آکر ٹھہرا تھا۔ اسی نے اپنی طرف سے قرض ادا کر کے مجھے رہا کر دیا، مگر میں اسے جانتا نہیں۔ فرمایا کہ خدا کا شکر ادا کرو اس مصیبت سے تمہیں نجات ملی۔ محمد بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ ان کی وفات کے بعد قرض خواہ نے اس واقعہ کو لوگوں سے بیان کیا۔ (سیر صحابہ: جلد ۸ صفحہ ۳۲۳)

⑤ ابن مبارک رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کئی لوگوں کو اپنے خرچ سے حج کراتے تھے

ان کی زندگی کا ایک خاص معمول زیارت حرمین شریف بھی تھا۔ قریب قریب ہر سال اس سعادت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے، سفر حج کے موقع پر ان کا معمول تھا کہ سفر سے پہلے اپنے تمام رفقائے سفر سے کہتے کہ اپنی اپنی رقم سب لوگ میرے حوالہ کر دیں۔ جب وہ لوگ حوالہ کر دیتے تو ہر ایک کی رقم کو الگ الگ ایک ایک تھیلی میں ہر ایک کا نام لکھ کر صندوق میں بند کر دیتے، اور پورے سفر میں جو کچھ خرچ کرنا ہوتا وہ اپنی جیب سے کرتے، ان کو اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے، ان کی دوسری ضروریات پوری کرتے۔ جب فریضہ حج ادا کر کے مدینہ منورہ پہنچتے تو رُفقاء سے کہتے کہ اپنے اہل وعیال کے لئے جو چیزیں پسند ہوں خرید لیں۔ سفر حج ختم کر کے جب گھر واپس آتے تو تمام رفقائے سفر کی دعوت کرتے، پھر وہ صندوق کھولتے جس میں لوگوں کی رقمیں رکھی ہوئی تھیں، اور جس تھیلی پر جس کا نام ہوتا اس کے حوالہ کر دیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ زندگی بھر ان کا یہی معمول رہا۔ (سیر صحابہ: جلد ۸ صفحہ ۳۲۴)

⑥ ابن مبارک رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے ایک ساتھی کو درد بھرا خط لکھا کہ تم خود مجنون ہو گئے جبکہ تم مجنونوں کے معالج تھے

ابن عُلیہ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اس وقت کے ممتاز محدث اور امام تھے۔ وہ عبداللہ بن مبارک رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے خاص احباب میں تھے۔ تجارت میں بھی وہ ان کے شریک تھے۔ اٹھنا، بیٹھنا بھی ساتھ تھا، مگر انہوں نے بعض امراء کی مجالس میں جانا شروع کر دیا تھا، عبداللہ بن مبارک کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا، اور ایک روز مجلس میں آئے تو ان سے مخاطب نہیں ہوئے۔ ابن عُلیہ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بہت پریشان ہوئے، مجلس میں تو کچھ نہ کہہ سکے۔ گھر پہنچے تو بڑے اضطراب کی حالت میں عبداللہ بن مبارک رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کو یہ خط لکھا:

اے میرے سردار! مدتوں سے آپ کے احسانات میں ڈوبا ہوا ہوں۔ قسم ہے خدا کی! ان احسانات کو میں اپنے متعلقین کے حق میں برکت شمار کرتا تھا۔ آپ نے مجھ کو نہ جانے کیوں اپنے سے جدا کر دیا؟ اور مجھ کو میرے ہم نشینوں میں کم رتبہ بنا دیا، میں آپ کے دولت کدہ پر حاضر ہوا۔ لیکن آپ نے میری طرف توجہ تک نہ کی۔ اس عدم توجہی سے مجھے آپ کی ناراضگی کا علم ہوا اور مجھے اب تک معلوم نہیں ہو سکا کہ میری کون سی غلطی آپ کے غضب وغصہ کا سبب بنی ہے۔

اے میرے محترم! میری آنکھوں کے نور! میرے استاذ! خدا کی قسم! آپ نے کیوں نہیں بتلایا کہ وہ کیا خطا ہوئی جس کی بنا پر میں آپ کی ان تمام نوازشوں اور کرم فرمائیوں سے جو میری غایت تمنا تھیں محروم ہو گیا۔

عبداللہ بن مبارک رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے یہ پراثر خط پڑھا مگر ان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ چند اشعار جواباً ان کے پاس لکھ کر بھیج دیئے: ان اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

١ اے علم کو ایک ایسا باز بنانے والے جو غریبوں کا مال سمیٹ کر کھا جاتا ہے۔
٢ تم نے دنیا اور اس کی لذتوں کے لئے ایسی تدبیر کی ہے جو دین کو مٹا کر رکھ دے گی۔
٣ تم خود مجنون ہو گئے ہو جب کہ تم مجنونوں کا علاج تھے۔
٤ وہ تمام روایتیں آپ کی کیا ہوئیں جو ابن عون اور ابن سیرین رحمہما اللہ تعالیٰ سے آپ بیان کرتے ہیں۔
٥ وہ روایتیں کہاں گئیں جن میں سلاطین سے ربط وضبط رکھنے کی وعید آئی ہے ـــــ اگر تم کہو میں اس پر مجبور کیا گیا تو ایسا کیوں ہوا؟!

ابن علیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس قاصد یہ اشعار لے کر پہنچا اور انہوں نے پڑھا تو ان پر رقت طاری ہوگئی اور اسی وقت اپنے عہدہ سے استعفا لکھ کر بھیج دیا۔ (سیر صحابہ: جلد ۸ صفحہ ۳۲۷)

٧ ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے پورا شہر ٹوٹ پڑا

ایک بار عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ رقہ (خلفائے عباسیہ عموماً رقہ میں گرمی گزارتے تھے یہ مقام نہایت ہی سرسبز وشاداب ہے) آئے، اس کا علم ہوا تو پورا شہر استقبال کے لئے ٹوٹ پڑا۔ ہارون رشید کی ایک لونڈی محل سے یہ تماشا دیکھ رہی تھی اس نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے اسے بتایا کہ خراسان کے ایک عالم عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ یہاں آئے ہیں۔ انہی کے استقبال کے لئے یہ مجمع اُمڈ آیا ہے۔ اس نے بے ساختہ کہا کہ:

"هُوَ الْمَلِكُ لَا مَلِكَ هَارُوْنُ الَّذِيْ لَا يَجْتَمِعُ النَّاسُ عَلَيْهِ اِلَّا بِشُرُوْطٍ وَّاَعْوَانٍ."

تَرجَمَہ: "حقیقت میں خلیفۂ وقت یہ ہیں، ہارون نہیں، اس لئے کہ اس کے گرد کوئی مجمع بغیر پولیس، فوج اور اعوان وانصار اکٹھا نہیں ہوتا۔" (سیر صحابہ: جلد ۸ صفحہ ۳۲۹)

٨ خواص کے بگاڑ سے عوام میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے

> امت محمدیہ کے پانچ طبقے ہیں جب ان میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے تو سارا ماحول بگڑ جاتا ہے

ایک روز مسیب بن واضح سے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ تم کو معلوم ہے کہ عام بگاڑ اور فساد کیسے پیدا ہوتا ہے؟ مسیب نے کہا کہ مجھے علم نہیں۔ فرمایا کہ: خواص کے بگاڑ سے عوام میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، پھر فرمایا کہ امت محمدیہ کے پانچ طبقے ہیں، جب ان میں فساد اور خرابی پیدا ہو جاتی ہے تو سارا ماحول بگڑ جاتا ہے۔

١ علماء: یہ انبیاء کے وارث ہیں مگر جب دنیا کی حرص وطمع میں پڑ جائیں تو پھر کس کو اپنا مقتدا بنایا جائے؟
٢ تجار: یہ اللہ کے امین ہیں جب یہ خیانت پر اتر آئیں تو پھر کس کو امین سمجھا جائے؟
٣ مجاہدین: یہ اللہ کے مہمان ہیں جب یہ مال غنیمت کی چوری شروع کریں تو پھر دشمن پر فتح کس کے ذریعے حاصل کی جائے؟
٤ زُہاد: یہ زمین کے اصل بادشاہ ہیں، جب یہ لوگ برے ہو جائیں تو پھر کس کی پیروی کی جائے؟

۵ حکام: یہ مخلوق کے نگراں ہیں، جب یہ گلہ بان ہی بھیڑیا صفت ہو جائے تو گلہ کو کس کے ذریعہ بچایا جائے؟

۴۷ کیا عورتیں مکر و فریب کی پیکر ہیں؟

سؤال: بعد سلام یہ عرض ہے کہ بہت سے لوگ عورتوں کو طعنہ دیتے ہیں اور مکر و فریب کی پیکر بتلاتے ہیں اور دلیل میں قرآن پاک کی آیت ﴿اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ﴾ (سورۂ یوسف: آیت ۲۸) (بے شک تمہاری چالبازی بہت بڑی ہے) پیش کرتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ برائے کرم مطلع فرمائیں (ایک دینی بہن)

جواب: یہ عزیز مصر کا قول ہے جو اس نے اپنی بیوی کی حرکتِ قبیحہ (بری حرکت) دیکھ کر عورتوں کی بابت کہا ہے، اللہ نے سورۂ یوسف میں اس کو ذکر کیا ہے۔ یہ نہ اللہ کا قول ہے اور نہ ہر عورت کے بارے میں صحیح ہے، اس لئے اسے ہر عورت پر چسپاں کرنا اور اُس بنیاد پر عورت کو مکر و فریب کا پتلا باور کرنا قرآن کا ہرگز منشا نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۴۸ دین میں زیادہ باریکیاں نکالنا کس کے لئے مناسب ہے اور کس کے لئے نامناسب

یہاں ایک بات سمجھ لینی ضروری ہے اور وہ یہ کہ شبہات کے بارے میں زیادہ باریکیاں نکالنا اس شخص کے لئے مناسب ہے جس کے اور حالات بھی بلند ہوں۔ اس کے وَرع و تقویٰ کا معیار بھی اونچا ہو۔ لیکن جو شخص کھلم کھلا محرمات کا ارتکاب کرے اس کے بعد باریکیاں نکال نکال کر متقی بننے کا شوق رکھے تو اس کے لئے یہ صرف ناموزوں ہی نہیں بلکہ قابل مذمت ہوگا۔

ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک عراقی شخص نے پوچھا کہ اگر حالتِ احرام میں مچھر مار دے تو اس کی کیا جزاء دینی چاہئے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو شہید کر ڈالا، اب مجھ سے مچھر کے خون کا فتویٰ پوچھنے چلے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ دنیا میں وہ میرے دو پھول ہیں۔

اسی طرح بشر بن الحارث سے مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک شخص کی والدہ یہ کہتی ہے کہ تو اپنی بی بی کو طلاق دے دے۔ اب اسے کیا کرنا چاہئے؟ فرمایا: اگر وہ شخص اپنی والدہ کے تمام حقوق ادا کر چکا ہے اور اس کی فرماں برداری اس معاملہ کے سوا اور کوئی بات باقی نہیں رہی تو اسے طلاق دے دینی چاہئے، اور اگر ابھی کچھ اور مراحل بھی باقی ہیں تو طلاق نہ دینی چاہئے۔ (ترجمان السنہ: جلد۲ صفحہ ۲۲۲)

۴۹ ایک پیچیدہ مقدمہ اور اس کا فیصلہ

یہ واقعہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور مبارک کا ہے ـــــ دو مسافر کافی چلنے کے بعد تھک گئے تو انہیں شدت سے بھوک محسوس ہوئی۔ دونوں ایک سایہ دار درخت کے نیچے اطمینان سے بیٹھ گئے اور اپنے اپنے توشے دسترخوان پر رکھ دیئے۔ ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور دوسرے کے پاس تین۔ ابھی کھانا شروع بھی نہیں کیا تھا کہ ایک تیسرا مسافر پاس سے گزرا۔ اس نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور اسے کھانے کی دعوت دی، وہ بے تکلف ہو کر شریک ہوگیا۔ تینوں نے روٹیاں برابر کھائیں۔ کھانا ختم ہونے کے بعد وہ صاحب کھڑے ہوئے اور ان دونوں کے پاس آٹھ درہم

رکھتے ہوئے کہا: میں نے آپ دونوں صاحبان کا جو کھانا تناول کیا ہے اس کے عوض یہ درہم رکھ لیجئے۔
وہ صاحب تو دام دے کر چلے گئے مگر ان دونوں حضرات کے درمیان بٹوارے کو لے کر تنازع (جھگڑا) شروع ہو گیا۔
جن صاحب کی پانچ روٹیاں تھیں ان کا کہنا تھا کہ "پانچ درہم میرے اور تین تمہارے" ـــــ انہوں نے یہ فیصلہ شاید اس لئے لیا کہ وہ سمجھ رہے تھے کہ رقم دینے والے نے آٹھ درہم اسی۔ لئے دیئے کہ ہر روٹی کے عوض ایک درہم دیا جائے۔ اس لئے پانچ روٹی کے مالک اپنے حق میں پانچ درہم رکھنا چاہتے تھے اور دوسرے صاحب کو تین روٹی کے عوض تین درہم دینا چاہتے تھے۔

مگر دوسرے صاحب تین درہم لینے کے لئے تیار نہیں تھے، ان کا کہنا تھا کہ یہ رقم چونکہ دونوں کو ایک ساتھ دی ہے، اس لئے اس کے برابر حصے کیجئے اس طرح میرے حصے میں چار درہم آنے چاہئیں۔ وہ چار درہم لینے کے لئے بضد تھے۔
آخر باہمی گفت وشنید (کہنے سننے) سے مسئلہ حل نہ ہو سکا تو وہ امیر المومنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں فیصلے کے لئے حاضر ہوئے۔ دونوں نے پورا واقعہ تفصیلاً بیان کر دیا۔ پورا واقعہ سننے کے بعد آپ نے تین روٹی والے سے فرمایا کہ جب تمہارا ساتھی تین درہم تمہیں دینے کے لئے تیار ہے تو تم تین درہم پر راضی ہو جاؤ۔ لیکن وہ چار پر ہی اڑ گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا: ویسے وہ تمہیں تین درہم دے کر تم پر احسان ہی کرنا چاہتا ہے، ورنہ انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ تمہیں ایک ہی درہم ملنا چاہئے! اس شخص نے بہت ہی ادب سے کہا سبحان اللہ! اگر انصاف کا یہی تقاضہ ہے تو مجھے اس کی وجہ بتایئے میں اُسے قبول کر لوں گا۔
حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے سمجھاتے ہوئے فرمایا: روٹیاں آٹھ تھیں، اور کھانے والے تین۔ ظاہر ہے کہ تین پر آٹھ برابر تقسیم نہیں ہو سکتے۔ اس لئے مانا یہ جائے گا کہ سب نے برابر روٹیاں کھائی ہیں تو سب کو مساوی کرنے کے لئے روٹیوں کے حصہ یا ٹکڑے مانے جائیں۔ ہر روٹی کو تین ٹکڑوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس طرح آٹھ روٹیوں کے چوبیس (۲۴) ٹکڑے ہوئے۔ اس حساب سے ہر شخص نے روٹی کے آٹھ ٹکڑے کھائے۔ اب چونکہ تمہاری تین روٹیاں تھیں۔ اس لئے اس کے نو (۹) ٹکڑے ہوئے جس میں سے آٹھ ٹکڑے تم نے کھا لئے۔ باقی بچا ایک ٹکڑا جو تیسرے شخص نے کھایا ـــــ تمہارے ساتھی کے پاس پانچ روٹیاں تھیں ان کے پندرہ ٹکڑے ہوئے جن میں سے آٹھ ٹکڑے اس نے کھائے، باقی بچے سات ٹکڑے جو تیسرے صاحب نے کھائے۔ تو معلوم ہوا کہ اس شخص نے تمہاری روٹی کا صرف ایک ٹکڑا ہی کھایا۔ اس لئے تمہارا حق صرف ایک درہم ہے، اور تیسرے نے اس ساتھی کی روٹی کے سات ٹکڑے کھائے اس لئے اس کا حق سات درہم ہے۔ وہ شخص اس فیصلہ پر راضی ہو گیا ـــــ غور فرمایئے! مقدمہ کتنا پیچیدہ تھا اور کتنی آسانی سے فیصلہ ہو گیا۔

(تاریخ الخلفاء للسیوطی: ص ۵۹)

(۵۰) یہودیوں کے شر سے بچنے کے لئے حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَامُ نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو ایک دعا سکھائی

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب یہودی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو قتل کرنے کے لئے جمع ہوئے تو حضرت جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَامُ) حضرت عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کے پاس آئے اور ان سے فرمایا کہ یہ دعا پڑھو!

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ اَدْعُوْكَ، اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ الصَّمَدِ اَدْعُوْكَ، اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْوِتْرِ الَّذِیْ مَلَاَ الْاَرْکَانَ کُلَّھَا اِلَّا مَا فَرَّجْتَ عَنِّیْ مَا اَمْسَیْتُ فِیْهِ وَمَا اَصْبَحْتُ فِیْهِ."

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا کہ میرے بندے کو میرے پاس لے آؤ۔ (الارج فی الفرج للسیوطی: ص۴۱)

(۵۱) کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک سال قحط پڑا تو دیہاتی لوگ مدینہ منورہ آنے لگے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر ہر صحابی ان میں سے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لے جاتا اور اسے اپنا مہمان بنالیتا۔ اور اسے رات کا کھانا کھلاتا۔

چنانچہ ایک رات ایک دیہاتی آیا (اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاں لے آئے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھوڑا سا کھانا اور کچھ دودھ تھا وہ دیہاتی یہ سب کچھ کھا پی گیا اور اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ نہ چھوڑا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یا دو راتیں اور اس کو ساتھ لاتے رہے اور وہ ہر روز سب کچھ کھا جاتا، اس پر میں نے عرض کیا: اے اللہ! اس دیہاتی میں برکت نہ کر کیونکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا کھانا کھا جاتا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ نہیں چھوڑتا، پھر وہ مسلمان ہوگیا اور اسے پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات ساتھ لے کر آئے، اس رات اس نے تھوڑا سا کھانا کھایا۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہ وہی آدمی ہے؟ (جو پہلے سارا کھانا کھا لیا کرتا تھا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہاں یہ وہی ہے لیکن پہلے کافر تھا اور اب مسلمان ہوگیا ہے) کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ (حیاۃ الصحابہ: جلد۲ صفحہ ۲۶۳)

(۵۲) فتنوں کے دور میں امت کو کیا کرنا چاہئے

کامیابی کا راز جوش کے ساتھ ہوش میں چھپا ہوا ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ زمانہ قریب ہے جب کہ مسلمان کے لئے سب سے بہتر چند بکریاں ہوں گی، جنہیں لے کر وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے پہاڑوں کی چوٹیوں اور جنگلوں میں بھاگ جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو فتنوں سے محفوظ رہا وہ بڑا خوش نصیب ہے (تین بار فرمایا) اور جو شخص ان میں پھنس گیا پھر اس نے ان پر صبر کیا اس کے تو کیا ہی کہنے!! (ابوداؤد)

تشریح: فتنوں کی ذات میں بڑی کشش ہوتی ہے۔ بے دین نا سمجھی سے یا ان کو دین سمجھ کر ان کی طرف کھینچے چلے جاتے ہیں، اور جو دین دار ہیں وہ ان میں شرکت کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان کی مثال ان متعدی امراض کی سی ہوتی ہے جو فضائے عالم میں دفعۃً پھیل جائیں۔ ایسی فضاء میں جا جا کر گھسنا صحت کی قوت کی علامت نہیں، بلکہ اس سے لاپرواہی کی بات ہے، عافیت اسی میں ہوتی ہے کہ اس فضاء ہی سے نکل بھاگے۔ اس حقیقت پر امام بخاری رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نے ایک مستقل باب قائم کر کے متنبہ کیا ہے۔۔۔۔ اس کے بعد گزشتہ فتنوں کی تاریخ پر نظر ڈالو گے تو تم کو سلف صالح کا یہی طرز عمل نظر آئے گا کہ جب کبھی ان کے دور میں فتنوں نے منہ نکالا۔۔۔۔ اگر وہ ان کو کچل نہیں سکے۔۔۔۔ تو ان میں کودنے کے بجائے ہمیشہ اُن سے کنارہ کش ہو گئے۔

اگر امت اسی ایک حدیث کو سمجھ لیتی ہے تو کبھی فتنے زور نہ پکڑتے، اور اگر بے دین اس میں مبتلا ہو بھی جاتے تو کم از کم دینداروں کا دین تو ان کی مضرتوں سے محفوظ رہ جاتا، مگر جب اس حدیث کی رعایت نہ رہی تو بے دینوں نے فتنوں کو ہوا دی اور دینداروں نے اصلاح کی خاطر ان میں شرکت کی، پھر ان کی اصلاح کرنے کے بجائے خود اپنا دین بھی کھو بیٹھے۔ "وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ"۔

امت میں سب سے بڑا فتنہ دجال کا ہے اس کے بارے میں یہ خاص طور پر تاکید کی گئی ہے کہ کوئی شخص اس کو دیکھنے کے لئے نہ جائے کہ اس کے چہرے کی نحوست بھی مؤمن کے ایمان پر اثر انداز ہوگی۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ زبان اور تلوار دونوں کا جہاد اس امت کے فرائض میں سے ہے۔ مگر یہاں وہ زمانہ مراد ہے جب کہ خود مسلمانوں میں انتشار پیدا ہو جائے۔ حق و باطل کی تمیز باقی نہ رہے اور اصلاح کا قدم اٹھانا الٹا فساد کا باعث بن جائے۔

چنانچہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا سے صحابہ کے اندرونی مشاجرات میں جنگ کی شرکت کے لئے کہا گیا اور ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی۔

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾ (سورۂ انفال: آیت ۳۹)

ترجمہ: "کافروں سے اس وقت تک جنگ کرتے رہو جب تک کہ فتنہ نہ رہے۔"

تو انہوں نے فرمایا: فتنوں کے فرد کرنے کے لئے جو جنگ تھی وہ ہم کر چکے، اب تم اس جنگ کا آغاز کر رہے ہو جس سے اور فتنے پیدا ہوں گے۔

اپنی مادی اور روحانی طاقت کا اندازہ کئے بغیر فتنوں سے زور آزمائی کرنا صرف ایک جذبہ ہے، اور فتنوں کو کچلنے کے لئے پہلے سامان مہیا کر لینا عقل اور شریعت کا حکم ہے۔ جذبات جب انجام بینی سے یکسر خالی ہوں تو وہ بھی صرف دماغی فلسفہ میں مبتلا ہو کر رہ جاتے ہیں، کامیابی کا راز جوش کے ساتھ ہوش میں چھپا ہوا ہے۔ (ترجمان السنہ: جلد۲ صفحہ ۲۴۰)

۵۳ زبان کا عالم دل کا جاہل اس امت کے لئے خطرناک ہے

حضرت حسن بصری رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کہتے ہیں کہ بصرہ کا وفد حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ کے پاس آیا۔ ان میں احنف بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ بھی تھے، سب کو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ نے جانے دیا۔ لیکن حضرت احنف بن قیس کو روک لیا اور

انہیں ایک سال روکے رکھا۔ اس کے بعد فرمایا: تمہیں معلوم ہے میں نے تمہیں کیوں روکا تھا؟ میں نے اس وجہ سے روکا تھا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ہر اُس منافق سے ڈرایا جو عالمانہ زبان والا ہوا، مجھے ڈر ہوا کہ شاید تم بھی ان میں سے ہو، لیکن (میں نے ایک سال رکھ کر دیکھ لیا کہ) ان شاء اللہ تم ان میں سے نہیں۔

حضرت ابوعثمان نہدی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ کو ممبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ: اس منافق سے بچو جو عالم ہو، لوگوں نے پوچھا: منافق کیسے عالم ہوسکتا ہے؟ فرمایا بات تو حق کہے گا لیکن عمل منکرات پر کرے گا۔

حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ نے فرمایا: ہم یہ بات کہا کرتے تھے کہ اس امت کو وہ منافق ہلاک کرے گا جو زبان کا عالم ہو۔

حضرت ابوعثمان نہدی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ کو ممبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ''اس امت پر سب سے زیادہ ڈر اس منافق سے ہے جو عالم ہو''، لوگوں نے پوچھا: ''اے امیر المؤمنین! منافق کیسے عالم ہوسکتا ہے؟ فرمایا وہ زبان کا تو عالم ہوگا لیکن دل اور عمل کا جاہل ہوگا۔'' (حیاۃ الصحابہ: جلد۳ صفحہ۳۰۴)

۵۴ حضرت لقمان عَلَیْہِ السَّلَام کی حکمت کا عجیب قصہ

قرآن پاک میں ہے:

﴿وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ﴾ (سورۂ لقمان: آیت۱۲)

تَرجَمَۃ: ''اور ہم نے یقیناً لقمان کو حکمت دی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر۔''

حضرت لقمان عَلَیْہِ السَّلَام اللہ کے نیک بندے تھے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکمت یعنی عقل وفہم اور دینی بصیرت میں ممتاز مقام عطا فرمایا تھا۔ ان سے کسی نے پوچھا: تمہیں یہ فہم وشعور کس طرح حاصل ہوا؟ انہوں نے فرمایا: راست بازی، امانت داری اختیار کرنے اور بے فائدہ باتوں سے اجتناب کی وجہ سے۔

ان کی حکمت کا ایک واقعہ یہ بھی مشہور ہے کہ یہ غلام تھے ان کے آقا نے کہا کہ بکری ذبح کرکے اس کے دو بہترین حصے لاؤ، چنانچہ وہ زبان اور دل نکال کر لے گئے ـــــ ایک مدت کے بعد پھر آقا نے ان سے کہا کہ بکری ذبح کرکے اس کے سب سے بدترین حصے لاؤ، وہ پھر وہی زبان اور دل لے کر آئے۔ پوچھے پر انہوں نے بتلایا کہ زبان اور دل اگر صحیح ہوں تو یہ سب سے بہترین ہیں، اور اگر یہ بگڑ جائیں تو ان سے بدتر کوئی چیز نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

۵۵ ایک دینی پیشوا کی ایک گناہ کی وجہ سے گھر بیٹھے رسوائی

ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی اور ایک راہب کی خانقاہ تلے رات گزارا کرتی تھی، اس کے چار بھائی تھے۔ ایک دن شیطان نے راہب کو گدگدایا، وہ اس سے زنا کر بیٹھا، اسے حمل رہ گیا۔ شیطان نے راہب کے دل میں (یہ بات) ڈالی کہ اب بڑی رسوائی ہوگی، اس سے بہتر یہ ہے کہ اسے مار ڈال اور کہیں دفن کردے، تیرے تقدس کو دیکھتے ہوئے تیری طرف تو کسی کا خیال بھی نہ جائے گا، اور اگر بالفرض پھر بھی کچھ پوچھ گچھ ہو تو جھوٹ موٹ کہہ دینا، بھلا کون ہے جو تیری بات کو غلط جانے؟ اس کی سمجھ میں بھی یہ بات آگئی، ایک روز رات کے وقت موقعہ پر اس عورت کو جان سے مار ڈالا اور کسی اُجڑی جگہ

زمین میں دبا آیا۔

اب شیطان اس کے چاروں بھائیوں کے پاس پہنچا، اور ہر ایک کے خواب میں اسے سارا واقعہ کہہ سنایا، اور اس کے دفن کی جگہ بھی بتا دی۔ صبح جب یہ جاگے تو ایک نے کہا کہ آج کی رات تو میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے، ہمت نہیں پڑتی کہ آپ سے بیان کروں، دوسرے نے کہا نہیں کہو تو سہی، چنانچہ اس نے اپنا پورا خواب بیان کیا کہ اس طرح فلاں عابد نے اس (کی بہن) سے بدکاری کی، پھر جب حمل ٹھہر گیا تو اسے قتل کر دیا اور فلاں جگہ اس کی لاش دبا آیا۔ ان تینوں میں سے ہر ایک نے کہا مجھے بھی یہی خواب آیا ہے۔ اب تو انہیں یقین ہو گیا کہ سچا خواب ہے۔

چنانچہ اُنہوں نے جا کر حکومت کو اطلاع دی اور بادشاہ کے حکم سے اس راہب کو خانقاہ سے ساتھ لیا، اور اس جگہ پہنچ کر زمین کھود کر اس کی لاش برآمد کی۔ کامل ثبوت کے بعد اب اسے شاہی دربار میں لے چلے اس وقت شیطان اس کے سامنے ظاہر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سب میرے کئے کوتک (کرتوت) ہیں، اب بھی اگر تو مجھے راضی کر لے تو جان بچا دوں گا۔ اس نے کہا جو تو کہے! کہا مجھے سجدہ کر لے، اس نے یہ بھی کر دیا۔ پس پورا بے ایمان بنا کر شیطان کہتا ہے: میں تجھ سے بری ہوں، میں تو اللہ تعالیٰ سے جو تمام جہانوں کا رب ہے ڈرتا ہوں، چنانچہ بادشاہ نے حکم دیا اور پادری صاحب کو قتل کر دیا گیا۔

(تفسیر ابن کثیر: جلد ۵ صفحہ ۳۲۲، ۳۲۳)

(۵۶) ایک دیہاتی کے پچیس سوالات اور آنحضرت ﷺ کے جوابات

ایک دیہاتی حضور (ﷺ) کے دربار میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں؟ فرمایا: کہو! دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ)

سوال ۱: میں امیر (غنی) بننا چاہتا ہوں؟...... **جواب**: فرمایا قناعت اختیار کرو، امیر ہو جاؤ گے۔

سوال ۲: عرض کیا: میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں؟...... **جواب**: تقویٰ اختیار کرو عالم بن جاؤ گے۔

سوال ۳: عزت والا بننا چاہتا ہوں۔...... **جواب**: مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلانا بند کر دو باعزت بن جاؤ گے۔

سوال ۴: اچھا آدمی بننا چاہتا ہوں؟...... **جواب**: لوگوں کو نفع پہنچاؤ۔

سوال ۵: عادل بننا چاہتا ہوں؟...... **جواب**: جسے اپنے لئے اچھا سمجھتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔

سوال ۶: طاقت ور بننا چاہتا ہوں؟...... **جواب**: اللہ پر توکل (بھروسہ) کرو۔

سوال ۷: اللہ کے دربار میں خاص درجہ چاہتا ہوں؟...... **جواب**: کثرت سے ذکر کرو۔

سوال ۸: رزق کی کشادگی چاہتا ہوں؟...... **جواب**: ہمیشہ باوضو رہو۔

سوال ۹: دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں؟...... **جواب**: حرام نہ کھاؤ۔

سوال ۱۰: ایمان کی تکمیل چاہتا ہوں؟...... **جواب**: اخلاق اچھے کر لو۔

سوال ۱۱: قیامت کے روز اللہ سے گناہوں سے پاک ہو کر ملنا چاہتا ہوں؟...... **جواب**: جنابت کے بعد فوراً غسل کیا کرو۔

سوال ۱۲: گناہوں میں کمی چاہتا ہوں؟...... **جواب**: کثرت سے استغفار کرو۔

سوال ۱۳: قیامت کے روز نور میں اٹھنا چاہتا ہوں؟...... جواب: ظلم کرنا چھوڑ دو۔

سوال ۱۴: میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ پر رحم کرے؟...... جواب: اللہ کے بندوں پر رحم کرو۔

سوال ۱۵: میں چاہتا ہوں کہ اللہ میری پردہ پوشی کرے؟...... جواب: لوگوں کی پردہ پوشی کرو۔

سوال ۱۶: رسوائی سے بچنا چاہتا ہوں؟...... جواب: زنا سے بچو۔

سوال ۱۷: میں چاہتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بن جاؤں؟...... جواب: جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب ہو اسے اپنا محبوب بنالو۔

سوال ۱۸: اللہ کا فرماں بردار بننا چاہتا ہوں؟...... جواب: فرائض کا اہتمام کرو۔

سوال ۱۹: احسان کرنے والا بننا چاہتا ہوں؟...... جواب: اللہ کی اس طرح بندگی کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو یا جیسے وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

سوال ۲۰: یارسول اللہ! کیا چیز گناہوں سے معافی دلائے گی؟...... جواب: آنسو ـــــ عاجزی ـــــ اور بیماری۔

سوال ۲۱: کیا چیز دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کرے گی؟...... جواب: دنیا کی مصیبتوں پر۔

سوال ۲۲: اللہ کے غصہ کو کیا چیز ٹھنڈا کرے گی؟...... جواب: چپکے چپکے صدقہ ـــــ اور صلہ رحمی۔

سوال ۲۳: سب سے بڑی برائی کیا ہے؟...... جواب: برے اخلاق ـــــ اور بخل۔

سوال ۲۴: سب سے بڑی اچھائی کیا ہے؟...... جواب: اچھے اخلاق ـــــ تواضع ـــــ اور صبر۔

سوال ۲۵: اللہ کے غصے سے بچنا چاہتا ہوں؟...... جواب: لوگوں پر غصہ کرنا چھوڑ دو۔

(کنز العمال، مسند احمد)

اسماء حسنٰی کا تذکرہ

اس میں اسماء حسنٰی پڑھنے والوں کے لئے اہم ہدایات،
اسماء حسنٰی کے معانی اور فوائد کا خاص تذکرہ ہے

انتخاب وترتیب

حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری

خلف الرشید

مبلغ اعظم حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوری

تصحیح ونظر ثانی

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری

استاذ حدیث وفقہ دار العلوم دیوبند

سورۂ اعراف میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (آیت۱۸۰)

ترجمہ: ”اور اللہ کے لئے اچھے اچھے نام ہیں، سو تم (ہمیشہ) اس کو اچھے ناموں سے پکارو!“

بخاری اور مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا: مِاَةً اِلَّا وَاحِدَةً، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.“ (مشکوٰۃ شریف: ص۱۹۹)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) یعنی ایک کم سو (۱۰۰) نام ہیں، جس نے ان کو محفوظ کرلیا (یعنی ان کو یاد کیا اور ان پر ایمان لایا) وہ جنت میں پہنچ گیا۔“

اسماء حسنٰی پڑھنے والوں کے لئے اہم ہدایات

❶ انسان اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ترغیب کا محتاج ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جب اسے پتہ چلتا کہ میرے پیارے رب کے پیارے نام ہیں اور اس نے ان ناموں کے ذریعہ خود کو پکارنے اور مانگنے کا حکم دیا ہے اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو ان ناموں کو یاد کرلے گا، جنت میں جائے گا۔ تو فوراً ان ناموں (اسماء حسنٰی) میں مگن ہو جاتا، اور اپنی زندگی کے ہر سانس کو ان ناموں کے ذکر سے معطر کر کے ان خزانوں کو پالیتا جو ان ناموں کے اندر چھپے ہوئے ہیں۔

مگر اکثر انسان ایسا نہیں کرتے۔ ان ہی کی ترغیب کے لئے اسماء حسنٰی کے کچھ خواص جمع کر دیئے گئے ہیں۔ یہ خواص قرآن وسنت سے ماخوذ نہیں ہیں۔ بلکہ ماضی میں اللہ والوں نے ان پیارے ناموں سے جو منافع کمائے انہوں نے ان کو لکھ دیا، تاکہ دوسرے لوگ بھی ان منافع کو حاصل کر سکیں۔ یہ خواص اسماء حسنٰی کے فوائد کا احاطہ نہیں کر سکتے، بلکہ یہ تو ایسا ہے جس طرح جنت کے پھلوں کو سونگھا کر جنت کی ترغیب دی جائے، خوشبو اپنی جگہ مگر ذائقہ یقیناً اس سے بڑھ کر ہوتا ہے، پس یہ خواص خوشبو کی طرح ہیں، مگر جو یقین وایمان کے ساتھ ان اسماء کو پڑھے گا وہ ان شاء اللہ اس ذائقے کو پالے گا۔ جو خوشبو سے بہت افضل اور اعلیٰ ہے۔

❷ اسماء حسنٰی کے بعض خواص کو دیکھ کر لوگ حیرانی سے پوچھتے ہیں کہ چند بار یہ نام پڑھ کر اتنا بڑا فائدہ کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ ایسے لوگوں کے لئے بس اتنی گزارش ہے کہ وہ دوبارہ اپنے دل کو یہ بات یاد دلائیں کہ آخر یہ نام کس ذات کے ہیں؟ کیا اس سے بڑھ کر یا اس سے بڑی بھی کوئی چیز ہے؟ نہیں! ہرگز نہیں! تو پھر شک، شبہ اور خلجان کی کیا بات ہے؟ بے شک اسماء حسنٰی کے ورد سے ان خواص سے بڑھ کر فوائد ملتے ہیں کوئی کر کے تو دیکھے۔

❸ عدد اور تعداد کا اپنا ایک اثر ہے۔ حکیم کا نسخہ پڑھیں، چھٹانک، تولے اور ماشے کے فرق سے دوا کی تاثیر بدل جاتی ہے حالانکہ چیز وہی ہوتی ہے مگر مقدار اور وزن اس کے اثر کو تبدیل کر دیتے ہیں۔

ایک انسان کوئی بات ایک بار سن کر یاد کر لیتا ہے مگر دوسرے انسان کو یہی بات تین بار سننے سے یاد ہوتی ہے۔ حالانکہ زبان اور کان ایک جیسے ہیں، ایک شخص کتنی قوت برداشت رکھتا ہے؟ اس کا تعلق بھی بعض اوقات عدد اور مقدار سے ہوتا ہے۔ اسی طرح گرمی، سردی، آگ اور پانی کے درجہ حرارت اور درجہ برودت (ٹھنڈک) کے اپنے آثار ہوتے ہیں...... آج کل کے ریڈیائی آلات بھی عدد اور مقدار کے اثر کا برملا اعلان کرتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے بعض دعاؤں اور کلمات کے ساتھ ان کی تعداد بھی متعین فرمائی ہے، جو عدد اور مقدار کے مؤثر ہونے کی قوی، مضبوط اور معتبر دلیل ہے۔

❹ انسانوں نے دین ودنیا کو الگ الگ کر دیا جب کہ اسلام میں یہ دونوں اکٹھے چلتے ہیں۔ پس جن اسماء کے خواص میں کچھ دنیاوی فوائد لکھے ہیں ان کے ساتھ ان اسماء میں بے شمار دینی فوائد بھی ہیں۔ اسی طرح جن اسماء کے دینی خواص لکھے ہیں ان کے ورد میں بے شمار دنیاوی فوائد بھی ہیں۔

❺ اللہ تعالیٰ مؤمن کو وہ دین دیتا ہے جس میں دنیا کی بھلائی بھی ہوتی ہے اور اسے وہی دنیا دیتا ہے جو اس کے دین کے

لئے نافع ہوتی ہے۔

❻ نفع دینا اور نقصان سے بچانا یہ سب صرف اور صرف اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اس لئے وہی ورد، وظیفہ اور دعا پر اثر ہوتی ہے جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہو، باقی خواص کا درجہ ثانوی ہے، اللہ تعالیٰ راضی ہوگا تو سارے خواص وفوائد نصیب ہوں گے۔ لیکن اگر وہ راضی نہ ہوا تو پھر کیا ورد؟ کیا وظیفہ؟ اور کیا خواص؟

❼ پاک چیزوں کو ناپاک مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے تو سوائے ہلاکت کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا، کھانا کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو، اگر ناک میں ڈالا جائے یا کان میں گھسایا جائے تو وہ فائدہ نہیں نقصان دے گا، اسی طرح اسماء حسنیٰ کے ذریعے ناپاک مقاصد حاصل کرنے والے اپنی تباہی کے سوا اور کچھ نہیں پاتے۔ لہٰذا اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے اور اس کے ناموں کے ذریعہ اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔

❽ خاص خاص مقاصد کے لئے خاص خاص اسماء پڑھنا کچھ برا نہیں، لیکن کام کی بات یہ ہے کہ پہلے ان اسماء کو اختیار کیا جائے جو نفس کی اصلاح، مخلوق سے بے نیازی اور محبت الٰہی کے خصوصی خواص رکھتے ہیں پھر باقی اسماء کو پڑھا جائے اور اس بات کو ہرگز نہ بھلایا جائے کہ یہ سارے اسماء اعلیٰ وارفع ہیں اس لئے ان تمام کے ورد سے غفلت نہ کی جائے بلکہ نثر یا نظم کی صورت میں تمام اسماء کے ورد کو معمول بنایا جائے۔

❾ یہ سارے اسماء گھر کے بچوں کو بھی یاد کرائے جائیں اور ان کے ذکر سے اپنے گھروں اور محفلوں کو ایمانی نور اور روحانی سکون بخشا جائے۔

❿ گناہوں کے مارے اور مصیبتوں کے پسے ہوئے پریشان حال، دکھی اور زخم خوردہ مسلمان، جنہیں ایک طرف ان کا اژدہا صفت نفسِ امارہ ہر گھڑی ڈستا ہے اور انہیں ذلت وپستی کے گڑھوں میں ہر آن گھسیٹتا ہے ـــــ دوسری طرف شیطان ان پر ہر دم اپنے سوار اور پیادہ دوستوں کے ذریعے حملہ آور ہوتا ہے اور ان کو اسلام اور انسانیت کے سیدھے راستے سے ہٹا کر ظلم، تکبر، شہوت پرستی، بدفعلی، حرام خوری، حرام کاری اور حرام بینی کے جہنمی راستوں کی طرف کھینچتا ہے، اور انہیں اپنی خلقت و فطرت تک تبدیل کرنے اور حزب الشیطان کے ناری ٹولے میں شامل ہونے کی دعوت دیتا ہے، نفس اور شیطان کی مار سے خستہ حال ان مسلمانوں کو دنیاوی مصائب، پریشانیاں، فقر وفاقہ اور ذلت بھی اپنا شکار بناتی ہے ـــــ یہ بے چارے کہاں جائیں؟!

یہ مجموعہ اسی سوال کا جواب ہے ـــــ انسان کو پیدا کرنے والا اور اس سے محبت کرنے والا اللہ جل شانہ جو رحیم بھی ہے اور کریم بھی ہے، قوی بھی ہے اور رحمان بھی ہے، ودود بھی ہے اور قیوم بھی ہے اس درماندہ، پریشان حال، زخم خوردہ، دکھی اور خستہ حال انسان کو تھام سکتا ہے۔ بندہ ذرا ادھر توجہ کرے تو دیکھے اور اسماء حسنیٰ کے خوبصورت باغ کی سیر تو کرے، ان شاء اللہ ہر قدم پر چونکے گا اور خوشی سے مست ہو کر اس باغ کے پھلوں، پھولوں اور سیر گاہوں سے سکون پائے گا، ہر لمحہ سیر ہوگا اور جتنا سیر ہوتا جائے گا، اسی قدر اس کی روحانی تشنگی بڑھتی چلی جائے گی۔ کاش بندے اسماء حسنیٰ کو یاد کریں!!

صفات خداوندی کا جاننا کیوں ضروری ہے؟

قرآن کریم میں اسماء حسنیٰ اور صفاتِ خداوندی کو جگہ جگہ نہایت وضاحت اور شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے،

کیونکہ اس کے بغیر خالقِ کائنات کی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی جو انسانوں کی اصلاح کے لئے سب سے زیادہ سودمند اور مفید چیز ہے۔ مثلاً جو لوگ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ رَزّاق ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو ماننے کے باوجود بہت سی چیزوں کو رزاق سمجھنے لگتے ہیں، کوئی باپ کو، کوئی شوہر کو، کوئی بادشاہ کو رزاق خیال کرتا ہے، تو کوئی کھیتی اور دکان کو رزاق سمجھتا ہے ـــــ اسی طرح جو لوگ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ "شَدِیْدُ الْعِقَابُ" اور "ذُوْ الطَّوْلَ" ہیں وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے باوجود جرائم پیشہ ہو جاتے ہیں اور گناہوں سے باز نہیں آتے، اور جو لوگ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ "غَفُوْرٌ رَّحِیْم" اور "اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ" ہیں وہ رحمت خداوندی سے ناامید اور مایوس ہو جاتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اتنے بڑے پاپی ہیں کہ ہماری ہرگز بخشش نہیں ہوسکتی، پھر وہ بے لگام ہو جاتے ہیں۔

الغرض اسماءِ الٰہی اور صفات خداوندی کی معرفت کے بغیر انسانوں کی اصلاح اور نفوس کا تزکیہ نہیں ہوسکتا اس لئے صفات خداوندی کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

اسماءِ حسنیٰ کی تعداد اور ان کو یاد کرنے کا عظیم ترین فائدہ

بخاری اور مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا: مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً، مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ."

(مشکوٰۃ شریف: ص۱۹۹)

تَرجَمَہ: "بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) یعنی ایک کم سو (۱۰۰) نام ہیں، جس نے ان کو محفوظ کرلیا (یعنی ان کو یاد کیا اور ان پر ایمان لایا) وہ جنت میں پہنچ گیا۔"

یہاں یہ جان لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے صرف ننانوے (۹۹) نام نہیں ہیں۔ قرآن وحدیث میں ان ناموں کے علاوہ اور بہت سے اچھے اچھے نام ہیں، نیز دیگر آسمانی کتابوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے کئی نام بیان کئے گئے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے کچھ نام ایسے ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ـــــ بخاری اور مسلم شریف کی مذکورہ بالا روایت میں صرف ان ناموں کا اجمالی تذکرہ ہے جن کو محفوظ کرنے والا جنت کا مستحق بن جاتا ہے، اس لئے یہ مانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار نام اور صفات ہیں ان ناموں کو محفوظ کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے، یعنی سمجھ کر ان ناموں کو یاد کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کو ان اوصاف و کمالات کے ساتھ متصف جاننا اور ماننا چاہئے تاکہ آپ کا عقیدہ درست ہو، نیز ان ناموں کو بار بار پڑھنا چاہئے اور ان کا خوب ورد کرنا چاہئے تاکہ آپ فضائل اور اوصاف حمیدہ سے آراستہ اور رذائل و گناہوں سے پاک صاف ہو جائیں، یہی ان ناموں کو یاد کرنے کا سب سے بڑا فائدہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہم سب کو رذائل سے پاک اور فضائل سے آراستہ فرما کر جنت الفردوس نصیب فرمائیں! آمین یارب العالمین!

ترمذی شریف کی روایت اور اس کا ترجمہ

بخاری اور مسلم شریف کی روایت میں اللہ تعالیٰ کے جن ناموں کا اجمالی تذکرہ ہے اس کی تفصیل ترمذی شریف کی روایت میں ہے اس لئے پہلے ترمذی شریف کی روایت اور اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے، پھر نام کے معنی اور اس کے خواص

ذکر کیے جائیں گے، ان شاء اللہ العزیز۔

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا، مِائَةً غَیْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ، الرَّحِیْمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَیْمِنُ، الْعَزِیْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِیُٔ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِیْمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِیْعُ، الْبَصِیْرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِیْفُ، الْخَبِیْرُ، الْحَلِیْمُ، الْعَظِیْمُ، الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْعَلِیُّ، الْكَبِیْرُ، الْحَفِیْظُ، الْمُقِیْتُ، الْحَسِیْبُ، الْجَلِیْلُ، الْكَرِیْمُ، الرَّقِیْبُ، الْمُجِیْبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِیْمُ، الْوَدُوْدُ، الْمَجِیْدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِیْدُ، الْحَقُّ، الْوَكِیْلُ، الْقَوِیُّ، الْمَتِیْنُ، الْوَلِیُّ، الْحَمِیْدُ، الْمُحْصِی، الْمُبْدِئُ، الْمُعِیْدُ، الْمُحْیِی، الْمُمِیْتُ، الْحَیُّ، الْقَیُّوْمُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْاَوَّلُ، الْاٰخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَالِیْ، الْمُتَعَالِیْ، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّءُوْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِیُّ، الْمُغْنِی، الْمَانِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّوْرُ، الْهَادِی، الْبَدِیْعُ، الْبَاقِی، الْوَارِثُ، الرَّشِیْدُ، الصَّبُوْرُ." (ترمذی شریف: جلد ۲ صفحہ ۱۸۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) ایک کم سو (۱۰۰) نام ہیں، جس نے ان ناموں کو محفوظ کیا وہ جنت میں پہنچ گیا:

(۱) وہی اللہ یعنی حقیقی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں (۲) بڑا مہربان ہے (۳) نہایت رحم والا ہے (۴) تمام جہانوں کا بادشاہ ہے (۵) نہایت پاک (۶) اور تمام عیوب و کمزوریوں سے سالم ہے (۷) امن و امان دینے والا ہے (۸) تمام مخلوق کی نگہبانی کرنے والا ہے (۹) کامل غلبہ والا ہے، کبھی کسی سے مغلوب نہیں ہوتا (۱۰) بگڑے ہوئے کاموں اور حالات کو درست کرنے والا ہے (۱۱) بڑی عظمت والا ہے (۱۲) جان ڈالنے والا (۱۳) اور پیدا کرنے والا ہے (۱۴) صورت بنانے والا ہے (۱۵) بہت معاف کرنے والا ہے (۱۶) سب کو قابو میں رکھنے والا ہے (۱۷) بہت دینے والا ہے (۱۸) خوب روزی پہنچانے والا ہے (۱۹) فتح بخش اور رزق و رحمت کے دروازے کھولنے والا ہے (۲۰) خوب جاننے والا ہے (۲۱) روزی تنگ کرنے والا (۲۲) اور روزی کشادہ کرنے والا ہے (۲۳) (نافرمانوں کو) پست کرنے والا (۲۴) (اور نیکو کاروں کو) بلند کرنے والا ہے (۲۵) (مسلمانوں کو) عزت دینے والا (۲۶) (اور کافروں کو) ذلیل ورسوا کرنے والا ہے (۲۷) خوب سننے والا (۲۸) سب کو دیکھنے والا (۲۹) اور سب کا حاکم ہے (۳۰) نہایت انصاف پرور (۳۱) بڑا باریک بین اور بندوں پر نرمی کرنے والا ہے (۳۲) بڑا باخبر (۳۳) بڑا بردبار (۳۴) اور

عظمت والا ہے ۳۵ بہت بخشنے والا ۳۶ اور بڑا قدرداں یعنی تھوڑے عمل پر بہت زیادہ ثواب دینے والا ہے ۳۷ بہت بلند ۳۸ اور بہت بڑا ہے ۳۹ سب کی حفاظت کرنے والا ۴۰ اور غذا بخش ہے ۴۱ حساب لینے والا ۴۲ بڑی شان والا ۴۳ بڑا سخی ۴۴ اور خوب نگہبانی کرنے والا ہے ۴۵ سب کی دعائیں سننے اور قبول کرنے والا ہے ۴۶ بڑی وسعت والا ۴۷ اور بڑی حکمت والا ہے ۴۸ (نیک بندوں سے) بے حد محبت کرنے والا ۴۹ بڑا بزرگ ۵۰ اور مردوں کو زندہ کرنے والا ہے ۵۱ حاضر و ناظر ۵۲ اور ثابت و برحق ہے ۵۳ بڑا کارساز ۵۴ بڑی قوت والا ۵۵ اور مضبوط اقتدار والا ہے ۵۶ (نیکوکاروں کا) مددگار ۵۷ تمام خوبیوں کا مالک ۵۸ خوب شمار کرنے والا اور گھیرنے والا ہے ۵۹ پہلی بار پیدا کرنے والا ۶۰ اور دوبارہ زندہ کرنے والا ہے ۶۱ زندگی بخشنے والا ۶۲ اور موت دینے والا ہے ۶۳ ہمیشہ زندہ رہنے والا ۶۴ اور خوب تھامنے والا ہے ۶۵ ایسا غنی و بے نیاز ہے کہ کسی چیز کا محتاج نہیں ۶۶ بزرگی والا ۶۷ اپنی ذات و صفات میں یکتا ۶۸ بڑا بے نیاز ۶۹ اور بڑی قدرت والا ہے ۷۰ قدرت کاملہ رکھنے والا ۷۱ (نیکوکاروں کو) آگے کرنے والا ۷۲ (اور بدکاروں کو) پیچھے کرنے والا ۷۳ سب سے پہلا ۷۴ سب سے پچھلا ۷۵ خوب نمایاں ۷۶ اور نہایت پوشیدہ ہے ۷۷ سب پر حکومت کرنے والا ۷۸ بہت بلند و برتر ۷۹ اور نیک سلوک کرنے والا ۸۰ توبہ قبول کرنے والا ۸۱ بدلہ لینے والا ۸۲ بہت معاف کرنے والا ۸۳ اور خوب شفقت کرنے والا ۸۴ سارے جہاں کا مالک ۸۵ عظمت و جلال اور انعام و اکرام والا ہے ۸۶ عدل و انصاف کرنے والا ہے ۸۷ (قیامت کے دن) سب کو جمع کرنے والا ہے ۸۸ بڑا بے نیاز ۸۹ (اور بندوں کو) بے نیاز کرنے والا ہے ۹۰ (ہلاکت کے اسباب کو) روکنے والا ۹۱ نقصان پہنچانے والا ۹۲ اور نفع پہنچانے والا ہے ۹۳ نہایت روشن اور سارے جہاں کو روشن کرنے والا ہے ۹۴ ہدایت دینے والا ۹۵ بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والا ۹۶ اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ۹۷ تمام چیزوں کا وارث مالک ہے ۹۸ سب کا راہ نما اور سب کو راہ راست دکھانے والا ہے ۹۹ بہت برداشت کرنے والا اور بڑا بردبار ہے۔ (ترمذی شریف، ابواب الدعوات: جلد۲ صفحہ ۱۸۹)

نوٹ: اگر کوئی عربی اسماء حسنیٰ پڑھنے سے عاجز ہو تو ان کا ترجمہ سمجھ کر پڑھ لیا کرے، اور اللہ تعالیٰ کو ان اوصاف کے ساتھ متصف جانے اور مانے ان شاء اللہ اس کو بھی اسماء حسنیٰ کے فوائد و برکات حاصل ہوں گے۔ (محمد امین پالن پوری)

اسماء حسنیٰ کے معانی اور خواص

ترمذی شریف کی روایت میں جو اسماء حسنیٰ اور صفاتِ خداوندی مذکور ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے جن ناموں کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جس نے ان مبارک ناموں کو یاد کیا وہ جنت میں پہنچ گیا، ان میں سے ہر ایک کے معنی اور خواص الگ الگ لکھتا ہوں، تا کہ آپ ان ناموں کے فوائد و برکات جان کر ان کا خوب ورد کریں اور جنت میں پہنچ جائیں۔
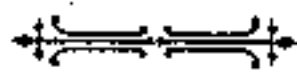
ترمذی شریف میں ننانوے (۹۹) نام ہیں لیکن مشکوٰۃ شریف کے بعض نسخوں میں اَلْوَاحِدُ، اور بعض نسخوں میں اَلْاَحَدُ ہے اس لئے میں نے اَلْاَحَدُ کے معنی اور اس کے خواص بھی لکھ دیئے ہیں تا کہ پورے سو (۱۰۰) نام ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ناموں کے فوائد و برکات سے نوازے! آمین یارب العالمین!
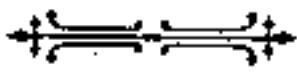
نوٹ: اسماء حسنیٰ کے فوائد و برکات سے وہی حضرات پورے طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں جو ان اسماء کے معانی جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو ان اوصاف کے ساتھ متصف جانتے اور مانتے ہیں، اور ذات و صفات میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، اسی لئے تمام اسماء حسنیٰ کے معانی لکھے گئے ہیں تا کہ آپ ان اسماء حسنیٰ کے معانی جان کر اللہ تعالیٰ کو ان اوصاف کے ساتھ متصف مانیں اور اپنا ایمان مضبوط کریں۔ اور شرک جلی و خفی سے اپنے ایمان کو پاک رکھیں۔

① اَللّٰہُ کے معنی اور اس کے خواص

اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... یہ ذاتی نام ہے، معبود برحق، خدا تعالیٰ، معبود حقیقی

خواص دس ہیں:

❶ روزانہ ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھنے سے کمال یقین نصیب ہوتا ہے۔

❷ جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے پاک وصاف ہوکر خلوت میں پڑھنے سے مقصود آسان ہو جاتا ہے خواہ کیسا ہی مشکل ہو۔

❸ جس مریض کے علاج سے اطباء عاجز آ گئے ہوں اس پر پڑھا جائے تو اچھا ہو جاتا ہے بشرطیکہ موت کا وقت نہ آ گیا ہو۔

❹ ہر نماز کے بعد سو (۱۰۰) بار پڑھنے والا صاحبِ باطن وصاحبِ کشف ہو جاتا ہے۔

❺ چھیاسٹھ (۶۶) بار لکھ کر دھو کر مریض کو پلانے سے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرماتا ہے، خواہ آسیب کا اثر کیوں نہ ہو۔

❻ آسیب زدہ کے لئے کسی برتن پر ﴿اَللّٰہُ﴾ اس برتن کی گنجائش کے بقدر لکھ کر اس کا پانی آسیب زدہ پر چھڑکیں تو اس پر مسلط شیطان جل جاتا ہے۔

❼ جو شخص ﴿اَللّٰہُ﴾ کا محبت الٰہی کی وجہ سے ذکر کرے گا اور شک نہیں کرے گا وہ صدیقین میں سے ہوگا۔

❽ جو ہر نماز کے بعد سات (۷) بار: ﴿ھُوَ اللّٰہُ الرَّحِیْمُ﴾ پڑھتا رہے گا اس کا ایمان سلب نہیں ہوگا اور وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

❾ جو شخص ایک ہزار (۱۰۰۰) بار ﴿یَا اَللّٰہُ یَا ھُوَ﴾ پڑھے گا اس کے دل میں ایمان اور معرفت کو مضبوط کر دیا جائے گا۔

❿ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز پڑھ کر قبلہ رخ بیٹھ کر مغرب تک ﴿یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ﴾ پڑھتا رہے گا، پھر اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائیں گے۔

② اَلرَّحْمٰنُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بڑا مہربان، زبردست رحمت والا ــــــ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا وصف خاص ہے، غیر اللہ کے لئے یہ وصف جائز نہیں

خواص چھ ہیں:

❶ ہر نماز کے بعد سو (۱۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھنے سے قلب کی غفلت اور نسیان دور ہو جاتا ہے۔ اور دنیا کے معاملات میں مدد کی جاتی ہے۔

❷ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے والا ہر امر مکروہ سے محفوظ رہتا ہے۔

❸ اسے لکھ کر اور دھو کر پلانے سے گرم بخار سے شفا نصیب ہوتی ہے۔

❹ جوکوئی اس اسم کو صبح کی نماز کے بعد دوسو اٹھانوے (۲۹۸) بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر بہت رحم فرمائے گا۔

❺ جوکوئی اکتالیس (۴۱) دن تک روزانہ اکتالیس (۴۱) بار ﴿یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَیَا رَحِیْمَھُمَا﴾ پڑھے گا اس کی ضروری حاجت پوری ہو جائے گی۔

❻ جوکسی جابر حاکم کے پاس جاتے وقت ﴿یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ﴾ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ظالم کے شر سے بچا لیتے ہیں۔اور خیر عطا فرماتے ہیں۔

③ اَلرَّحِیْمُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلرَّحِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ......نہایت رحم والا

خواص دس ہیں:

❶ جو ہر روز سو (۱۰۰) بار پڑھنے کا معمول بنائے اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت نصیب ہوتی ہے اور لوگوں کے قلوب اس کے لئے نرم ہو جاتے ہیں۔

❷ جو اس کا کثرت سے ورد کرتا ہے وہ مستجاب الدعوات بن جاتا ہے اور زمانے کے مصائب سے محفوظ رہتا ہے۔

❸ جوکسی جابر حکمراں کے پاس جاتے وقت ﴿یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ﴾ پڑھتا جائے اللہ تعالیٰ اسے ظالم کے شر سے بچا لیتے ہیں۔اور خیر عطا فرماتے ہیں۔

❹ جوکوئی ہر روز یہ اسم پانچ سو (۵۰۰) بار پڑھے گا دولت پائے گا، اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس پر مہربان و شفیق ہوگی۔

❺ جو اس اسم کو صبح کی نماز کے بعد (۱۰۰) بار پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق مہربانی اور شفقت کرے گی۔

❻ جو اسے صبح کی نماز کے بعد پانچ سو پچپن (۵۵۵) بار پڑھتا رہے وہ ہر حاجت سے غنی رہے گا۔

❼ جو ﴿یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ رَحِیْمَھَا﴾ اکتالیس (۴۱) روز تک پڑھے اس کی حاجت پوری ہوگی۔

❽ جو شخص اسے روزانہ سو (۱۰۰) بار پڑھے اس کے دل میں رقت اور شفقت پیدا ہو جاتی ہے یعنی یہ دل کی قساوت (سختی) کا علاج ہے۔

❾ جس کسی کو کسی ناگوار کام کا اندیشہ ہو وہ ﴿اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾ کو کثرت سے پڑھے، ان شاء اللہ محفوظ رہے گا۔

❿ اگر اسے لکھ کر پانی سے دھو کر پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈالا جائے تو پھل میں برکت ہوتی ہے۔

④ اَلْمَلِکُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمَلِکُ جَلَّ جَلَالُہٗ......سارے جہان کا بادشاہ

خواص سات ہیں:

❶ جو شخص اس اسم کو زوال کے وقت ایک سو بیس (۱۲۰) بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو صفائی قلب اور غنا عطا فرماتا ہے خواہ غنا ظاہری ہو خواہ باطنی۔

۲ جو شخص اس اسم کو پڑھتا ہے اس کا نفس اس کی اطاعت کرتا ہے اور اسے عزت وحرمت حاصل ہوتی ہے۔
۳ جو سورج نکلنے کے وقت تین ہزار (۳۰۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے گا، وہ جو مراد مانگے گا حاصل ہو جائے گی۔
۴ مال و ملک والا آدمی (حکمراں یا بڑا عہدیدار) اگر یہ اسم ﴿اَلْقُدُّوْسُ﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھے گا تو اس کا مال و ملک قائم رہے گا۔
۵ جو اس اسم کو فجر کے بعد ایک سو بیس (۱۲۰) بار پڑھنے کا معمول بنائے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی عنایات کے ذریعہ غنی فرما دیتا ہے۔
۶ اگر حکمراں اسے پڑھنے کا معمول بنائیں تو بڑے بڑے فراعنہ (سرکش و متکبر لوگ) ان کے مطیع و فرمانبردار بن جائیں۔
۷ جو کوئی روزانہ صبح کی نماز کے بعد ﴿یَا مَلِكُ﴾ کثرت سے پڑھا کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے غنی فرما دے گا۔

⑤ اَلْقُدُّوْسُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْقُدُّوْسُ جَلَّ جَلَالُهٗ...... نہایت پاک

خواص نو ہیں:

۱ جو کوئی ہزار (۱۰۰۰) بار اس اسم کو پڑھے گا سب سے بے پروا ہوگا (یہاں تک کہ ناجائز شہوات سے بھی)
۲ جو شخص دشمن سے بچنے کے لئے بھاگتے وقت اس کو کثرت سے پڑھے گا وہ محفوظ رہے گا۔
۳ جو سفر میں اس کی مداومت کرے گا کبھی نہیں تھکے گا۔
۴ جو اس کو تین سو انیس (۳۱۹) بار شیرینی پر پڑھ کر دشمن کو کھلائے تو دشمن مہربان ہو جائے۔
۵ جو زوال کے بعد ایک سو ستر (۱۷۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے اس کا دل منور ہوگا اور روحانی امراض سے پاک ہو جائے گا۔
۶ جو کوئی چالیس (۴۰) دن تک خلوت میں ایک ہزار (۱۰۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے اس کا مقصد حاصل ہوگا، اور دنیا میں اس کی قوتِ تاثیر ظاہر ہو جائے گی۔
۷ اگر کوئی اس کو رات کے آخری حصہ میں ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھے تو بیماری اور بلا اس کے جسم سے دور ہو جاتی ہے۔
۸ نماز جمعہ کے بعد ایک سو پچاس (۱۵۰) بار ﴿سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ﴾ کہہ کر پھر اس کو ایک روٹی پر لکھ کر جو شخص کھائے وہ تمام آفات سے محفوظ رہے اور اسے عبادت کی توفیق حاصل ہو۔
۹ جو جمعہ کی نماز کے بعد ﴿سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ﴾ روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھاتا رہے فرشتہ صفت ہو جائے۔

⑥ اَلسَّلَامُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلسَّلَامُ جَلَّ جَلَالُهٗ...... سب عیوب و آفات سے سالم، سب نقائص اور کمزوریوں سے پاک، سلامت و بے عیب ذات

خواص دس ہیں:

۱ جو ہمیشہ صبح کی نماز کے بعد ہزار (۱۰۰۰) بار اس اسم کو پڑھے گا، اس کا علم زیادہ ہوگا

۲ اگر کوئی اس اسم کو ایک سو اکتیس (۱۳۱) بار یا ایک سو اکسٹھ (۱۶۱) بار پڑھ کر بیمار پر دم کرے تو بیمار صحت پائے۔

۳ جو اس اسم کو کثرت سے پڑھے یا لکھ کر پاس رکھے وہ دشمن سے بے خوف رہے گا۔

۴ بیمار یا خائف اگر ایک سو گیارہ (۱۱۱) بار پڑھ کر دم کرے تو بیماری اور خوف سے محفوظ رہے گا۔

۵ یہ اسم مبارک چھ سو نوے (۶۹۰) بار شیرینی پر پڑھ کر دشمن کو کھلائے تو دشمن مہربان ہو جائے۔

۶ اگر کوئی ایک سو اکیس (۱۲۱) بار یہ اسم اور ﴿سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾ کسی مریض پر پڑھے تو مریض شفا پائے گا۔ یا کم از کم مرض میں تخفیف ہو جائے گی۔

۷ اگر کوئی شخص مریض کے پاس اس کے سرہانے بیٹھ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ اسم ایک سو چھتیس (۱۳۶) بار اتنی بلند آواز سے پڑھے کہ مریض سن لے تو ان شاء اللہ اس کو شفا ہوگی۔

۸ ہر فرض نماز کے بعد پندرہ (۱۵) مرتبہ ﴿اَللّٰهُمَّ يَا سَلَامُ سَلِّمْ﴾ پڑھنا ہر طرح کی سلامتی کے لئے مفید ہے۔

۹ جو کوئی کثرت سے اس اسم کو پڑھتا رہے گا ان شاء اللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

۱۰ جو کوئی ایک سو پندرہ (۱۱۵) مرتبہ یہ اسم پڑھ کر بیمار پر دم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو صحت و شفا عطا فرمائے گا۔

۷ اَلْمُؤْمِنُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُؤْمِنُ جَلَّ جَلَالُهٗ...... امن و امان دینے والا

خواص نو ہیں:

۱ جو کثرت سے اس کا ورد کرے اس کا ایمان قائم رہے اور مخلوق اس کی مطیع و معتقد ہو جائے۔

۲ جو کوئی روزانہ تین (۳) بار یہ اسم مبارک پڑھنے کا معمول رکھے اس کو کوئی خوف نہیں ہوگا۔

۳ جو کوئی ایک سو چھتیس (۱۳۶) بار یہ اسم مبارک پڑھا کرے ظالموں کے ظلم اور جملہ آفات سے محفوظ رہے گا۔

۴ خوف زدہ آدمی اگر فرضوں کے بعد چھتیس (۳۶) بار اس اسم کا ورد رکھے تو اس کی جان و مال محفوظ رہیں گے۔

۵ جس پر رعب اور خوف طاری ہو وہ ﴿يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ﴾ کا ورد رکھے، خصوصاً مسافر اگر اس کا ورد رکھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امن و سلامتی نصیب ہو۔

۶ جو شخص کسی خوف کے وقت چھ سو تیس (۶۳۰) بار اس اسم کو پڑھے گا ان شاء اللہ العزیز ہر طرح کے خوف اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔

۷ جو اس اسم کو ایک سو پندرہ (۱۱۵) بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے گا ان شاء اللہ ہر طرح کے خوف اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔

۸ جو کوئی کسی خوف کے وقت دو سو تیس (۲۳۰) بار اس اسم کو پڑھے گا ان شاء اللہ ہر طرح کے خوف اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔

۹ جو شخص اس اسم کو پڑھے یا لکھ کر پاس رکھے اس کا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔

⑧ اَلْمُھَیْمِنُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُھَیْمِنُ جَلَّ جَلَالُہٗ......سب کی نگہبانی کرنے والا

خواص تین ہیں:

❶ جو کوئی غسل کرے پھر خلوت میں توجہ کے ساتھ نماز پڑھے اور سو (۱۰۰) بار یہ اسم پڑھے، اس کے دل میں نور پیدا ہوگا اور اس کی مراد پوری ہو جائے گی اور عالی ہمت ہو جائے گا۔

❷ جو کوئی اسے انتیس (۲۹) بار پڑھے گا اس کو کوئی غم نہ ہوگا۔

❸ جو یہ اسم ہمیشہ پڑھتا رہے گا تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

⑨ اَلْعَزِیْزُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْعَزِیْزُ جَلَّ جَلَالُہٗ......ایسا غالب وطاقت ور جو کسی سے مغلوب نہ ہو

خواص دس ہیں:

❶ جو شخص چالیس (۴۰) دن تک چالیس (۴۰) مرتبہ اسم کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو معزز و مستغنی بنا دیں گے۔

❷ جو شخص نماز فجر کے بعد اکتالیس (۴۱) مرتبہ پڑھتا رہے وہ ان شاء اللہ کسی کا محتاج نہ ہو اور ذلت کے بعد عزت پائے۔

❸ اگر لوگ رات کے آخری حصے میں جمع ہو کر دو دو ہزار بار یہ اسم مبارک پڑھیں تو رحمت کی بارش ہوگی۔

❹ جو ﴿یَا عَزِیْزُ مِنْ کُلِّ عَزِیْزٍ بِحَقِّ عَزِیْزٍ﴾ پڑھے تو تمام مخلوق میں عزیز ہو۔

❺ جو اس اسم کو چورانوے (۹۴) دن تک چورانوے (۹۴) مرتبہ پڑھ لیا کرے وہ معزز و کامران رہے۔

❻ جو اس کو چار سو گیارہ (۴۱۱) دن تک دو سو (۲۰۰) بار اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ پڑھے گا اس کے سب کام درست ہو جائیں گے۔

❼ جو اکتالیس (۴۱) بار صبح کو روز حاکم کے پاس جانے کے وقت ﴿یَا عَزِیْزُ﴾ پڑھ لیا کرے حاکم مہربان رہے۔

❽ جو عشاء کے بعد دو سو (۲۰۰) بار ﴿یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ مِنْ کُلِّ عَزِیْزٍ اَدْعُوْ بِلُطْفِكَ یَا عَزِیْزُ﴾ پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہو جائے۔

❾ جو متواتر سات (۷) دن تک ایک ہزار بار یہ اسم مبارک پڑھے اس کا دشمن ہلاک ہو جائے۔

❿ جو کسی (دشمن کے) لشکر کی طرف ہاتھ کا اشارہ کر کے ستر (۷۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے وہ لشکر اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست کھا جائے۔

⑩ اَلْجَبَّارُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْجَبَّارُ جَلَّ جَلَالُہٗ......بگڑے ہوئے کاموں اور حالات کو درست کرنے والا

خواص چار ہیں:

❶ جو شخص روزانہ صبح و شام دو سو چھبیس (۲۲۶) مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا ان شاء اللہ ظالموں کے ظلم و قہر سے محفوظ رہے گا۔

۲ اگر کوئی بادشاہ اس کو پڑھا کرے تو دوسرا بادشاہ اس پر غالب نہ ہوگا۔

۳ جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے وہ مخلوق کی غیبت اور بدگوئی سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ہر ظالم و جابر سے حفاظت فرماتا ہے۔

۴ اس اسم کے ساتھ ﴿ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ﴾ ملا کر پڑھنا بھی حفاظت کے لئے بہت مفید ہے۔

⑪ اَلْمُتَکَبِّرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُتَکَبِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بڑی عظمت والا

خواص سات ہیں:

۱ جو بغیر تھکے اسے کثرت سے پڑھتا رہے اسے بلند قدر و منزلت نصیب ہوتی ہے اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۲ کسی کو بے حیائی سے روکنے کے لئے اس کا دس (۱۰) بار اس پر پڑھنا بہت مفید ہے۔

۳ جو کوئی ہم بستری سے پہلے دس (۱۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے اللہ جل شانہ اسے پرہیزگار اور نیک فرزند عطا فرمائے گا۔

۴ جو اسے ہر کام کے آغاز میں کثرت سے پڑھے گا اس کے کام میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی۔

۵ جو اس کو اکیس (۲۱) بار پڑھے گا ان شاء اللہ خواب میں نہیں ڈرے گا۔

۶ جو اس کو چھ سو باسٹھ (۶۶۲) دن تک چھ سو باسٹھ (۶۶۲) مرتبہ روزانہ پڑھے گا، صاحب صولت و سیاست ہوگا۔

۷ جو دشمن سے ڈرتا ہو اس اسم کی مداومت کرے، دشمن بدگوئی سے باز آجائے گا۔

⑫ اَلْخَالِقُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْخَالِقُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... پیدا کرنے والا

خواص چھ ہیں:

۱ جو شخص آدھی رات کے بعد ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ اس اسم مبارک کا ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل اور چہرے کو منور فرما دے گا۔

۲ جس کا مال یا بیٹا گم ہو گیا ہو اگر وہ پانچ ہزار (۵۰۰۰) بار اس کا ورد کرے تو گمشدہ واپس آجائے گا۔

۳ جو سات (۷) روز تک متواتر اس کو سو (۱۰۰) بار پڑھے تمام آفات سے سالم رہے۔

۴ جو اسے ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھا کرے اسے اولاد نرینہ نصیب ہو۔

۵ اگر کوئی شخص ہمیشہ ﴿اَلْخَالِقُ﴾ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کر دیتے ہیں جو اس کی طرف سے عبادت کرتا ہے اور اس کا چہرہ منور رہتا ہے۔

۶ جو کوئی لڑائی میں تین سو (۳۰۰) بار اس کو پڑھے گا اس کا دشمن مغلوب ہوگا۔

⑬ اَلْبَارِئُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْبَارِئُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... جان ڈالنے والا

خواص سات ہیں:

❶ اگر طبیب اس اسم کو پابندی سے ہمیشہ پڑھے تو اس کے ہاتھ میں شفا ہوگی۔

❷ جو کوئی ہفتہ کے دن اس کو سو (۱۰۰) بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت الفردوس کی طرف لے جائے گا۔

❸ جو کوئی اس اسم کو دو سو چوالیس (۲۴۴) بار پڑھے اس کی جو بھی مراد ہوگی وہ پوری ہوگی۔

❹ جو کوئی اس اسم کی مداومت کرے گا۔ حق تعالیٰ اس کے لئے ایک مونس پیدا کرے گا۔

❺ اگر بانجھ عورت سات (۷) روز روزے رکھے اور پانی سے افطار کرنے کے بعد اکیس (۲۱) مرتبہ ﴿اَلْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ پڑھے تو ان شاء اللہ اولاد نرینہ نصیب ہو۔

❻ اس کا بکثرت ذکر کرنے سے صنائع عجیبہ کا ایجاد آسان ہو جاتا ہے۔

❼ جو شخص سات (۷) دن تک روزانہ اس کو سو (۱۰۰) بار پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے امراض سے شفا اور آفات سے سلامتی عطا فرمائے گا۔

⑭ اَلْمُصَوِّرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُصَوِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... صورت بنانے والا

خواص چھ ہیں:

❶ اگر کوئی شخص سات (۷) دن تک روزہ رکھے اور غروب آفتاب کے بعد افطار سے پہلے اکیس (۲۱) بار یہ اسم مبارک پڑھ کر دم کرے اور پانی بانجھ عورت کو پلائے تو ان شاء اللہ اس کا بانجھ پن دور ہو جائے گا۔

❷ جو اپنے بستر پر آکر سات (۷) بار یہ اسم پڑھے، پھر ہمبستری کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک اولاد عطا فرمائے گا۔

❸ اس کا بکثرت ذکر کرنے سے صنائع عجیبہ کا ایجاد آسان ہو جاتا ہے۔

❹ جو اس کا بکثرت ورد کرے اس کے لئے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں۔

❺ جو کوئی وضو کرنے کے بعد شہادت کی انگلی سے اس کو اپنی پیشانی پر لکھے تو جس سے ملاقات کرے وہ اس کا دوست ہو جائے۔

❻ جو اسے پانی پر پڑھ کر دم کرے اور پی لے تو اعلیٰ مرتبہ پائے۔

⑮ اَلْغَفَّارُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْغَفَّارُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بہت معاف کرنے والا

خواص پانچ ہیں:

❶ جو کوئی ﴿یَا غَفَّارُ﴾ کی مداومت کرے گا اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے اور اس کے نفس کی بری خواہشات دور

ہوں گی۔

❷ جو «یَا غَفَّارُ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ» جمعہ کی نماز کے بعد سو (۱۰۰) بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور آخرت میں لطف و مغفرت کا امیدوار بنائے گا۔

❸ جو شخص نماز عصر کے بعد روزانہ «یَا غَفَّارُ اِغْفِرْلِیْ» پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو انشاء اللہ بخشے ہوئے لوگوں کے زمرہ میں داخل کرے گا۔

❹ جو اس اسم کو جمعہ کے بعد سو (۱۰۰) بار پڑھے گا تو مغفرت کے آثار پیدا ہوں گے، تنگی دفع ہوگی اور بے گمان رزق ملے گا۔

❺ غصہ کرنے والوں پر یہ اسم پڑھا جائے تو ان کا غصہ زائل ہو جاتا ہے۔

⑯ اَلْقَهَّارُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْقَهَّارُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... سب کو قابو میں رکھنے والا، وہ ذات جو سب پر غالب ہو اور اس کے غلبہ کو کوئی طاقت نہ روک سکے

خواص نو ہیں:

❶ جس شخص کی کوئی حاجت ہو وہ اپنے گھر یا مسجد میں سر ننگا کر کے ہاتھ اٹھا کر سو (۱۰۰) بار «یَا قَهَّارُ» کہے ان شاء اللہ اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔

❷ جو اشراق کی نماز کے بعد سجدہ کر کے سات (۷) بار «یَا قَهَّارُ» پڑھے گا اللہ تعالیٰ ...نی فرما دے گا۔

❸ جس شخص کو دشمنوں سے خطرہ ہو وہ سورج نکلتے وقت اور رات کے آخری حصہ میں دشمنوں کی ہلاکت کے لئے سو (۱۰۰) بار یہ پڑھے: «یَا جَبَّارُ یَا قَهَّارُ یَا ذَالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ» پھر کہے: «خُذْ حَقِّیْ مِمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَعَدَا عَلَیَّ»

❹ بکثرت اس کا ذکر کرنے سے دنیا کی محبت اور ماسویٰ اللہ کی عظمت دل سے جاتی رہے، اور دشمنوں پر غلبہ ہو۔

❺ اگر چینی کے برتن پر لکھ کر ایسے شخص کو پلایا جائے جو وجہ سحر کے عورت پر قادر نہ ہو، سحر دفع ہو۔

❻ جو شخص دنیا کی محبت میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس اسم کو پڑھے۔ ان شاء اللہ دنیا کی محبت جاتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے گی اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

❼ جو کوئی کسی ظالم سے ڈرتا ہو وہ اس اسم کو فرض نماز کے بعد تین سو چھ (۳۰۶) بار پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اسے امن و امان میں رکھے گا، اور دشمن پر غالب ہوگا، حاکم مہربان ہوگا اور خوف دل سے جاتا رہے گا۔

❽ جو کسی مشکل کے واسطے اس کو سو (۱۰۰) بار پڑھے مشکل حل ہو۔

❾ دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے فرض و سنت کے درمیان سو (۱۰۰) بار اس اسم کا پڑھنا بہت مفید ہے۔

⑰ اَلْوَهَّابُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْوَهَّابُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بڑا فیاض، بہت دینے والا

خواص بارہ ہیں:

❶ جو سات (۷) بار اس کو روز پڑھے گا، مستجاب الدعوات ہوگا۔

❷ جو اس اسم کو عشاء کی نماز کے بعد چودہ سو چودہ (۱۴۱۴) بار پڑھے گا اسے رزق کی فراخی نصیب ہوگی۔

❸ جو کوئی فقر و فاقہ سے پریشان ہو وہ اس اسم کی مداومت کرے اللہ تعالیٰ اسے ایسی راحت عطا فرمائے گا کہ حیران رہ جائے گا۔

❹ جو چاشت کی نماز کے بعد سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدے میں سات (۷) بار ﴿اَلْوَهَّابُ﴾ پڑھے گا، مخلوق سے بے پروا ہو جائے گا۔

❺ جو کوئی رزق کی فراخی چاہتا ہو، چاشت کے وقت چار رکعت نماز پڑھے، پھر سلام کے بعد سجدے میں جا کر ﴿اَلْوَهَّابُ﴾ ایک سو چار (۱۰۴) بار اور اگر فرصت نہ ہو تو پچاس (۵۰) بار پڑھے مالدار ہو جائے گا۔

❻ کوئی بھی حاجت پیش آئے تو آدھی رات کے وقت گھر یا مسجد کے صحن میں تین (۳) بار سجدہ کر کے ہاتھ اٹھا کر سو (۱۰۰) بار اس کو پڑھے ـــــ یہ عمل تین (۳) یا سات (۷) رات کرے۔ ان شاء اللہ العزیز حاجت پوری ہو جائے گی۔

❼ جو اسے عشاء کے بعد ساڑھے گیارہ سو (۱۱۵۰) بار پڑھے مقروض نہ رہے گا۔

❽ جو شخص فقر و فاقہ میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس اسم کو پڑھا کرے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے یا چاشت کی نماز کے آخری سجدہ میں چالیس (۴۰) بار پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے فقر و فاقہ سے ان شاء اللہ حیرت انگیز طریق پر نجات دے دیں گے۔

❾ حفاظتِ ایمان کے لئے ہر نماز کے بعد سات (۷) بار یہ آیت پڑھنا مجرب ہے: ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (آل عمران: ۸)

❿ برکت کے لئے اس اسم کو ﴿اَلْكَرِيْمُ ذُوالطَّوْلِ﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھنا مفید ہے۔

⓫ ہر چیز میں برکت کے لئے اس اسم کو ﴿اَلْكَافِيْ﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھنا مفید ہے۔

⓬ جب کوئی مشکل پیش آئے کسی میدان میں جا کر دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر سو (۱۰۰) بار ﴿يَا وَهَّابُ﴾ پڑھے، ان شاء اللہ مشکل آسان ہو جائے گی۔

⑱ اَلرَّزَّاقُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلرَّزَّاقُ جَلَّ جَلَالُہٗ ...... خوب روزی پہنچانے والا

خواص نو ہیں:

❶ جو اس اسم کو نہار منہ بیس (۲۰) مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا وے اللہ تعالیٰ ایسا ذہن عطا فرماتا ہے جو باریکیوں اور مشکلات کو سمجھ لیتا ہے۔

❷ جو شخص اپنے مکان کے چاروں کونوں میں نمازِ صبح سے پہلے دس دس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رزق کے دروازے ان شاء اللہ کھول دیں گے، بیماری اور مفلسی اس کے گھر میں ہرگز نہ آئے گی ـــــ پڑھنے کا آغاز داہنے کونہ سے کرے اور منہ قبلہ کی طرف رکھے۔

❸ جو فجر کے فرض و سنت کے درمیان اکتالیس (۴۱) دن تک ساڑھے پانچ سو (۵۵۰) مرتبہ یہ اسم روز پڑھے گا، دولت مند ہوگا ـــــ اس میں فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا اور اسم مبارک کے اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھنا شرط ہے۔

۴ جو عشاء کی نماز کے بعد سر ننگا کرکے ﴿یَا رَزَّاقُ تَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ یَارَزَّاقُ﴾ گیارہ (۱۱) بار اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ اکتالیس (۴۱) روز پڑھا کرے گا اس کے لئے رزق کے دروازے کھلیں گے۔

۵ جو کوئی اس کو پانچ سو پینتالیس (۵۴۵) بار روز پڑھے گا، رزق اس کا کشادہ ہوگا اور کوئی دشواری اور درماندگی نہ آئے گی۔

۶ جو اسم کو روزانہ تنہائی میں ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھے گا، ان شاء اللہ خاص روحانی مقام پائے گا۔

۷ جو ہر نماز کے بعد اس کے پڑھنے کا معمول بنائے گا غیب سے روزی پائے گا۔

۸ جو شخص اس اسم کو سترہ (۱۷) بار اس شخص کے سامنے پڑھے جس سے کوئی حاجت ہو، ان شاء اللہ وہ حاجت پوری ہو جائے گی۔

۹ جو اس اسم کو سو (۱۰۰) بار قیدی کی رہائی کے لئے پڑھے گا اسے خلاصی ملے گی ـــــ اور اگر بیمار کی صحت یابی کے لئے پڑھے گا اسے شفا ملے گی، ان شاء اللہ (مجرب ہے)

۱۹ اَلْفَتَّاحُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْفَتَّاحُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... فتح بخش، رزق و رحمت کے دروازے کھولنے والا

خواص چار ہیں:

۱ جو کوئی اپنا ہاتھ سینے پر رکھ کر نماز فجر کے بعد اکہتر (۷۱) بار یہ اسم پڑھے گا اس کا دل پاک اور منور ہو جائے گا اور حق کے راستے کا حجاب اس سے ہٹا لیا جائے گا اور اسے ان شاء اللہ تمام امور میں آسانی اور رزق میں برکت عطا کی جائے گی۔

۲ اگر کند ذہن چینی کی رکابی پر اس کو لکھ کر زبان سے چاٹے، ذہین ہو جائے۔

۳ جو اسے سات (۷) بار پڑھے گا دل کی تاریکی جاتی رہے گی۔

۴ جو اس کا بکثرت ورد رکھے، اس کے دل کی کدورت دور ہو جائے گی اور فتوحات کے دروازے اس پر کھل جائیں گے۔

۲۰ اَلْعَلِیْمُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... وسیع علم والا، خوب جاننے والا

خواص سات ہیں:

۱ جو کثرت سے ﴿یَا عَلِیْمُ﴾ کا ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر ان شاء اللہ علم و معرفت کے دروازے کھول دے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے مانگے گا جلد ملے گا اور حافظہ قوی ہوگا۔

۲ جو کوئی اس اسم کو دل میں پڑھے، صاحب معرفت ہو جائے ـــــ اور اگر فرض نماز کے بعد ڈیڑھ سو (۱۵۰) بار پڑھا کرے، صاحب یقین ہو جائے۔

۳ جو کوئی نماز کے بعد سو (۱۰۰) بار ﴿یَا عَالِمَ الْغَیْبِ﴾ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو صاحب کشف بنا دے گا۔

۴ جو استخارہ کرنا چاہے شب جمعہ کو نماز کے بعد سو (۱۰۰) بار مسجد میں یہ اسم مبارک پڑھ کر سو رہے، مطلوبہ حال سے آگاہی پالے گا۔

۵ جو کوئی نامعلوم امر دریافت کرنا چاہے اوّل دو (۲) رکعت نماز پڑھے پھر درود شریف، پھر ﴿سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾ ستر (۷۰) بار پڑھ کر ﴿يَا عَلِيمُ عَلِّمْنِي يَا خَبِيرُ أَخْبِرْنِي يَا مُبِينُ بَيِّنْ لِي﴾ سوسو بار پڑھ کر اپنا مطلب تصور کر کے لیٹ جائے۔ اگر نیند نہ آئے تو اٹھ کر کسی مجمع میں چلا جائے وہاں لوگوں کی باتوں سے بطریق اشارہ مطلب معلوم کرے۔

۶ جو ہر نماز کے بعد ایک سو (۱۰۰) بار ﴿يَا عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ﴾ کو معمول بنائے گا ان شاء اللہ صاحب کشف ہو جائے گا۔

۷ اگر کوئی شخص ﴿يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ﴾ کو اس قدر پڑھے کہ اس پر حال طاری ہو جائے تو اس کی روح کو عالم بالا کی سیر نصیب ہوگی۔

(۲۱) اَلْقَابِضُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْقَابِضُ جَلَّ جَلَالُہٗ ...... روزی تنگ کرنے والا

خواص تین ہیں:

۱ جو اس اسم کو ہر روز تیس (۳۰) بار پڑھے ان شاء اللہ دشمن پر فتح پائے گا۔

۲ جو کوئی اسے چالیس (۴۰) دن تک ہر روز چار (۴) یا چالیس (۴۰) نوالوں پر لکھ کر کھالیا کرے گا۔ وہ بھوک اور قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ اسی طرح زخم اور درد وغیرہ کی تکلیف سے بھی محفوظ رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

۳ جو کوئی اس اسم کو آدھی رات کے وقت پڑھا کرے دشمن اس کا مقہور ہوگا۔

تَنْبِیْہ: بعض علماء کہتے ہیں کہ ﴿اَلْقَابِضُ﴾ کو ﴿اَلْبَاسِطُ﴾ کے ساتھ ﴿اَلْمُذِلُّ﴾ کو ﴿اَلْمُعِزُّ﴾ کے ساتھ، ﴿اَلْمُمِيْتُ﴾ کو ﴿اَلْمُحْيِي﴾ کے ساتھ، ﴿اَلْمُؤَخِّرُ﴾ کو ﴿اَلْمُقَدِّمُ﴾ کے ساتھ ﴿اَلْمَانِعُ﴾ کو ﴿اَلْمُعْطِي﴾ کے ساتھ، اور ﴿اَلضَّارُّ﴾ کو ﴿اَلنَّافِعُ﴾ کے ساتھ ملا کر ذکر کرنا زیادہ مناسب ہے، اور ان میں ہر پہلے اسم (مثلاً اَلْمُذِلُّ) کو دوسرے اسم (مثلاً اَلْمُعِزُّ) کے ساتھ ملائے بغیر پڑھنا مناسب نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۲۲) اَلْبَاسِطُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْبَاسِطُ جَلَّ جَلَالُہٗ ...... روزی کشادہ کرنے والا

خواص دس ہیں:

۱ جو اس اسم کو چاشت کی نماز کے بعد دس (۱۰) بار پڑھے گا، اسے ہر معاملے میں کشادگی نصیب ہوگی اور ان شاء اللہ کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔

۲ جو دس (۱۰) بار آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ اسم پڑھے اور پھر ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے تو اس کے لئے غنا کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

۳ جو اسے چالیس (۴۰) بار پڑھے گا، ان شاء اللہ مخلوق سے بے پرواہ ہوگا۔

۴ مشکلات سے نجات کے لئے ہر نماز کے بعد ایک سو چالیس (۱۴۰) بار ہر روز اس کا پڑھنا مفید ہے۔

۵ کشائش کے لئے بہتر (۷۲) دن تک روزانہ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) بار یہ اسم پڑھے۔

۶ جو کوئی تین رات میں سوا لاکھ (۱۲۵۰۰۰) بار ﴿یَا بَاسِطُ﴾ ختم کرے اور اوّل و آخر سو سو بار درود شریف پڑھے، اسے ان شاء اللہ غیب سے روزی ملے گی ـــــ تین راتوں کے بعد روزانہ سو (۱۰۰) بار پڑھ لیا کرے۔

۷ جو کوئی سحر کے وقت آنکھیں بند کر کے گیارہ (۱۱) مرتبہ یہ اسم پڑھے اور ہاتھ پر دم کر کے منہ پر پھیرے پھر آنکھیں کھول کر ہاتھوں کو دیکھے پھر بہتر (۷۲) بار پڑھ کر یہ دعا مانگے: "اَللّٰھُمَّ زِدْ ثُمَّ زِدْ وَلَا تَنْقُصْ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" ان شاء اللہ اس دن بھوکا نہ رہے گا۔

۸ جو بہتر (۷۲) بار روزانہ اس اسم کو پڑھا کرے اُسے حق تعالیٰ تمام آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔

۹ جو کوئی اس اسم کو رات کے آخری حصہ میں ہاتھ اٹھا کر دس (۱۰) بار کہے، ہمیشہ خوش دل رہے، کوئی غم و الم نہ ہو، اور ایسی جگہ سے نفع ہو جس کی امید نہ ہو۔

۱۰ جو اس اسم کو ہر روز پڑھا کرے اور لکھ کر اپنے پاس رکھے اس کو ان شاء اللہ غم نہیں پہنچے گا اور وہ غیب سے روزی پائے گا۔ کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

۲۳ اَلْخَافِضُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْخَافِضُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... پست کرنے والا

خواص چھ ہیں:

۱ جو اس اسم کو پانچ سو (۵۰۰) بار پڑھے گا ان شاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی اور اس کی پریشانی دور ہو جائے گی۔ دشمن کے صدمہ سے بچ جائے گا اور حفاظت الٰہی اس کے شامل حال رہے گی۔

۲ جو اسے ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھے گا، ان شاء اللہ تمام دشمنوں سے محفوظ ہو جائے گا۔

۳ اگر کوئی تین روزے رکھے پھر چوتھے دن ایک مجلس میں چند آدمی ستر ہزار (۷۰۰۰۰) بار اس کو پڑھیں تو دشمن پر فتح نصیب ہوگی۔ ان شاء اللہ ـــــ اسی مقصد کے لئے تین روزے رکھ کر ستر (۷۰) بار پڑھنا بھی مفید ہے۔

۴ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے، حاکم وقت اس سے رضا مند رہے۔

۵ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو ہر نماز کے بعد ایک ہزار چار سو اکیاسی (۱۴۸۱) بار اس کا پڑھنا بہت مفید ہے۔

۶ جو کوئی ظالم سے ڈرتا ہو اس اسم کو ستر (۷۰) بار پڑھا کرے اس کے ظلم سے بچا رہے گا۔

۲۴ اَلرَّافِعُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلرَّافِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بلند کرنے والا

خواص چھ ہیں:

۱ جو کوئی پیر کے دن یا جمعہ کی رات مغرب یا عشاء کے بعد چار سو چالیس (۴۴۰) مرتبہ اس اسم کا ورد کرے گا اسے مخلوق

کے درمیان ایک رعب نصیب ہوگا۔

❷ جوکوئی اسے آدھی رات یا دوپہر کو سو (۱۰۰) بار پڑھے گا تو حق تعالیٰ جل شانہ اس کو برگزیدہ کرے گا اور وہ توانگر اور بے نیاز ہوگا۔

❸ جوکوئی اس اسم کو ہر روز بیس (۲۰) بار پڑھے گا، ان شاء اللہ مراد پائے گا۔

❹ جوکوئی ہر مہینہ کی چودھویں رات کو آدھی رات میں سو (۱۰۰) مرتبہ ﴿اَلرَّافِعُ﴾ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے ان شاء اللہ مخلوق سے بے نیاز اور توانگر بنادے گا۔

❺ جوکوئی اسے تین سو اکیاون (۳۵۱) بار پڑھے گا مخلوق کے درمیان عزیز ہوگا۔

❻ جو اسے ستر (۷۰) بار پڑھے گا ظالموں سے امن میں رہے گا اور ان شاء اللہ سرکشوں سے محفوظ رہے گا۔

㉕ اَلْمُعِزُّ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُعِزُّ جَلَّ جَلَالُہٗ ...... عزت دینے والا

خواص تین ہیں:

❶ جو شخص پیر یا جمعہ کی رات میں مغرب کے بعد چالیس (۴۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے گا، ان شاء اللہ خدا تعالیٰ اس کی ہیبت مخلوق کے دل میں ڈال دے گا۔

❷ جو شخص نماز عشاء کے بعد پیر یا جمعہ کی رات میں ایک سو چالیس (۱۴۰) بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی ہیبت وحرمت مخلوق کے دل میں ڈال دے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا اور اسی کی پناہ میں رہے گا۔

❸ جو ایک سو چالیس (۱۴۰) دن تک اکتالیس (۴۱) بار ہر روز بلاناغہ اس کو پڑھے گا دنیا و آخرت میں عزت پائے گا ــــــ پڑھنے کا آغاز پیر یا جمعہ کی شب سے کرے۔

㉖ اَلْمُذِلُّ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُذِلُّ جَلَّ جَلَالُہٗ ...... ذلت دینے والا

خواص چار ہیں:

❶ جو اس اسم کو پچھتر (۷۵) بار پڑھ کر سجدے میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

❷ جوکوئی کسی ظالم یا حاسد سے ڈرتا ہو تو پچھتر (۷۵) بار یا اکیس (۲۱) بار ﴿یَا مُذِلُّ﴾ ــــــ یا ﴿اَلْمُذِلُّ﴾ پڑھ کر سجدہ کرے اور کہے "یا الٰہی! فلانے ظالم کے شر سے مجھے محفوظ رکھ" حق تعالیٰ اس کو امان دے گا اور اپنی حفاظت میں رکھے گا۔

❸ جو سات سو ستر (۷۷۰) بار روزانہ کوئی وقت مقرر کر کے ﴿یَا مُذِلُّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِكَ﴾ پڑھا کرے تو وہ دشمن دفع ہوگا۔

❹ جس کا کوئی حق کسی کے ذمہ ہو اور وہ ادا کرنے سے ٹال مٹول کر رہا ہو تو اس اسم کو بکثرت پڑھنے سے وہ اس کا حق ان شاء اللہ ادا کر دے گا۔

(۲۷) اَلسَّمِيْعُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلسَّمِيْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ......خوب سننے والا

خواص چار ہیں:

۱ جو کوئی اس اسم کو جمعرات کے دن چاشت کی نماز کے بعد پانچ سو (۵۰۰) بار پڑھے گا، ان شاء اللہ مستجاب الدعوات بن جائے گا۔

۲ جو اسے کثرت سے پڑھے کم سننے کے مرض سے ان شاء اللہ شفا پائے گا۔

۳ اگر کوئی جمعرات کے دن چاشت کی نماز کے بعد پانچ سو (۵۰۰) بار ﴿اَلسَّمِيْعُ﴾ پڑھے گا ـــــ اور ایک قول کے مطابق ہر روز سو (۱۰۰) بار پڑھے گا ـــــ اور پڑھتے وقت بات چیت نہیں کرے گا اور پڑھ کر دعا مانگے گا تو جو مانگے گا ان شاء اللہ پائے گا۔

۴ جو شخص جمعرات کے دن فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اس کو سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو نظر خاص سے نوازے گا۔

(۲۸) اَلْبَصِيْرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْبَصِيْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ......خوب دیکھنے والا

خواص پانچ ہیں:

۱ جو کوئی نماز جمعہ سے پہلے یا بعد میں سو (۱۰۰) مرتبہ ﴿يَا بَصِيْرُ﴾ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی نگاہ میں ان شاء اللہ روشنی اور دل میں نور پیدا فرما دے گا اور اسے صالح اقوال و اعمال کی توفیق عطا فرمائے گا۔

۲ جو کوئی جمعہ کے دن فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان سو (۱۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے گا اسے اللہ تعالیٰ خصوصی نظرِ عنایت عطا فرمائے گا۔

۳ جو اس کا بکثرت ورد کرے گا آنکھوں کے امراض سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا ـــــ اس کے لئے یہ دعا بھی مفید ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ﴾

۴ کوئی اس اسم کو ہر روز عصر کے وقت سات (۷) بار پڑھ لیا کرے گا ناگہانی موت سے امن میں رہے گا۔

۵ جو اس اسم کو جمعہ کے خطبہ سے پہلے سو (۱۰۰) بار پڑھ لیا کرے گا ان شاء اللہ منظور نظرِ الٰہی ہوگا۔

(۲۹) اَلْحَكَمُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْحَكَمُ جَلَّ جَلَالُہٗ......حاکم مطلق

خواص چار ہیں:

۱ جو کوئی اخیر شب میں ننانوے (۹۹) مرتبہ باوضو یہ اسم پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ان شاء اللہ محل اسرار و انوار بنا

دے گا۔

۲ جو کوئی جمعہ کی رات یہ اسم اس قدر پڑھے گا کہ بے حال و بے خود ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو ان شاء اللہ کشف والہام سے نوازے گا۔

۳ جو کوئی شب جمعہ میں آدھی رات کو یہ اسم پڑھے گا حق تعالیٰ اس کا باطن پاک صاف کر دے گا۔

۴ جو پانچوں وقت ہر نماز کے بعد اسّی (۸۰) بار ﴿اَلْحَکَمُ﴾ پڑھ لیا کرے گا کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

۳۰ اَلْعَدْلُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْعَدْلُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... خوب انصاف کرنے والا

خواص تین ہیں:

۱ جو اس اسم کو پڑھے اور روٹی کے بیس (۲۰) لقموں پر شب جمعہ کو لکھ کر کھالے تو اس کے لئے دلوں کو مسخر کر دیا جاتا ہے۔

۲ جو کوئی اس اسم کو ہر نماز کے بعد پڑھے غیب سے روزی پائے اور اسے نیک عمل کی توفیق نصیب ہو۔

۳ جو کوئی مغرب کی نماز کے بعد ایک ہزار (۱۰۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے گا آسمانی بلاؤں سے نجات پائے گا۔

۳۱ اَللَّطِیْفُ کے معنی اور اس کے خواص

اَللَّطِیْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... باریک بیں، بندوں پر نرمی کرنے والا

خواص آٹھ ہیں:

۱ جو شخص ایک سو تینتیس (۱۳۳) مرتبہ ﴿یَالَطِیْفُ﴾ پڑھا کرے ان شاء اللہ اس کے رزق میں برکت ہوگی اور اس کے سب کام بخوبی پورے ہوں گے۔

۲ جو شخص فقر و فاقہ، دکھ بیماری، تنہائی، کسمپرسی یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو وہ اچھی طرح وضو کر کے دوگانہ پڑھے اور اپنے مقصد اور مطلب کو دل میں رکھ کر سو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے، ان شاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

۳ جو اس اسم کو روزانہ ایک سو تہتر (۱۷۳) بار پڑھے، اس کو اسباب معیشت نصیب ہوں گے اور حاجات پوری ہوں گی۔

۴ بیٹیوں کے رشتے اور نصیب کھلنے اور امراض سے صحت کے لئے ہر روز تحیۃ الوضو (وضو کی نماز) کے بعد سو (۱۰۰) بار اس کا پڑھنا مفید ہے۔

۵ ہر دینی اور دنیوی مہم کے لئے خالی جگہ پر دعا کی شرائط کے ساتھ سولہ ہزار چھ سو اکتالیس (۱۶۶۴۱) بار اس کا پڑھنا مفید ہے۔

۶ جو ایک سو ساٹھ (۱۶۰) بار ﴿اَللَّطِیْفُ﴾ پڑھے اور اس کے ساتھ یہ آیت پڑھے: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾ وہ خوف سے ان شاء اللہ امن پائے گا۔

۷ بیماریوں سے شفا کے لئے اس اسم کے ساتھ کوئی آیت شفا پڑھ لی جائے تو فائدہ ہوگا۔

۸ پریشانیوں اور مصیبتوں سے نجات کے لئے اس اسم کا ورد بہت مفید ہے۔

۳۲ اَلْخَبِیْرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْخَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بڑا باخبر، ہر بات سے آگاہ

خواص چار ہیں:

❶ جو سات (۷) دن متواتر اس کا ورد کرے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحانیت نصیب ہوتی ہے جو مطلوبہ امور میں اس کی رہنمائی کرتی ہے۔

❷ جو نفس امارہ کے ہاتھ گرفتار ہو کثرت سے اس کا ورد کرے، ان شاء اللہ نجات پائے گا۔

❸ استخارہ کے واسطے اکتالیس (۴۱) دن تک روزانہ تین تین سو (۳۰۰) بار ﴿یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ﴾ پڑھے پھر جب ضرورت پڑے تین سو (۳۰۰) بار پڑھ کر سو جائے نیک و بد حال کی ان شاء اللہ اطلاع ہو جائے گی۔

❹ جو کسی موذی کے پنجہ میں گرفتار ہو اس اسم کو بکثرت پڑھے ان شاء اللہ خلاصی نصیب ہوگی۔

۳۳ اَلْحَلِیْمُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْحَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بڑا بردبار

خواص نو ہیں:

❶ جو اس کا ہر وقت ورد رکھے گا ان شاء اللہ فتح مند رہے گا اور ہر آفت سے بچا رہے گا۔

❷ جو کوئی اس اسم کو ہر روز ظہر کی نماز کے بعد نو (۹) دفعہ پڑھا کرے گا ان شاء اللہ تمام خلقت میں سرخرو رہے گا۔

❸ جو دشمن یا مدعی یا حاکم کے سامنے ہوتے ہی پانی سے ہاتھ بھگو کر گیارہ (۱۱) دفعہ ﴿یَا حَلِیْمُ﴾ پڑھ کر منہ پر مل لیا کرے ان شاء اللہ دشمن سختی نہ کر سکے گا اور حاکم نرمی و مہربانی سے پیش آئے گا۔

❹ جو کوئی اس کو کاغذ پر لکھ کر پھر اس کو دھوئے اور پانی اپنی کھیتی پر چھڑک دے تو ان شاء زراعت کی ہر آفت سے حفاظت رہے گی اور کمال کو پہنچے گی اور اس میں برکت ہوگی۔

❺ جو کوئی اس اسم کو بادشاہ کے روبرو پڑھے گا ان شاء اللہ اس کے غصہ سے محفوظ رہے گا۔

❻ جو کوئی اس اسم کو پڑھے، حلیم الطبع ہو جائے اور صبر و سکون اس کے دل میں آ جائے۔

❼ جو کوئی درخت بوتے وقت اٹھائیس (۲۸) بار یہ اسم مبارک پڑھے تو درخت سرسبز ہو اور خزاں سے محفوظ رہے۔

❽ اگر رئیس آدمی اس کو بکثرت پڑھے اس کی سرداری خوب جمے اور راحت سے رہے۔

❾ اگر اس اسم مبارک کو کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر اپنے پیشہ کے آلات و اوزار پر ملے تو اس پیشہ میں برکت ہوگی۔

۳۴ اَلْعَظِیْمُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْعَظِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بزرگی والا، عظمت والا

خواص تین ہیں:

❶ جو کوئی حکمراں سے خوف زدہ ہو وہ بارہ (۱۲) بار اس اسم کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے، ان شاء اللہ محفوظ رہے گا اور نرمی

پائے گا۔

۲ اس کا بکثرت ذکر کرنے سے عزت نصیب ہوگی اور ہر مرض سے شفا ملتی ہے۔

۳ جو اِس اسم مبارک کو سات (۷) دفعہ پانی پر پڑھ کر دم کر کے پانی پی لے تو ان شاء اللہ اس کے پیٹ میں درد نہ ہوگا۔

۳۵ اَلْغَفُوْرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ ...... بہت بخشنے والا

خواص تین ہیں:

۱ جو اس اسم کو بکثرت پڑھے گا اس کے دل سے ان شاء اللہ سیاہی گھٹے گی۔

۲ تپ یا دردِ سر کا مریض یا غمگین آدمی اگر اس اسم کو کاغذ پر لکھ کر روٹی پر اس کا نقش جذب کر کے کھائے تو حق تعالیٰ شانہ اس کو شفا اور خلاصی بخشے گا۔

۳ جو اس کو بکثرت پڑھے گا، برے اخلاق اور روحانی امراض اور ظاہری بیماریوں سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا اور اس کے مال و اولاد میں برکت ہوگی۔

۳۶ اَلشَّکُوْرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلشَّکُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ ...... قدردان یعنی تھوڑے عمل پر بہت زیادہ ثواب دینے والا

خواص چھ ہیں:

۱ جو کوئی یہ اسم اکتالیس (۴۱) بار پانی پر پڑھے اور وہ پانی اپنی آنکھوں پر چھڑکے اُس کی نظر تیز ہو جائے گی۔

۲ جس کو ضیق النفس (دمہ) یا تکان یا گرانی اعضاء ہو اس کو لکھ کر بدن پر پھیر دے اور پانی پر دم کر کے پانی پی لے تو نفع ہو ــــــ اور اگر کمزور نظر والا اپنی آنکھ پر پھیرے، نگاہ میں ان شاء اللہ ترقی ہو۔

۳ جو شخص معاشی تنگی یا کسی اور دکھ درد یا رنج و غم میں مبتلا ہو وہ اس اسم کو اکتالیس (۴۱) مرتبہ روزانہ پڑھے، ان شاء اللہ اس سے رہائی نصیب ہوگی۔

۴ جس شخص کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی ہو وہ اس اسم کو اکتالیس (۴۱) بار ہر روز پڑھا کرے، اور لعاب دہن اپنی آنکھوں پر لگا دے، اور پانی پر دم کر کے پیئے، ان شاء اللہ روشنی برقرار ہو جائے گی۔

۵ جو کوئی مفلس ہو اس اسم کو اکیس (۲۱) بار پڑھے ان شاء اللہ غنی ہو جائے گا ــــــ اور جو کوئی بہت پڑھے، خلق میں باعزت رہے۔

۶ جو کوئی اس اسم مبارک کو پانچ ہزار (۵۰۰۰) بار روز پڑھے گا ان شاء اللہ قیامت کے دن بلند مرتبہ پائے گا۔

۳۷ اَلْعَلِیُّ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْعَلِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بہت بلند و برتر

خواص پانچ ہیں:

❶ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے اور لکھ کر اپنے پاس رکھے ان شاء اللہ اسے رتبہ کی بلندی خوشحالی اور مقصد میں کامرانی نصیب ہوگی۔

❷ جو اس اسم کو ورم یعنی سوجن پر تین (۳) بار پڑھ کر پھونکے گا ان شاء اللہ صحت پائے گا۔

❸ اگر فقیر اسے ایک سو دس (۱۱۰) بار پڑھے تو غنی ہو جائے اور دنیا میں عزت پائے۔

❹ اگر یہ اسم مبارک لکھ کر بچے کو باندھ دیا جائے تو جلدی جوان ہو ــــ اگر مسافر اپنے پاس رکھے تو جلدی اپنے عزیزوں سے آملے ــــ اگر محتاج ہو تو غنی ہو جائے۔

❺ یہ اسم مشائخ، بزرگوں، طلبہ اور سالکین کے لئے ایک روحانی خزانہ ہے، اگر اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام ﴿اَلْعَلِیْمُ﴾ بھی ملا لیا جائے تو یہ بڑے اذکار میں شمار ہوتا ہے۔

۳۸ اَلْکَبِیْرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْکَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بہت بڑا

خواص سات ہیں:

❶ اس کا بکثرت ذکر کرنے سے علم و معرفت کا دروازہ کھلتا ہے۔

❷ اگر یہ اسم مبارک کھانے کی چیز پر پڑھ کر میاں بیوی کو کھلایا جائے تو باہمی الفت پیدا ہو۔

❸ جو شخص اپنے عہدہ سے معزول ہو گیا ہو وہ سات (۷) روزے رکھے اور روزانہ ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ ﴿یَا کَبِیْرُ﴾ پڑھے، ان شاء اللہ اپنے عہدہ پر بحال ہو جائے گا اور اسے بزرگی و برتری نصیب ہوگی۔

❹ جو کوئی اس اسم کو پڑھے مخلوق کی نظروں میں ممتاز ہو اور بلند مرتبہ پائے۔

❺ یہ بادشاہوں اور حکام کا وظیفہ ہے وہ اگر اس کا اہتمام کریں تو ان کا رعب رہے اور مہمات بخوبی سرانجام پائیں۔

❻ جو اسے نو (۹) دفعہ کسی بیمار پر پڑھ کر دم کرے ان شاء اللہ بیمار تندرست ہو۔

❼ جو اسے سو (۱۰۰) بار پڑھے گا مخلوق میں عزیز رہے گا۔

۳۹ اَلْحَفِیْظُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْحَفِیْظُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... سب کا محافظ

خواص چھ ہیں:

❶ جو شخص بکثرت ﴿یَا حَفِیْظُ﴾ کا ورد رکھے گا اور لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ ان شاء اللہ ہر طرح کے خوف و خطر اور

نقصان وضرر سے محفوظ رہے گا۔

❷ یہ اسم مبارک خوفناک سفر میں حفاظت کے لئے بے حد مفید اور سریع الاثر ہے حتی کہ اگر اسے پڑھ کر درندوں کے درمیان سو جائے تو ان شاء اللہ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، اس اسم کے ذکر کے بعد تین (۳) بار یہ دعا پڑھے ﴿یَا حَفِیْظُ اِحْفَظْنِیْ﴾

❸ جو اس اسم کو ہر روز سولہ (۱۶) بار پڑھے گا، ان شاء اللہ ہر طرح سے نڈر رہے گا۔

❹ جو مغرب کے بعد اکتالیس (۴۱) بار قبلہ کی طرف چہرہ کرکے ﴿یَا حَافِظُ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ﴾ پڑھے ان شاء اللہ غیب سے روزی پائے گا۔

❺ جو یہ اسم مبارک کسی بیمار پر چالیس (۴۰) ہفتہ تک ستر (۷۰) ستر (۷۰) بار روز پڑھ کر دم کرے گا، ان شاء اللہ تندرست ہو جائے گا۔

❻ اس کو پڑھنے اور اپنے پاس لکھ کر رکھنے والا ڈوبنے، جلنے، دیو، پری اور نظر بد سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا۔

⑩ اَلْمُقِیْتُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُقِیْتُ جَلَّ جَلَالُہٗ ...... وہ کامل القدرت ذات جو ہر چیز کو اس کی خوراک عطا کرتی ہے، غذا بخش

خواص چھ ہیں:

❶ اگر کوئی خالی آبخورے میں سات (۷) مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے اور اس میں خود پانی پئے یا کسی دوسرے کو پلائے تو ان شاء اللہ مقصد حاصل ہوگا ـــــ یہ عمل سفر میں امن کے لئے بھی مفید ہے خاص طور پر جب اس کے ساتھ سورۂ قریش کو ملا کر صبح وشام پڑھی جائے۔

❷ جس کی آنکھ سرخ ہو اور درد کرتی ہو وہ اس اسم کو دس (۱۰) بار پڑھ کر دم کرے۔

❸ جو کسی کو غریب دیکھے یا خود اس کو غریبی پیش آئے ـــــ یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت روئے سات (۷) بار خالی آبخورے پر یہ اسم مبارک پڑھ کر دم کرے اور اس میں پانی ڈال کر خود پئے یا دوسرے کو پلائے، ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

❹ اگر روزہ دار کو ہلاکت کا خوف ہو تو سو (۱۰۰) بار پھول پر پڑھ کر اسے سونگھے ان شاء اللہ قوت پائے گا اور ہر روز روزہ رکھ سکے گا۔

❺ جو اس اسم کو ﴿اَلْقَائِمُ﴾ کے ساتھ ملا کر ہر نماز کے بعد سات (۷) بار پڑھے گا، سودائی امراض سے ان شاء اللہ شفا پائے گا۔

❻ جو اس اسم کو ہر روز سات (۷) بار پانی پر دم کرکے پئے گا ان شاء اللہ غیب سے روزی پائے گا اور کبھی بھوکا نہ رہے گا۔

⑪ اَلْحَسِیْبُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْحَسِیْبُ جَلَّ جَلَالُہٗ ...... خوب حساب لینے والا

خواص چھ ہیں:

❶ جو کوئی چور یا حاسد یا ہمسایہ یا دشمن یا چشم زخم یا نظر بد سے ڈرتا ہو ایک ہفتہ تک صبح (طلوع آفتاب سے پہلے) اور شام

(غروب آفتاب سے پہلے) ستر (۷۰) بار ﴿حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ﴾ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے ہفتہ گزرنے سے پہلے امن عطا فرمائے گا اور ان شاء اللہ تمام کام درست ہو جائیں گے ـــــ پڑھائی کا آغاز جمعرات کے دن سے کرے۔

❷ جو روزانہ ﴿حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ﴾ پڑھے گا ان شاء اللہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

❸ جو کوئی اس اسم کو ستر (۷۰) بار پڑھے گا، ان شاء اللہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

❹ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو ایک ہفتہ تک روزانہ صبح و شام ایک سو پینتالیس (۱۴۵) بار یہ اسم مبارک پڑھے، ان شاء اللہ مشکل آسان ہو جائے گی۔

❺ اگر کسی سے حساب میں تشدد کا اندیشہ ہو، یا کسی بھائی برادری سے کسی معاملہ میں خوف ہو تو سات (۷) روز تک طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے بیس (۲۰) بار یہ اسم مبارک پڑھ لیا کرے۔

❻ اَلْحَسِیْبُ میں اسم اعظم کی طرف اشارہ ہے۔ (واللہ اعلم)

⑫ اَلْجَلِیْلُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْجَلِیْلُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بڑی شان والا

خواص تین ہیں:

❶ جو کوئی اس اسم کو تہتر (۷۳) بار پڑھا کرے ان شاء اللہ صاحب وقار ہو۔

❷ جو کوئی اس کو دس (۱۰) بار اپنے اسباب پر پڑھے چوری سے محفوظ و سلامت رہے۔

❸ جو بکثرت اس کا ورد رکھے گا اور مشک و زعفران سے لکھ کر پئے گا اور اپنے پاس رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ان شاء اللہ عزت و عظمت اور قدر و منزلت عطا فرمائے گا۔

⑬ اَلْکَرِیْمُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْکَرِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بڑا سخی اور فیاض

خواص دو ہیں:

❶ جو شخص روزانہ سوتے وقت ﴿یَا کَرِیْمُ﴾ پڑھتے پڑھتے سو جایا کرے اللہ تعالیٰ اس کو علماء و صلحاء میں عزت فرمائیں گے اور غیب سے روزی عطا فرمائیں گے۔

❷ جو شخص ﴿اَلْکَرِیْمُ ذُوالطَّوْلِ الْوَهَّابُ﴾ کو کثرت سے پڑھے اس کے اسباب و احوال میں برکت ظاہر ہوگی۔

⑭ اَلرَّقِیْبُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلرَّقِیْبُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... خوب نگہبانی کرنے والا

خواص سات ہیں:

❶ اس اسم کا ذکر کرنے سے مال و عیال محفوظ رہتے ہیں۔

۲ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو بکثرت اس کا ورد کرنے سے ان شاء اللہ واپس مل جاتی ہے۔

۳ اگر اسقاطِ حمل کا خطرہ ہو تو حاملہ عورت پر سات (۷) مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھنا مفید ہے۔

۴ سفر میں جاتے وقت اپنے اہل و اولاد میں سے جس پر کوئی خطرہ یا فکر ہو اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر سات (۷) بار یہ اسم مبارک پڑھے، ان شاء اللہ وہ مامون رہے گا۔

۵ جو کوئی اس اسم کو سات (۷) بار یا ستر (۷۰) بار اپنی بیوی، فرزند یا مال پر پڑھ کر دم کرے جنات اور تمام دشمنوں اور آفتوں سے ان شاء اللہ محفوظ رہے اور اس کا رُعب بھی بڑھ جائے گا۔

۶ جو کوئی پھوڑے پھنسی پر تین بار یہ اسم مبارک پڑھ کر پھونک دے، ان شاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

۷ جو کوئی اپنا مال اسباب (گاڑی وغیرہ) کہیں چھوڑتے وقت اس اسم کو پڑھ لے تو ان شاء اللہ چوری سے حفاظت رہے گی۔ مجرب ہے۔

۴۵ اَلْمُجِیْبُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُجِیْبُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... دعائیں سننے اور قبول کرنے والا

خواص چار ہیں:

۱ جو کوئی کثرت سے «یَا مُجِیْبُ» پڑھا کرے ان شاء اللہ اس کی دعائیں بارگاہ الٰہی میں قبول ہونے لگیں گی۔

۲ جو یہ اسم مبارک اپنے پاس لکھ کر رکھے گا اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔

۳ جو کوئی دردِ سر کے لئے یہ اسم مبارک تین بار پڑھ کر دم کرلے گا، ان شاء اللہ دردِ سر دور ہوگا۔

۴ جو اس اسم کو طلوع آفتاب کے وقت پچپن (۵۵) بار پڑھنے کا معمول بنائے گا ان شاء اللہ مستجاب الدعوات ہوگا۔

۴۶ اَلْوَاسِعُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْوَاسِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... وسعت والا

خواص پانچ ہیں:

۱ جو اس کا کثرت سے ذکر کرے گا ظاہری اور باطنی غنا نصیب ہوگا، نیز اسے عزت، حوصلہ، بردباری، وسعت قلبی، اور دل کی صفائی نصیب ہوگی اور اللہ تعالیٰ معاملات میں کشادگی اس کے لئے عطا فرمائے گا۔

۲ جو کوئی اس اسم کو پڑھتا ہے اس پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔

۳ جو اس اسم کو پڑھنے کا معمول بنالے اسے ان شاء اللہ روزی ملے گی اور مفلس نہیں ہوگا۔

۴ جس کو بچھو کاٹ لے وہ یہ اسم مبارک ستر (۷۰) بار پڑھ کر دم کرے ان شاء اللہ زہر اثر نہ کرے گا۔

۵ جو کشائش (کشادگی) کے واسطے اس کا جتنا ورد بڑھائے گا اتنا مالدار ہو جائے گا۔

۴۷ اَلْحَکِیْمُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بڑی حکمت والا

خواص پانچ ہیں:

❶ جو کوئی کثرت سے ﴿یَا حَکِیْمُ﴾ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس پر ان شاء اللہ علم وحکمت کے دروازے کھول دیں گے۔

❷ جس کسی کا کوئی کام پورا نہ ہوتا ہو وہ پابندی سے اس اسم کو پڑھا کرے ان شاء اللہ کام پورا ہو جائے گا۔

❸ جو ظہر کے بعد نوے (۹۰) بار اس اسم کو پڑھ لیا کرے تمام مخلوق میں سرخرو رہے گا۔

❹ جو اس کو بہتر (۷۲) بار پڑھا کرے ان شاء اللہ اسے کوئی مشکل پیش نہ آئے اور سب حاجتیں بر آئیں۔

❺ جو کوئی اس کا بکثرت ورد رکھے گا علم وحکمت کے چشمے اس کی زبان سے پھوٹیں گے اور وہ لطیف اشارات اور معانی کے اسرار کو بھی سمجھ لے گا۔

۴۸ اَلْوَدُوْدُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْوَدُوْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... نیک بندوں سے بے حد محبت کرنے والا

خواص چار ہیں:

❶ جو کوئی ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ ﴿یَاوَدُوْدُ﴾ پڑھ کر کھانے پر دم کرے گا اور بیوی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے گا تو ان شاء اللہ میاں بیوی کا جھگڑا ختم ہو جائے گا اور باہمی محبت پیدا ہو جائے گی۔

❷ جس کا بیٹا برائیوں میں مبتلا ہو وہ جمعہ کے بعد ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) بار یہ اسم مبارک معطر ولطیف شیرینی پر پڑھ کر دم کرے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور وہ شیرینی اس کو کھلائے ان شاء اللہ صالح ہو جائے گا۔

❸ اس کا ورد تسخیر کے لئے بھی مفید ہے۔

❹ جو شخص کسی پریشانی میں پڑ جائے وہ دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرے ان شاء اللہ پریشانی دور ہو جائے گی۔ دعا یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ یَا وَدُوْدُ (تین بار) یَا ذَاالْعَرْشِ الْمَجِیْدِ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ مَلَأَ اَرْکَانَ عَرْشِکَ وَبِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ قَدَرْتَ بِھَا عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَبِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْئٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ﴿یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ﴾" (آخری جملہ تین بار)

۴۹ اَلْمَجِیْدُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمَجِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بڑا بزرگ

خواص پانچ ہیں:

❶ جو کوئی کسی موذی مرض مثلاً برص، آتشک، جذام وغیرہ میں گرفتار ہو وہ چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزے رکھے اور افطار کے بعد بکثرت اس اسم کو پڑھا کرے اور پانی پر دم کر کے پیے ان شاء اللہ وہ مرض دور ہو جائے گا۔

❷ بیس (۲۰) دن تک روزہ رکھ کر افطار کے وقت ستاون (۵۷) بار اس اسم کا پڑھنا موذی امراض کے لئے مفید ہے۔

❸ جس کو اپنے ساتھیوں میں عزت وحرمت نہ ہو، وہ ہر صبح کو ننانوے (۹۹) بار یہ اسم پڑھ کر اپنے اوپر پھونکے، ان شاء اللہ عزت وحرمت حاصل ہوگی۔

❹ جو گرمیوں میں اس اسم کو پڑھے گا تشنگی سے مامون رہے گا۔

❺ جو اس اسم پر مداومت کرے گا، بزرگ ہوگا۔

۵۰ اَلْبَاعِثُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... مردوں کو زندہ کرنے والا

خواص چار ہیں:

❶ جو کوئی روزانہ سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک سو (۱۰۰) مرتبہ ﴿یَا بَاعِثُ﴾ پڑھا کرے ان شاء اللہ اس کا دل علم و حکمت سے زندہ ہو جائے گا۔

❷ جو اس اسم کو سو (۱۰۰) بار روزانہ پڑھنے کا معمول بنائے گا اس سے ان شاء اللہ نیکیاں سرزد ہوں گی اور برائیوں سے بچا رہے گا۔

❸ جو کوئی اس اسم مبارک کو سات (۷) بار پڑھ کر اپنے اوپر پھونکے اور حاکم کے روبرو جائے تو حاکم مہربان ہوگا۔

❹ جو اس کا بکثرت ورد رکھے گا خوف الٰہی اس پر غالب رہے گا۔

۵۱ اَلشَّهِيْدُ کے معنی اور خواص

اَلشَّهِيْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... حاضر وناظر، حاضر وباخبر جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو

خواص تین ہیں:

❶ جس شخص کی بیوی یا اولاد نافرمان ہو وہ صبح کے وقت اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اکیس (۲۱) مرتبہ ﴿یَاشَهِيْدُ﴾ پڑھ کر دم کرے، ان شاء اللہ فرمانبردار ہو جائے گی ـــــ بعض علماء کے نزدیک اکیس (۲۱) کے بجائے اکتیس (۳۱) بار پڑھنا مفید ہے۔

❷ جو اس اسم کو پابندی سے پڑھے گا اسے ان شاء اللہ گناہوں سے پرہیزگاری نصیب ہوگی۔

❸ اہل مراقبہ اور شہادت کے متمنی حضرات کے لئے یہ اسم بہت مناسب اور مفید ہے۔

۵۲ اَلْحَقُّ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْحَقُّ جَلَّ جَلَالُہٗ...... ثابت وبرحق

خواص پانچ ہیں:

❶ جو روزانہ ایک ہزار (۱۰۰۰) بار اس کا ورد کرے اس کے اخلاق اچھے ہو جائیں گے اور اس کی طبیعت کی اصلاح ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

۲ جو روزانہ سو (۱۰۰) بار ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ﴾ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے فقر سے غنا عطا فرمائیں گے اور انشاء اللہ اس کے معاملات آسان ہو جائیں گے۔

۳ جو کوئی اس اسم کو بکثرت پڑھے گا مخلوق میں عزیز ہو جائے گا۔

۴ اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو ایک پاک چوکور کاغذ لے کر ہر کونے پر اس اسم کو لکھے اور آدھی رات کو ہتھیلی پر کاغذ رکھ کر آسمان کے نیچے کھڑا ہو جائے اور یہ اسم ایک سو ننانوے (۱۹۹) بار پڑھے، ان شاء اللہ گمشدہ چیز مل جائے گی۔

۵ اگر قیدی آدھی رات کو سر ننگا کر کے ایک سو آٹھ (۱۰۸) بار یہ اسم مبارک پڑھے تو ان شاء اللہ قید سے خلاصی نصیب ہوگی۔

۵۳ اَلْوَكِيْلُ کے معنیٰ اور اس کے خواص

اَلْوَكِيْلُ جَلَّ جَلَالُهٗ...... بڑا کارساز

خواص سات ہیں:

۱ جو کوئی کسی بھی آسمانی آفت کے خوف کے وقت ﴿يَا وَكِيْلُ﴾ کا ورد کرے گا اور اس اسم کو اپنا وکیل بنالے گا وہ ان شاء اللہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

۲ جو کوئی ہر روز عصر کے وقت سات (۷) بار یہ اسم مبارک پڑھے گا، وہ اللہ کی پناہ میں رہے گا۔

۳ جو برے کاموں سے نہ بچ سکے دس (۱۰) بار یہ اسم مبارک پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور لکھ کر اس کا پانی پئے ان شاء اللہ برے کام سے نجات ملے گی۔

۴ جو اسے بہت پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کا ذمہ دار ہوگا، اور اس کو اس کی خواہشوں کے حوالے نہیں فرمائے گا۔

۵ جو کوئی اس اسم کو ایک سو چھیانوے (۱۹۶) بار ہر روز پڑھ لے ظالم کے ظلم سے ان شاء اللہ بچا رہے گا اور کسی سے نہیں ڈرے گا۔

۶ یہ اسم "اسم اعظم" کے مطابق ہے۔

۷ ہر حاجت کے لئے اس کی کثرت مفید ہے۔

۵۴ اَلْقَوِيُّ کے معنیٰ اور اس کے خواص

اَلْقَوِيُّ جَلَّ جَلَالُهٗ...... بڑی طاقت وقوت والا

خواص چھ ہیں:

۱ اگر اسے کم ہمت پڑھے باہمت ہو جائے، اگر کمزور پڑھے زور آور ہو، اگر مظلوم اپنے ظالم کو مغلوب کرنے کے لئے پڑھے تو ان شاء اللہ مغلوب ہو جائے گا۔

۲ ظالم کی ہلاکت یا اس کے شر سے حفاظت کے لئے اس اسم کا ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھنا بہت مفید ہے۔

۳ جس کا رزق تنگ ہو وہ ایک ہزار (۱۰۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے اور اس کے ساتھ اس آیت کا ورد کرے ﴿اَللّٰهُ

لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ﴾ ان شاء اللہ اس کے ساتھ لطف و کرم کا معاملہ ہوگا اور خیر کا دروازہ اس کے لئے کھول دیا جائے گا۔

۴ جو اس اسم کو بکثرت پڑھے گا ان شاء اللہ صاحب قوت ہوگا اور جلد بڑے منصب تک پہنچے گا۔

۵ جس کا دشمن طاقت ور ہو اور یہ اس کو دفع کرنے سے عاجز ہو تو تھوڑا سا خمیری آٹا لے کر اس کی ایک ہزار ایک سو (۱۱۰۰) چنے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی گولیاں بنالے پھر ہر ایک گولی پر ﴿یَا قَوِیُّ﴾ پڑھ کر دشمن کے دفع کی نیت سے مرغ کے آگے ڈالے یہاں تک کہ سب اسی طرح ختم کر دے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دشمن کو ان شاء اللہ مغلوب و مقہور کر دے گا ـــــ بے محل اور ناحق یہ عمل نہ کرے ورنہ اپنا نقصان ہوگا۔

۶ اگر جمعہ کی دوسری ساعت میں یہ اسم بہت پڑھے گا تو نسیان جاتا رہے گا۔

۵۵ اَلْمَتِیْنُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمَتِیْنُ جَلَّ جَلَالُہٗ.....قوت واقتدار والا

خواص پانچ ہیں:

۱ جس عورت کا دودھ کم ہو یا نہ ہو اس کو ﴿اَلْمَتِیْنُ﴾ کاغذ پر لکھ کر دھو کر پلائیں ان شاء اللہ خوب دودھ ہوگا۔

۲ جس بچے کا دودھ چھڑایا گیا ہو اور وہ صبر نہ کرتا ہو اسے بھی یہ اسم مبارک دس (۱۰) بار لکھ کر پلایا جائے ان شاء اللہ صبر کرے گا۔

۳ جو کوئی ملکی منصب چاہتا ہو وہ اتوار کے دن اول ساعت میں اسی نیت سے تین سو ساٹھ (۳۶۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے ان شاء اللہ وہ منصب پالے گا۔

۴ جو اس کا بکثرت ورد کرے گا۔ اس کی مشکل آسان ہو جائے گی اور ان شاء اللہ حاجات پوری ہوں گی۔

۵ جو کوئی فاسق و فاجر لڑکے یا لڑکی پر دس (۱۰) بار ﴿اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ﴾ پڑھے گا تو اس کی اصلاح ہو جائے گی اور ان شاء اللہ وہ غلطی سے باز رہے گا۔

۵۶ اَلْوَلِیُّ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْوَلِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ......مددگار اور حمایتی

خواص چار ہیں:

۱ جو اس اسم کو بکثرت پڑھے گا محبوب ہو جائے گا اور اسے ولایت عظمیٰ کا مقام نصیب ہوگا، اور اس پر اشیاء کے حقائق کھول دیئے جائیں گے۔

۲ جس کو کوئی مشکل پیش آئے وہ شب جمعہ میں ایک ہزار (۱۰۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے، ان شاء اللہ مشکل دور ہو جائے گی اور وہ اولیاء اللہ میں شامل کیا جائے گا۔

۳ اگر بیوی کے پاس جانے کے وقت اس اسم کو پڑھے گا تو دونوں ایک دوسرے کے لئے کارآمد بن جائیں گے۔

۴ جو شخص اپنی بیوی کی عادتوں اور خصلتوں سے خوش نہ ہو وہ جب اس کے سامنے جائے اس اسم کو پڑھا کرے ان شاء اللہ نیک خصلت ہو جائے گی۔

۵۷ اَلْحَمِیْدُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْحَمِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... قابل تعریف، تمام خوبیوں کا مالک

خواص آٹھ ہیں:

۱ جو شخص پینتالیس (۴۵) دن تک متواتر ترانوے (۹۳) مرتبہ تنہائی میں ﴿یَا حَمِیْدُ﴾ پڑھا کرے گا اس کی تمام بری خصلتیں اور عادتیں ان شاء اللہ دور ہو جائیں گی۔

۲ جو کوئی اس اسم مبارک کو بہت پڑھے گا پسندیدہ افعال ہوگا۔

۳ جو فحش اور بری باتیں کرنے کا عادی ہو اور اس سے نہ بچ سکے وہ پیالہ پر ﴿اَلْحَمِیْدُ﴾ لکھے، پھر نوے (۹۰) بار پڑھ کر دم کرے اور ہمیشہ اس پیالہ میں پانی پیا کرے، ان شاء اللہ فحش گوئی سے امان پائے گا۔

۴ اگر کوئی گونگا اس اسم کو گھول کر پئے، زبان سے صاف باتیں کرے۔

۵ جو فجر کے بعد ننانوے (۹۹) بار یہ اسم مبارک پڑھ کر ہاتھ پر دم کر کے چہرے پر پھیر لیا کرے اللہ تعالیٰ اسے عزت، نصرت اور ان شاء اللہ چہرے کا نور عطا فرمائے گا۔

۶ جو اس اسم کو فرض نماز کے بعد سو (۱۰۰) بار پڑھنے کا معمول بنالے ان شاء اللہ صالحین میں سے ہو جائے گا۔

۷ جو اس اسم کو فجر اور مغرب کے بعد چھیاسٹھ (۶۶) بار پڑھنے کا معمول بنالے اسے ان شاء اللہ اقوال و افعال حمیدہ حاصل ہوں گے۔

۸ سورۂ فاتحہ کے بعد یہ اسم لکھ کر کسی مریض کو پلانے سے ان شاء اللہ شفاء ہوگی۔

۵۸ اَلْمُحْصِیْ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُحْصِیْ جَلَّ جَلَالُہٗ...... شمار کرنے والا، احاطہ کرنے والا

خواص پانچ ہیں:

۱ جو شب جمعہ میں ایک ہزار (۱۰۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے حساب و کتاب سے نجات عطاء فرمادے گا۔

۲ جو روٹی کے دس ٹکڑے لے کر ہر ٹکڑے پر بیس (۲۰) بار یہ اسم مبارک پڑھ کر کھائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے مخلوق کو مسخر فرمادیں گے۔

۳ جو اس کا بکثرت ذکر کرے گا اسے مراقبہ نصیب ہوگا ــــــ اور اگر اسے اللہ تعالیٰ کے نام ﴿اَلْمُحِیْطُ﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھ لیا جائے تو اسے بے شمار علوم عطا کئے جائیں گے۔

۴ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھا کرے ان شاء اللہ گناہ سے بچا رہے۔

۵ جو کوئی دس (۱۰) بار یہ اسم مبارک پڑھا کرے، اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں رہے۔

۵۹ اَلْمُبْدِئُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُبْدِئُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... پہلی بار پیدا کرنے والا

خواص پانچ ہیں:

۱ اگر کوئی اس اسم کا ورد رکھے تو اس کی زبان سے صحیح اور درست بات جاری ہوگی۔

۲ جس کی بیوی کو حمل ہو اور وہ اسقاطِ حمل سے ڈرتا ہو وہ سحر کے وقت نوے (۹۰) بار یہ اسم مبارک پڑھ کر شہادت کی انگلی بیوی کے پیٹ کے گرد یا شکم پر پھیر دے حمل ان شاء اللہ ساقط نہ ہوگا۔

۳ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے افعال نیک اس سے سرزد ہوں، گناہوں سے بچا رہے۔

۴ جس شخص کا مال چوری ہوگیا ہو وہ اس اسم کو پڑھے ان شاء اللہ مال مل جائے گا۔

۵ جو کوئی اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ حق تعالیٰ شانہ اسے تمام بلیات سے نجات دے گا۔

۶۰ اَلْمُعِیْدُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُعِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... دوبارہ زندہ کرنے والا

خواص تین ہیں:

۱ گمشدہ شخص کو واپس بلانے کے لئے جب گھر کے تمام آدمی سو جائیں تو گھر کے چاروں کونوں میں ستر ستر مرتبہ ﴿یَا مُعِیْدُ﴾ پڑھے ان شاء اللہ گم شدہ سات روز میں واپس آ جائے گا یا پتہ چل جائے گا۔

۲ جو کوئی کسی معاملہ میں متحیر ہو وہ ایک ہزار (۱۰۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے، خلجان دور ہو جائے گا اور ان شاء اللہ درست سمت کی طرف رہنمائی ہوگی۔

۳ اگر کوئی بات یا چیز بھول گیا ہو تو ﴿یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ﴾ کا ورد کرنے سے ان شاء اللہ یاد آ جائے گی —— نیز اس کے پڑھنے سے مخفی امور کی طرف بھی رہنمائی ہوتی ہے۔

۶۱ اَلْمُحْیِیْ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُحْیِیْ جَلَّ جَلَالُہٗ...... زندگی دینے والا

خواص آٹھ ہیں:

۱ جو اس اسم کو ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھنے کا معمول بنائے گا، ان شاء اللہ اس کا دل زندہ ہو جائے گا، اور بدن میں تقویت پیدا ہوگی۔

۲ جو شخص بیمار ہو وہ بکثرت ﴿اَلْمُحْیِیْ﴾ کا ورد رکھے، یا کسی دوسرے پر یا اسم مبارک بکثرت پڑھ کر دم کر دے، ان شاء اللہ صحت یاب ہو جائے گا۔

۳ جو شخص نواسی (۸۹) بار ﴿اَلْمُحْیِیْ﴾ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے گا وہ ہر طرح کی قید و بند سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا۔

۴ جو کوئی درد یا کسی عضو کے ضائع ہونے سے خائف ہو وہ ﴿اَلْمُحْیِیْ﴾ سات (۷) بار پڑھے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا۔

۵ جو ہفت اندام کے درد کو دور کرنے کے لئے سات (۷) روز تک سات بار پڑھ کر دم کرے گا تندرست ہو جائے گا۔

۶ جس کو کسی سے جدائی کا اندیشہ ہو یا قید کا خوف ہو اس اسم مبارک کو بکثرت پڑھے۔

۷ جو اس اسم کو بکثرت پڑھے گا ان شاء اللہ اس کا دل منور ہو جائے گا۔

۸ جو کسی کے قہر سے ڈرتا ہو روٹی کے ایک ٹکڑے پر اٹھاون (۵۸) بار یہ اسم پڑھ کر کھالے۔ ان شاء اللہ محفوظ رہے گا۔

۶۲ اَلْمُمِیْتُ کے معنیٰ اور اس کے خواص

اَلْمُمِیْتُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... موت دینے والا

خواص چار ہیں:

۱ جو کوئی یہ اسم اس قدر پڑھے کہ اس پر حال طاری ہو جائے پھر وہ ظالموں فاسقوں میں سے کسی کی ہلاکت کی دعا کرے تو اسی وقت ہلاک ہو جائے گا۔

۲ جو اسم کو بکثرت پڑھے گا اس کا نفس ان شاء اللہ مغلوب ہو جائے گا۔

۳ جس کو اسراف کی عادت ہو یا اس کا نفس عبادت پر آمادہ نہ ہوتا ہو وہ اس اسم کو بکثرت پڑھے ـــــ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر ﴿اَلْمُمِیْتُ﴾ پڑھتے پڑھتے سو جائے تو ان شاء اللہ اس کا نفس مطیع ہوگا۔

۴ جو اس اسم کو سات (۷) بار پڑھ کر دم کرے گا، ان شاء اللہ اس پر جادو اثر نہ کرے گا۔

۶۳ اَلْحَیُّ کے معنیٰ اور اس کے خواص

اَلْحَیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ...... ہمیشہ زندہ رہنے والا

خواص پانچ ہیں:

۱ جو کوئی روزانہ تین (۳) بار ﴿اَلْحَیُّ﴾ کا ورد رکھے گا وہ ان شاء اللہ کبھی بیمار نہ ہوگا۔

۲ اگر کوئی اس اسم کو چینی کے برتن پر مشک اور گلاب سے لکھ کر شیریں (میٹھے) پانی سے دھو کر پیے یا کسی دوسرے بیمار کو پلائے تو ان شاء اللہ شفائے کامل نصیب ہوگی۔

۳ جو ایک ہزار (۱۰۰۰) بار یہ اسم مبارک کسی بیمار پر پڑھے گا اس کی عمر ان شاء اللہ دراز ہوگی اور قوت روحانیہ اس میں زیادہ ہوگی۔

۴ کسی سخت حاجت کے وقت اگر کوئی اپنے نام کے اعداد کے موافق مع اول و آخر درود شریف ایک وقت مقرر کر کے ﴿یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ﴾ پڑھا کرے تو اس کی حاجت پوری ہوگی۔

۵ اگر کوئی اس اسم کو ایک سو بیس (۱۲۰) دفعہ کاغذ پر لکھ کر دروازہ پر لٹکا دے تو اس گھر میں جتنے لوگ رہتے ہوں گے وہ ان شاء اللہ برے امراض سے محفوظ رہیں گے۔

(۶۴) اَلْقَیُّوْمُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْقَیُّوْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ......سب کو قائم رکھنے اور تھامنے والا

خواص نو ہیں:

۱ جو اس اسم کو ہر روز تنہائی میں سترہ (۱۷) بار پڑھے گا ان شاء اللہ کند ذہنی سے نجات پائے گا اور اس کا حافظہ قوی اور دل منور ہو جائے گا۔

۲ جس آدمی کو نیند نہ آتی ہو وہ یہ دو آیتیں پڑھے: ﴿وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ﴾ (سورۂ کہف: آیت ۱۸) ﴿فَضَرَبْنَا عَلٰى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ﴾ (سورۂ کہف: آیت ۱۱) ان شاء اللہ نیند آ جائے گی ـــــ یہ عمل دوسرے پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

اور جو زیادہ سونے کا عادی ہو اس کے سر پر ﴿الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ پڑھ کر دم کیا جائے ان شاء اللہ اس کی نیند بھاگ جائے گی۔

۳ اگر کوئی چاہے کہ اس کا دل زندہ ہو جائے اور کبھی نہ مرے تو وہ ہر دن چالیس (۴۰) بار یہ پڑھا کرے: ﴿یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ﴾

۴ جاننا چاہئے کہ ﴿اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ دونوں عظیم نام ہیں اور حضوری کیفیت رکھنے والے لوگوں کا ذکر ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ وہ یہ دعا صبح و شام پڑھا کریں:

﴿یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ﴾

۵ جو شخص بکثرت ﴿اَلْقَیُّوْمُ﴾ کا ورد رکھے گا ان شاء اللہ لوگوں میں اس کی عزت زیادہ ہوگی۔

۶ جو تنہائی میں بیٹھ کر اس کا ورد کرے گا ان شاء اللہ خوش حال ہو جائے گا۔

۷ جو شخص صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک ﴿یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ﴾ کا ورد کرے گا ان شاء اللہ اس کی سستی و کاہلی دور ہو جائے گی۔

۸ سحر کے وقت جو کوئی بلند آواز سے اس کو پڑھے گا اس کا تصرف دلوں میں ظاہر ہوگا یعنی لوگ اسے دوست رکھیں گے۔

۹ جو اکتالیس (۴۱) بار روز یہ دعا مانگے گا ان شاء اللہ اس کا مردہ دل زندہ ہو جائے گا ﴿یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا﴾

(۶۵) اَلْوَاجِدُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْوَاجِدُ جَلَّ جَلَالُہٗ......وہ جس کے پاس ہر چیز ہے، وہ غنی ذات جو کبھی مفلس و محتاج نہ ہو

خواص چھ ہیں:

۱ جو شخص کھانا کھاتے وقت ﴿یَا وَاجِدُ﴾ کا ورد رکھے غذا اس کے قلب کی طاقت و قوت اور نورانیت کا باعث ہوگی۔ ان

شاء اللہ۔

❷ جو تنہائی میں بکثرت اس اسم کو پڑھے گا مالدار ہوگا۔

❸ جو کوئی کھانا کھانے کے وقت ہر نوالے کے ساتھ اس کو پڑھے گا وہ کھانا ان شاء اللہ پیٹ میں نور ہوگا۔ اور بیماری دور ہوگی۔

❹ جو اس اسم کو بہت پڑھے گا اس کا دل ان شاء اللہ غنی ہوگا۔

❺ جو اس اسم کو پڑھے گا ان شاء اللہ ظالم کے ظلم سے بچا رہے گا۔

❻ جو اسے اس قدر پڑھے گا کہ اس پر حال طاری ہو جائے وہ اپنے باطن میں ایسی معرفت پائے گا جس کا اس نے پہلے مشاہدہ نہیں کیا ہوگا۔

۶۶ اَلْمَاجِدُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمَاجِدُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بزرگی اور بڑائی والا

خواص چار ہیں:

❶ جو تنہائی میں یہ اسم اس قدر پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو ان شاء اللہ اس کے قلب پر انوار الٰہیہ ظاہر ہونے لگیں گے۔

❷ اگر کوئی اس اسم کو پانی پر دم کر کے مریض کو پلائے تو ان شاء اللہ مریض شفا پائے۔

❸ جو اس اسم کو دس (۱۰) بار شربت پر پڑھ کر پی لیا کرے گا وہ ان شاء اللہ بیمار نہ ہوگا۔

❹ جو اس کو بکثرت پڑھے گا مخلوق کی نگاہ میں عزیز و بزرگ ہوگا۔

۶۷ اَلْوَاحِدُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... اپنی ذات وصفات میں یکتا، لاثانی

خواص تین ہیں:

❶ جو کوئی روزانہ ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ ﴿اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ﴾ پڑھا کرے اس کے دل سے ان شاء اللہ مخلوق کی محبت اور خوف جاتا رہے گا۔

❷ جس شخص کی اولاد نہ ہوتی ہو وہ ﴿اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ﴾ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، ان شاء اللہ اس کو اولاد صالح نصیب ہوگی۔

❸ جو کوئی تنہائی سے ہراساں ہو وہ باوضو ایک ہزار (۱۰۰۰) بار اس اسم کو پڑھے۔ ان شاء اللہ اس کے دل سے خوف جاتا رہے گا اور اس کے لئے عجائبات ظاہر ہوں گے۔

۶۸ اَلْاَحَدُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْاَحَدُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... ایک اکیلا اپنی ذات وصفات میں یکتا

خواص سات ہیں:

❶ جو کوئی روزانہ ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ ﴿اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ﴾ پڑھا کرے اس کے دل سے ان شاء اللہ مخلوق کی محبت اور

خوف جاتا رہے گا۔

۲ جس شخص کی اولاد نہ ہوتی ہو وہ ﴿اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ﴾ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، ان شاء اللہ اس کو اولاد صالح نصیب ہوگی۔

۳ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ."

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس اسم اعظم کے ذریعہ دعا کی ہے جس کے ذریعے جب مانگا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۴ جو کوئی اس اسم کو پڑھے گا ان شاء اللہ ظالم کے ظلم سے بچا رہے گا۔

۵ جو کوئی اس اسم کو نو (۹) مرتبہ پڑھ کر حاکم کے آگے جائے گا، ان شاء اللہ عزت و سرفرازی پائے گا۔

۶ جو کوئی سانپ کے کاٹے پر ایک سو ایک (۱۰۱) بار ﴿اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ﴾ پڑھ کر دم کرے، ان شاء اللہ سانپ کا کاٹا ہوا مریض تندرست ہو جائے گا۔

۷ جو تنہائی میں اسے ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھے گا ان شاء اللہ فرشتہ خصلت ہو جائے گا۔

۶۹ اَلصَّمَدُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلصَّمَدُ جَلَّ جَلَالُهٗ...... ہر چیز سے بے نیاز

خواص پانچ ہیں:

۱ جو کوئی سحر کے وقت سجدہ میں سر رکھ کر ایک سو پندرہ (۱۱۵) یا ایک سو پچیس (۱۲۵) مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اس کو ان شاء اللہ ظاہری و باطنی سچائی نصیب ہوگی، اور کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہوگا۔

۲ جو شخص باوضو اس اسم کا ورد جاری رکھے وہ ان شاء اللہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے گا۔

۳ جو کوئی یہ اسم ایک سو چونتیس (۱۳۴) بار پڑھے آثار صمدانی ظاہر ہوں اور ان شاء اللہ کبھی بھوکا نہ رہے۔

۴ جو کوئی اس اسم کو بکثرت پڑھے اس کی مشکلیں آسان ہوں۔

۵ جو اسے ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھا کرے گا دشمن پر ان شاء اللہ فتح پائے گا۔

۷۰ اَلْقَادِرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْقَادِرُ جَلَّ جَلَالُهٗ...... قدرت والا

خواص چار ہیں:

۱ اگر کوئی وضو میں ہر عضو کو دھوتے وقت ﴿اَلْقَادِرُ﴾ پڑھے گا تو کسی ظالم کے ہاتھ ان شاء اللہ گرفتار نہ ہوگا اور کوئی دشمن اس پر فتح نہ پائے گا۔

۲ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو اکتالیس (۴۱) بار یہ اسم مبارک پڑھے ان شاء اللہ وہ کام آسان ہو جائے گا۔

③ جو اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے ان شاء اللہ جمیع آفات سے بچا رہے۔

④ جو شخص دو رکعت نماز پڑھ کر سو (۱۰۰) مرتبہ ﴿اَلْقَادِرُ﴾ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دشمن کو ذلیل و رسوا فرما دے گا ـــــ اگر وہ حق پر ہوگا ـــــ اور ظاہری طاقت کے علاوہ اسے عبادت کی باطنی طاقت بھی عطا فرمائے گا۔

۷۱ اَلْمُقْتَدِرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُقْتَدِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... پوری قدرت رکھنے والا

خواص پانچ ہیں:

① جو کوئی سو کر اٹھنے کے بعد بکثرت ﴿اَلْمُقْتَدِرُ﴾ کا ورد کرے یا کم از کم بیس (۲۰) مرتبہ پڑھا کرے ان شاء اللہ اس کے تمام کام آسان اور درست ہو جائیں گے۔

② جو کوئی اس اسم کو پڑھا کرے ان شاء اللہ اس کا دشمن مغلوب ہوگا۔

③ جو اس کا روزانہ بیس (۲۰) مرتبہ ورد رکھے گا ان شاء اللہ رحمت الٰہی میں رہے گا۔

④ جو اس نام کو توجہ کے ساتھ پڑھتا رہے ان شاء اللہ اس کی غفلت دور ہو جائے گی۔

⑤ جو شخص حقیقتاً مظلوم ہو وہ مہینے کی آخری رات میں اندھیرے کمرے میں ننگی زمین پر دو رکعت نماز پڑھے اور دوسری رکعت کے آخری سجدے میں ﴿اَلْمُقْتَدِرُ الشَّدِیْدُ الْقَوِیُّ الْقَاہِرُ﴾ پڑھ کر ظالم کے خلاف دعا کرے ان شاء اللہ قبول ہوگی۔

۷۲ اَلْمُقَدِّمُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُقَدِّمُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... آگے کرنے والا

خواص چار ہیں:

① جو شخص جنگ کے وقت ﴿اَلْمُقَدِّمُ﴾ کثرت سے پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے پیش قدمی کی قوت عطا فرمائے گا اور دشمنوں سے محفوظ رکھے گا، زخم و رنج نہیں پہنچے گا۔

② جو شخص ہر وقت ﴿یَا مُقَدِّمُ﴾ کا ورد رکھے گا ان شاء اللہ وہ اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرماں بردار بن جائے گا۔

③ جو کوئی اس اسم کو کثرت سے پڑھے گا وہ دشمن پر ان شاء اللہ غالب رہے گا اور اطاعت الٰہی میں اس کا نفس فرماں بردار ہوگا۔

④ جو اس کو نو (۹) دفعہ شیرینی پر پڑھ کر کسی کو کھلائے گا تو ان شاء اللہ وہ اس سے محبت کرے گا ـــــ غلط اور ناجائز مقصد کے لئے یہ عمل کرنا حرام ہے اور سخت نقصان دہ ہے۔

۷۳ اَلْمُؤَخِّرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُؤَخِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... پیچھے رکھنے والا

خواص سات ہیں:

① جو شخص کثرت سے ﴿اَلْمُؤَخِّرُ﴾ کا ورد رکھے گا اسے ان شاء اللہ سچی توبہ نصیب ہوگی۔

۲ جو شخص روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ اس اسم کو پابندی سے پڑھا کرے اس کو ان شاءاللہ حق تعالیٰ کا ایسا قرب نصیب ہوگا کہ اس کے بغیر چین نہ آئے گا۔

۳ علماء کرام فرماتے ہیں کہ ﴿اَلْمُقَدِّمُ﴾ اور ﴿اَلْمُؤَخِّرُ﴾ کو ایک ساتھ پڑھتا رہے جب کوئی مشکل پیش آئے اکیس (۲۱) بار اس اسم کو پڑھے ان شاءاللہ مشکل آسان ہو جائے گی۔

۴ جو اڑتالیس (۴۸) دن تک روزانہ تین ہزار (۳۰۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھ لیا کرے ان شاءاللہ وہ جو چاہے گا پائے گا۔

۵ جو اکتالیس (۴۱) بار یہ اسم مبارک پڑھے گا اس کا نفس ان شاءاللہ مطیع ہوگا۔

۶ جو ہر روز سو (۱۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھتا رہے گا ان شاءاللہ اس کے سب کام انجام کو پہنچیں گے۔

۷ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا منقول ہے:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" (بخاری شریف)

۷۴ اَلْاَوَّلُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْاَوَّلُ جَلَّ جَلَالُہٗ......سب سے پہلا

خواص پانچ ہیں:

۱ جو مسافر ہو وہ جمعہ کے دن ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ اس اسم کو پڑھے ان شاءاللہ جلد بخیریت وطن واپس پہنچے گا۔

۲ جس شخص کے لڑکا نہ ہو وہ چالیس (۴۰) مرتبہ روزانہ ﴿اَلْاَوَّلُ﴾ پڑھا کرے ان شاءاللہ اس کی مراد پوری ہوگی اور سب مشکلیں آسان ہوں گی۔

۳ جو چالیس (۴۰) شبِ جمعہ ہر شب کو عشاء کی نماز کے بعد ایک ہزار (۱۰۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے اس کی ان شاءاللہ تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔

۴ جو ہر روز گیارہ (۱۱) بار یہ اسم مبارک پڑھے گا تمام خلقت ان شاءاللہ اس پر مہربانی کرے گی۔

۵ جو سو (۱۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے گا، ان شاءاللہ اس کی بیوی اس سے محبت کرے گی۔

۷۵ اَلْاٰخِرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْاٰخِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ......سب سے پچھلا

خواص پانچ ہیں:

۱ جو شخص روزانہ ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ ﴿اَلْاٰخِرُ﴾ پڑھا کرے اس کے دل سے غیر اللہ کی محبت دور ہو جائے گی اور ان شاءاللہ ساری عمر کی کوتاہیوں کا کفارہ ہو جائے گا، اور خاتمہ بالخیر ہوگا اور نیک اعمال سرزد ہوں گے۔

۲ جس کی عمر آخر کو پہنچ گئی ہو اور نیک اعمال نہ رکھتا ہو وہ اس اسم کا ورد کرے حق تعالیٰ اس کی عاقبت ان شاءاللہ بہتر کرے گا۔

۳ جو کوئی کسی جگہ جائے اور اس اسم کو پڑھ لے وہاں عزت اور توقیر پائے گا۔

۴ جو اس اسم کو دفع دشمن کے لئے پڑھے گا ان شاء اللہ کامیاب ہوگا۔

۵ جو عشاء کے بعد ایک سو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھنے کا معمول بنائے اس کی آخری عمر ان شاء اللہ پہلی عمر سے بہتر ہوگی۔

۷۶ اَلظَّاهِرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلظَّاهِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ......نمایاں، واضح

خواص چھ ہیں:

۱ جو شخص نماز اشراق کے بعد پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ ﴿اَلظَّاهِرُ﴾ کا ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں روشنی اور دل میں نور عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ۔

۲ اگر بارش وغیرہ کا خوف ہو تو یہ اسم مبارک بکثرت پڑھے، ان شاء اللہ امان پائے گا۔

۳ اگر کوئی گھر کی دیوار پر یہ اسم مبارک لکھے ان شاء اللہ دیوار سلامت رہے۔

۴ جو کوئی سرمہ پر گیارہ (۱۱) بار یہ اسم مبارک پڑھ کر آنکھوں میں لگائے لوگ اس پر مہربانی کریں۔

۵ جو جمعہ کے دن پانچ سو (۵۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے گا اس کا باطن پرنور ہوگا اور ان شاء اللہ دشمن مغلوب ہوگا۔

۶ یہ اربابِ مکاشفات کا ذکر ہے۔

۷۷ اَلْبَاطِنُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْبَاطِنُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... پوشیدہ، پنہاں

خواص آٹھ ہیں:

۱ جو شخص روزانہ تینتیس (۳۳) بار ﴿یَا بَاطِنُ﴾ پڑھا کرے ان شاء اللہ اس پر باطنی اسرار ظاہر ہونے لگیں گے اور اس کے قلب میں انس و محبت الٰہی پیدا ہوگی۔

۲ جو شخص دو رکعت نماز ادا کرے اس کے بعد ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ ایک سو پینتالیس (۱۴۵) بار پڑھے ان شاء اللہ اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔

۳ جو کوئی اس اسم کو اکتالیس (۴۱) بار پڑھے ان شاء اللہ اس کا قلب نورانی ہو جائے گا۔

۴ جو اس اسم کو ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) بار پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کو جو دیکھے گا محبت کرے گا۔

۵ جو کوئی ہر روز اپنے دل میں یا زبان سے تین سو ساٹھ (۳۶۰) بار اس کا ورد عشاء یا فجر یا کسی بھی نماز کے بعد کرے گا صاحب باطن اور واقف اسرار الٰہی ہوگا۔

۶ جو کسی کو امانت سونپے، یا زمین میں دفن کرے وہ کاغذ پر ﴿اَلْبَاطِنُ﴾ لکھ کر اس کے ساتھ رکھ دے ان شاء اللہ کوئی اس میں خیانت نہ کر سکے گا۔

۷ جو ہر روز اسی (۸۰) بار کسی نماز کے بعد اس کو پڑھے گا واقف اسرار الٰہی ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

❽ جو ہر روز تین (۳) بار ایک گھنٹہ تک اس کو پڑھے اس کو اُنسیت الٰہی نصیب ہوگی۔

۷۸ اَلْوَالِیُّ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْوَالِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ...... متولی ومتصرف، حاکم وفرماں رواں، کارساز و مالک

خواص سات ہیں:

❶ جو کوئی اپنا یا کسی اور کا گھر ہر بلا اور بربادی سے بچانا چاہتا ہے تین سو (۳۰۰) بار ﴿اَلْوَالِیُّ﴾ پڑھے ان شاء اللہ وہ گھر محفوظ رہے گا۔

❷ اگر کسی کو تسخیر کرنے کی نیت سے گیارہ (۱۱) بار پڑھے گا وہ آدمی اس کا مطیع ومنقاد ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

❸ بالکل نئے اور کورے آبخورے پر ﴿اَلْوَالِیُّ﴾ لکھ کر اور پڑھ کر اس میں پانی بھرے، پھر پانی کو گھر کے در و دیوار پر چھڑکے تو وہ گھر ان شاء اللہ آفات سے محفوظ رہے گا۔

❹ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے مخلوق میں ان شاء اللہ ذی مرتبہ ہوگا۔

❺ جو شخص کثرت سے ﴿اَلْوَالِیُّ﴾ کا ورد رکھے گا وہ ان شاء اللہ ناگہانی آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

❻ اسے کثرت سے پڑھنا بجلی کی کڑک سے حفاظت کے لئے مفید ہے۔

❼ اس اسم کا ذکر ان لوگوں کے لئے بہت مفید ہے جن لوگوں پر بالا دستی حاصل ہے مثلاً: حاکم، افسر، شیخ وغیرہ۔

۷۹ اَلْمُتَعَالِیْ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُتَعَالِیْ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بہت بلند و برتر

خواص سات ہیں:

❶ جو شخص کثرت سے ﴿اَلْمُتَعَالِیْ﴾ کا ورد رکھے ان شاء اللہ اس کی تمام مشکلات رفع ہوں گی۔

❷ جو عورت حالتِ حیض میں کثرت سے اس اسم کا ورد رکھے ان شاء اللہ اس کی تکلیف رفع ہوگی۔

❸ جو بدکردار عورت ایام کی حالت میں اس اسم کو بہت پڑھے گی وہ اپنی بدفعلی سے نجات پائے گی۔

❹ جو شخص اتوار کی رات کو غسل کر کے آسمان کی طرف منہ کر کے اس کو تین (۳) بار پڑھ کر جو دعا مانگے گا ان شاء اللہ قبول ہوگی۔

❺ اس کا بکثرت ذکر کرنے سے رفعت (بلندی) حاصل ہوتی ہے۔

❻ جو حاکم کے پاس جاتے وقت یہ اسم پڑھ لے اسے حجت اور غلبہ نصیب ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

❼ دشمن کی ہلاکت کے لئے سات (۷) دن تک روزانہ ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھنا مفید ہے۔

۸۰ اَلْبَرُّ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْبَرُّ جَلَّ جَلَالُہٗ...... نیکوکار، نیک سلوک کرنے والا

خواص نو ہیں:

❶ جو کوئی شراب خوری یا زناکاری جیسے گناہوں میں گرفتار ہو وہ روزانہ سات (۷) بار یہ اسم پڑھے ان شاء اللہ اس کا دل

گناہوں سے ہٹ جائے گا۔

❷ جو اس کو آندھی وغیرہ کی آفتوں کے ڈر سے پڑھے ان شاء اللہ امن میں رہے گا۔

❸ جو شخص حب دنیا میں مبتلا ہو وہ اس اسم کو بکثرت پڑھے، ان شاء اللہ دنیا کی محبت اس کے دل سے جاتی رہے گی۔

❹ جو کوئی اس اسم مبارک کو ایک سانس میں سات (۷) بار اپنے لڑکے پر پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے گا وہ بچہ ان شاء اللہ بلوغ تک تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

❺ جو کوئی اس اسم کو پڑھے گا عزیز خلائق ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

❻ یہ اسم خشکی اور سمندر کے مسافر کے لئے امان ہے۔

❼ جو اس اسم کو اپنے بچے کے سر پر پندرہ (۱۵) بار پڑھ کر یہ دعا مانگے:

﴿اَللّٰهُمَّ بِبَرَكَةِ هٰذَا الْاِسْمِ رَبِّهٖ لَا يَتِيْمًا وَلَا لَئِيْمًا﴾ تو ان شاء اللہ یہ دعا قبول ہوگی، اور بچہ نہ یتیم ہوگا اور نہ لئیم۔

❽ گناہ کبیرہ کا مرتکب اگر سات سو (۷۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے تو ان شاء اللہ گناہوں سے توبہ کی توفیق پائے۔

❾ اگر اس کے ساتھ ﴿اَلرَّحِيْمُ﴾ ملا کر ﴿يَا بَرُّ يَا رَحِيْمُ﴾ پڑھا جائے تو یہ قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔

⑧① اَلتَّوَّابُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلتَّوَّابُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... توبہ قبول کرنے والا، توبہ کی توفیق دینے والا

خواص چھ ہیں:

❶ جو کوئی نماز چاشت کے بعد تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ اس اسم کو پڑھا کرے گا۔ ان شاء اللہ اسے سچی توبہ نصیب ہوگی۔

❷ جو شخص کثرت سے اس اسم کو پڑھا کرے گا ان شاء اللہ اس کے تمام کام آسان ہوں گے اور نفس کو طاعت میں خوشی ہوگی۔

❸ اگر کسی ظالم پر دس (۱۰) مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کیا جائے تو ان شاء اللہ اس سے خلاصی نصیب ہوگی۔

❹ جو کوئی چاشت کی نماز کے بعد ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ پڑھے اس کے گناہ ان شاء اللہ بخشے جائیں گے۔

❺ جو اکتالیس (۴۱) دن تک آٹھ سو (۸۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے گا، ان شاء اللہ ظاہر و باطن کی نعمتوں سے نوازا جائے گا۔

❻ جو کوئی اس اسم کو لکھے اور بارش کے پانی سے دھو کر شراب کے عادی کو پلائے تو اس کی عادت چھوٹ جائے گی اور وہ ان شاء اللہ تائب ہو جائے گا۔

⑧② اَلْمُنْتَقِمُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُنْتَقِمُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بدلہ لینے والا

خواص چار ہیں:

❶ جو شخص حق پر ہو اور دشمن سے بدلہ لینے کی اس میں قدرت نہ ہو وہ تین (۳) جمعہ تک بکثرت ﴿يَا مُنْتَقِمُ﴾ پڑھے اللہ تعالیٰ دشمن سے خود ان شاء اللہ انتقام لے لیں گے۔

❷ جو کوئی آدھی رات کو یہ اسم مبارک جس نیت سے پڑھے گا وہ کام ان شاء اللہ سرانجام ہوگا۔

❸ جو کوئی عشاء یا فجر کی نماز کے بعد چالیس (۴۰) دن تک روزانہ ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) بار ﴿یَا قَهَّارُ یَا مُذِلُّ یَا مُنْتَقِمُ﴾ پڑھے گا تو ان شاء اللہ ظالم ہلاک ہوگا۔

❹ جو اس اسم کو بکثرت پڑھے گا ان شاء اللہ اس کی آنکھ ہرگز نہیں دکھے گی۔

(۸۳) اَلْعَفُوُّ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بہت معاف کرنے والا

خواص پانچ ہیں:

❶ جو شخص کثرت سے ﴿اَلْعَفُوُّ﴾ پڑھے گا ان شاء اللہ اس کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا اور اچھے اعمال کی توفیق بخشے گا۔

❷ جو تین (۳) ہفتہ تک اس اسم کا ورد رکھے گا سب دشمن اس کے دوست بن جائیں گے اور لوگوں میں معزز ہوگا۔

❸ جو کوئی کسی شخص سے ڈرتا ہو اس اسم مبارک کو بہت پڑھے ان شاء اللہ خوف دور ہوگا۔

❹ اگر اس اسم کے ساتھ ﴿اَلْغَفُوْرُ﴾ کو بھی ملا لیا جائے تو یہ قبولیت کے زیادہ قریب ہوگا۔

❺ جو اسے ایک سو چھپن (۱۵۶) بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے خوف سے امن عطا فرمائے گا۔

(۸۴) اَلرَّؤُوْفُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلرَّؤُوْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بڑا مہربان، انتہائی شفیق

خواص تین ہیں:

❶ جو کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑانا چاہے ﴿یَا رَؤُوْفُ﴾ دس (۱۰) بار پڑھے وہ ظالم اس کی شفاعت قبول کرے گا۔

❷ جو کوئی اسے بکثرت پڑھے گا ظالم کا دل اس پر مہربان ہوگا اور سب لوگ اس کو دوست رکھیں گے، اور ان شاء اللہ اس پر مہربان ہوں گے۔

❸ جو شخص دس (۱۰) مرتبہ درود شریف اور دس (۱۰) مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا۔ ان شاء اللہ اس کا غصہ رفع ہو جائے گا ـــــ اور دوسرے غضب ناک شخص پر دم کرے تو اس کا غصہ بھی دور ہو جائے گا۔

(۸۵) مَالِكُ الْمُلْكِ کے معنی اور اس کے خواص

مَالِكُ الْمُلْكِ جَلَّ جَلَالُہٗ......سارے جہاں کا مالک

خواص چار ہیں:

❶ جو شخص ﴿یَا مَالِكَ الْمُلْكِ﴾ کو ہمیشہ پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کو غنی اور لوگوں سے بے نیاز فرما دے گا اور ان شاء

اللہ وہ کسی کا محتاج نہیں رہے گا۔

❷ جو بادشاہ کسی ملک کو فتح کرنا چاہتا ہو وہ اس اسم کو بہت پڑھے ان شاء اللہ کامیاب ہوگا۔

❸ جو ﴿یَا مَالِكَ الْمُلْكِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾ بہت پڑھے گا وہ اگر فقیر ہوگا تو غنی ہو جائے گا ــــــ مگر یہ اسم کمال جلال رکھتا ہے۔

❹ جو بادشاہ اپنی حکومت کا استحکام چاہتا ہو وہ اس اسم کو بکثرت پڑھے۔

⑧⑥ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کے معنی اور اس کے خواص

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جَلَّ جَلَالُہٗ...... عظمت وجلال اور انعام واکرام والا

خواص تین ہیں:

❶ جو شخص کثرت سے ﴿یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾ پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اس کو عزت وعظمت اور مخلوق سے استغناء عطا فرمائیں گے۔

❷ بعض اس کو اسم اعظم کہتے ہیں ــــــ جو شخص ﴿یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِیَدِكَ الْخَیْرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ سو (۱۰۰) بار پڑھ کر پانی پر دم کرے اور وہ پانی بیمار کو پلائے تو ان شاء اللہ بیمار شفا پائے گا۔ اگر دل غمگین ہوگا تو اس عمل سے ان شاء اللہ مسرور ہوگا۔

❸ جو کوئی روزانہ پابندی سے تین سو تینتیس (۳۳۳) بار ﴿یَا مَالِكَ الْمُلْكِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾ پڑھے گا، دنیا اس کی فرمانبردار رہے گی۔

⑧⑦ اَلْمُقْسِطُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُقْسِطُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... عدل وانصاف کرنے والا

خواص پانچ ہیں:

❶ جو کوئی روزانہ اس اسم کو پڑھا کرے وہ ان شاء اللہ شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔

❷ اگر کوئی شخص کسی خاص اور جائز مقصد کے لئے سات سو (۷۰۰) مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا تو ان شاء اللہ وہ مقصد پورا ہوگا۔

❸ جو کسی رنج میں مبتلا ہو وہ ہر روز ستر (۷۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے ان شاء اللہ رنج سے نجات پائے گا۔

❹ جو کوئی اس اسم کو سو (۱۰۰) بار پڑھے گا شیطان کے شر اور وسوسے سے بے خوف ہوگا۔

❺ اس اسم کی کثرت عبادات میں وسوسوں سے بچنے کا بہترین علاج ہے۔

⑧⑧ اَلْجَامِعُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْجَامِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... سب کو جمع کرنے والا

خواص چار ہیں:

❶ جس شخص کے رشتہ دار اور احباب منتشر ہو گئے ہوں وہ چاشت کے وقت غسل کرے اور آسمان کی طرف منہ کر کے دس

(۱۰) مرتبہ ﴿یَا جَامِعُ﴾ پڑھے، اور ایک انگلی بند کرلے اسی طرح ہر دس (۱۰) مرتبہ پر ایک ایک انگلی بند کرتا جائے، جب ساری انگلیاں بند ہو جائیں تو آخر میں دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے ان شاء اللہ جلد سب جمع ہو جائیں گے۔

۲ اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو ﴿اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِجْمَعْ ضَالَّتِیْ﴾ پڑھا کرے وہ چیز ان شاء اللہ مل جائے گی۔

۳ جائز محبت کے لئے بھی مذکورہ بالا دعا بے مثال ہے۔

۴ اپنے بچھڑے ہوئے اقارب سے ملنے کے لئے اس اسم کا ایک سو چودہ (۱۱۴) بار کھلے آسمان کے نیچے پڑھنا مفید ہے۔

۸۹ اَلْغَنِیُّ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْغَنِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بڑا بے نیاز

خواص آٹھ ہیں:

۱ جو شخص ستر (۷۰) بار روزانہ ﴿یَا غَنِیُّ﴾ پڑھا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت عطا فرمائے گا اور ان شاء اللہ کسی کا محتاج نہ رہے گا۔

۲ جو شخص کسی ظاہری یا باطنی مرض یا بلا میں گرفتار ہو وہ اپنے تمام اعضاء اور جسم پر ﴿یَاغَنِیُّ﴾ پڑھ کر دم کیا کرے، انشاء اللہ نجات پائے گا ــــــ یہ مرض طمع (لالچ) کا بھی علاج ہے۔

۳ جو کوئی اس اسم کو ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھا کرے وہ ان شاء اللہ مالدار ہو جائے گا اور محتاج نہ ہوگا۔

۴ جو اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے مفلس نہ ہو۔

۵ جو کوئی اس کو لکھ کر اپنے مال میں رکھے ان شاء اللہ اس میں برکت ہوگی۔

۶ جو کوئی اس اسم کا ورد رکھے گا اس کے اعضاء کا درد جاتا رہے گا۔

۷ جو کوئی جمعرات کے دن ہزار (۱۰۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے گا ان شاء اللہ دولت پائے گا۔

۸ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد ستر (۷۰) بار پابندی سے یہ دعا مانگا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی فرما دے گا:

"اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اِکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ."

۹۰ اَلْمُغْنِیُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمُغْنِیُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... غنی اور بے نیاز کرنے والا

خواص گیارہ ہیں:

۱ جو شخص اول اور آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر گیارہ سو (۱۱۰۰) مرتبہ وظیفہ کی طرح یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ظاہری و باطنی غنا عطاء فرمائے گا ــــــ یہ عمل فجر یا عشاء کی نماز کے بعد کرے اور اس کے ساتھ سورۂ مزمل بھی تلاوت کرے۔

٢ جو کوئی اس اسم کو ایک ہزار دوسو سڑسٹھ (۱۲۶۷) بار ہر روز بلا ناغہ پڑھے گا۔ ان شاء اللہ غنی ہو جائے گا۔

٣ جو کوئی اس اسم مبارک کو لکھ کر اپنے پاس رکھے کبھی فقیر نہ ہو۔

٤ جو کوئی دس جمعوں تک ہر جمعہ کو ایک ہزار (۱۰۰۰) بار یا دس (۱۰) بار یہ اسم پڑھے گا ان شاء اللہ مخلوق سے بے نیاز ہوگا۔

٥ جو کوئی قربت سے پہلے ستر (۷۰) بار یہ اسم پڑھ لے تو بہت امساک ہوگا۔

٦ جو بہت مفلس ہو فجر کے وقت فرض و سنت کے درمیان دوسو (۲۰۰) بار اور ظہر، عصر اور مغرب کے بعد دوسو (۲۰۰) بار اور عشاء کے بعد تین سو (۳۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے ان شاء اللہ غنی ہوگا۔

٧ جو کوئی اس اسم مبارک کو گیارہ سو (۱۱۰۰) بار روزانہ پڑھا کرے اسے صفائی قلب حاصل ہوگی۔

٨ جو گیارہ سو (۱۱۰۰) مرتبہ ﴿يَا مُغْنِيُ﴾ اور بسم اللہ کے ساتھ گیارہ سو (۱۱۰۰) بار ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ اور بغیر بسم اللہ کے سو (۱۰۰) بار درود شریف اور دو (۲) دفعہ سورۂ مزمل پڑھے گا اس کی روزی میں خوب وسعت ہوگی۔

٩ جس جگہ تکلیف ہو یہ اسم پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے اس جگہ ملنے سے ان شاء اللہ تندرست ہو جائے گا۔

١٠ جو شخص روزانہ گیارہ سو اکیس (۱۱۲۱) بار یہ اسم پڑھتا رہے ان شاء اللہ کبھی محتاج نہیں ہوگا۔

١١ اگر کوئی سورۂ والضحیٰ پڑھ کر یہ اسم پڑھے گا پھر کہے گا:

﴿اَللّٰهُمَّ يَسِّرْنِيْ لِلْيُسْرِ الَّذِيْ يَسَّرْتَهٗ لِكَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ﴾ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے غیب سے مددگار بھیجے گا۔

(۹۱) اَلْمَانِعُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْمَانِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... ہلاکت وتباہی کو روکنے والا

خواص پانچ ہیں:

١ اگر بیوی سے جھگڑا یا ناچاقی ہو تو بستر پر لیٹتے وقت بیس (۲۰) مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے ان شاء اللہ جھگڑا ختم اور ناچاقی دور ہو جائے گی اور باہمی انس ومحبت پیدا ہو جائے گی۔

٢ جو کوئی بکثرت اس اسم کا ورد رکھے گا ان شاء اللہ وہ ہر شر سے محفوظ رہے گا۔

٣ اگر کسی خاص اور جائز مقصد کیلئے یہ اسم مبارک پڑھے گا تو ان شاء اللہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔

٤ جو کوئی اس اسم کو سو (۱۰۰) بار پڑھے گا ان شاء اللہ دو شخصوں کے درمیان لڑائی ختم ہو جائے گی۔

٥ جو اپنی مراد تک نہ پہنچ سکے وہ اس کو صبح وشام پڑھا کرے ان شاء اللہ مراد حاصل ہوگی۔

(۹۲) اَلضَّارُّ کے معنی اور اس کے خواص

اَلضَّارُّ جَلَّ جَلَالُہٗ...... ضرر پہنچانے والا

خواص پانچ ہیں:

١ جو شخص شب جمعہ میں سو (۱۰۰) مرتبہ ﴿اَلضَّارُّ﴾ پڑھا کرے وہ ان شاء اللہ تمام ظاہری اور باطنی آفتوں سے محفوظ

رہے گا اور قرب خداوندی اسے حاصل ہوگا۔

❷ جو کوئی اس اسم پاک کو پڑھے اور ظالم کا نام لے، ان شاء اللہ اس کو ضرر پہنچے گا اور پڑھنے والا اس کے ظلم سے محفوظ رہے گا۔

❸ جس کو ایک حال و مقام میسر ہو سو (۱۰۰) بار شب جمعہ میں اس اسم کو پڑھنے کا معمول بنائے، اللہ تعالیٰ اس کو مقام میں ثابت رکھے گا اور اہل قرب کے مرتبہ تک پہنچا دے گا۔ اس مرتبہ کے آگے ظاہری کمال کی کچھ اصل نہیں۔

❹ جس کی عزت کم ہو، ہر شب جمعہ اور ایام بیض میں سو (۱۰۰) بار نماز عشاء کے بعد یہ اسم مبارک پڑھا کرے ان شاء اللہ محترم رہے گا۔

❺ جو ہر شب جمعہ سو (۱۰۰) بار ﴿اَلضَّارُّ النَّافِعُ﴾ پڑھا کرے گا، ان شاء اللہ اپنی قوم میں معزز اور جسمانی طور پر باعافیت رہے گا۔

(۹۳) اَلنَّافِعُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلنَّافِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... نفع پہنچانے والا

خواص سات ہیں:

❶ جو کوئی کشتی وغیرہ سواری میں سوار ہونے کے بعد ﴿يَا نَافِعُ﴾ کثرت سے پڑھتا رہے ان شاء اللہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

❷ جو شخص کسی کام کو شروع کرتے وقت اکتالیس (۴۱) مرتبہ ﴿يَا نَافِعُ﴾ پڑھا کرے ان شاء اللہ وہ کام حسب منشا ہوگا۔

❸ جو شخص بیوی سے جماع کرتے وقت یہ اسم پہلے پڑھ لیا کرے تو ان شاء اللہ اولاد صالح نصیب ہوگی۔

❹ جو کوئی اس اسم کو پڑھ کر مریض پر دم کرے ان شاء اللہ وہ شفا پائے گا۔

❺ جو ماہِ رجب میں اس کا ورد کرے گا ان شاء اللہ اسرار الٰہی سے آگاہ ہوگا۔

❻ جو چار (۴) روز جہاں تک ہو سکے پڑھے گا ان شاء اللہ کبھی کسی غم میں نہ پھنسے گا۔

❼ جو سفر حج میں اسے پڑھا کرے ان شاء اللہ بخیر گھر واپس آئے گا۔

(۹۴) اَلنُّوْرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلنُّوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... نہایت روشن، روشن کرنے والا

خواص چار ہیں:

❶ جو شخص شب جمعہ میں سات (۷) مرتبہ سورۂ نور اور ایک ہزار (۱۰۰۰) بار اس اسم کو پڑھا کرے ان شاء اللہ اس کا دل نور الٰہی سے منور ہو جائے گا۔

❷ جو کوئی اس اسم کو ﴿اَلنَّافِعُ﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھے اور مریض پر دم کرے تو ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

❸ جو صبح کے وقت اس کے ذکر کو لازم پکڑے گا اس کا دل روشن ہوگا۔

❹ جو کوئی اندھیرے کمرے میں آنکھیں بند کر کے اس اسم کا اس قدر ذکر کرے کہ حال طاری ہو جائے وہ عجیب وغریب

انوار کا مشاہدہ کرے گا اور اس کا دل نور سے بھر جائے گا ــــــ یہ اسم اہل بصیرت و مکاشفات کے لئے بہت مناسب ہے۔

۹۵ اَلْھَادِیُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْھَادِیُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... ہدایت دینے والا

خواص آٹھ ہیں:

۱ جو شخص ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف منہ کر کے بکثرت ﴿یَا ھَادِیُ﴾ پڑھے اور آخر میں چہرہ پر ہاتھ پھیر لے اس کو ان شاء اللہ کامل ہدایت نصیب ہوگی اور اہل معرفت میں شامل ہو جائے گا۔

۲ جو کوئی گیارہ سو (۱۱۰۰) بار ﴿یَا ھَادِیُ! اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ﴾ عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لیا کرے وہ ان شاء اللہ کسی کا محتاج نہ رہے گا۔ اور سیدھے راستے کی ہدایت نصیب ہوگی۔

۳ جب کسی کو کوئی مشکل پیش آئے وہ دو رکعت نماز پڑھے۔ اور دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد یہ اسم ایک سانس میں جس قدر ہو سکے پڑھے جب سانس ٹوٹ جائے تو دعا مانگے گا ان شاء اللہ قبول ہوگی۔

۴ جو کوئی سفر پر ہو اور اسے راستہ نہ ملے تو وہ کہے: ﴿یَا ھَادِیُ اِھْدِ﴾ ان شاء اللہ راستہ مل جائے گا۔

۵ اس کے ذکر سے یا لکھ کر پاس رکھنے سے بصیرت اور فہم صحیح پیدا ہوتا ہے ــــــ اس کا ذکر اہل حکومت کے لئے بھی مناسب ہے۔

۶ جو فرائض کے بعد چار سو (۴۰۰) بار اس کا ورد کرے گا اسے مدد عظیم حاصل ہوگی۔

۷ اگر بادشاہ اس کا اس قدر ذکر کریں کہ حال طاری ہو جائے تو رعایا ان کی فرماں بردار ہوگی۔

۸ سالکین کی سیر علوی (عالم بالا کی سیر) کے لئے اس کا ذکر مفید ہے۔

۹۶ اَلْبَدِیْعُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْبَدِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... نیا پیدا کرنے والا، بغیر مثال کے پیدا کرنے والا

خواص پانچ ہیں:

۱ جس شخص کو کوئی غم یا مصیبت یا کوئی بھی مشکل پیش آئے وہ ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ ﴿یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ پڑھے ان شاء اللہ کشائش (کشادگی) نصیب ہوگی۔

۲ جو شخص اس اسم کو باوضو پڑھتے ہوئے سو جائے تو جس کام کا ارادہ ہو ان شاء اللہ خواب میں نظر آ جائے گا۔

۳ جو کوئی نماز عشاء کے بعد ﴿یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ﴾ بارہ سو (۱۲۰۰) مرتبہ بارہ (۱۲) دن پڑھے گا تو جس کام کا یا مقصد کے لئے پڑھے گا وہ ان شاء اللہ پورا عمل ختم ہونے سے پہلے حاصل ہو جائے گا۔

۴ کسی غم یا اہم حاجت کے لئے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) مرتبہ ﴿یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ پڑھے ان شاء اللہ غم رفع ہوگا اور حاجت پوری ہوگی۔

۵ جو اس اسم کا بکثرت ورد کرے گا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم و حکمت عطا کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کی زبان

سے ان علوم کو جاری فرمائے گا جن کو وہ پہلے نہ جانتا ہو۔

۹۷ اَلْبَاقِیُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْبَاقِیُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... ہمیشہ باقی رہنے والا

خواص پانچ ہیں:

❶ جو شخص اس اسم کو ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ جمعہ کی رات میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر طرح کے ضرر و نقصان سے محفوظ رکھے گا اور ان شاء اللہ اس کے تمام نیک اعمال مقبول ہوں گے اور اسے غم سے خلاصی نصیب ہوگی۔

❷ جو سورج نکلنے سے پہلے سو (۱۰۰) بار روز یہ اسم مبارک پڑھے گا، ان شاء اللہ مرتے دم تک کچھ دکھ نہ پائے گا اور عاقبت (آخرت) میں بخشا جائے گا۔

❸ جو اس اسم کو پابندی سے ہفتہ کے دن کسی وقت دشمن کی مغلوبی کی نیت سے باوضو بعد دو رکعت نفل سو (۱۰۰) بار پڑھے گا ان شاء اللہ دشمن اس کے مطیع و فرمانبردار ہوں گے۔

❹ جو اس اسم کو ہر فرض نماز کے بعد ایک سو تیرہ (۱۱۳) بار پڑھنے کا معمول بنائے گا اسے اس کے منصب سے کوئی معزول نہیں کر سکے گا خواہ اس کے خلاف جن و انس جمع ہو جائیں۔

❺ جو ایک سو (۱۰۰) بار ﴿یَا بَاقِیُ﴾ پڑھتا رہے گا ان شاء اللہ اس کے اعمال مقبول ہوں گے۔

۹۸ اَلْوَارِثُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلْوَارِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... تمام چیزوں کا حقیقی مالک، وہ ذات جو قائم و دائم ہے اور ہر چیز کے فنا ہونے کے بعد زمین اور اس کی تمام چیزوں کا اصلی مالک ہے

خواص تین ہیں:

❶ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت سو (۱۰۰) مرتبہ ﴿یَا وَارِثُ﴾ پڑھے گا ان شاء اللہ دنیا و آخرت میں ہر رنج و غم اور سختی و مصیبت سے محفوظ رہے گا اور خاتمہ بالخیر ہوگا —— یہ خفیہ رازوں میں سے ہے۔

❷ جو کوئی مغرب و عشاء کے درمیان ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھے ہر طرح کی حیرانی و پریشانی سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا۔

❸ جو کوئی اس اسم کو کثرت سے پڑھتا رہے گا اس کے مال میں برکت ہوگی۔ اس کے سب کام بر آئیں گے اور وہ امن میں رہے گا اور ان شاء اللہ اس کی عمر دراز ہوگی۔

۹۹ اَلرَّشِیْدُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلرَّشِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... سب کا راہ نما، سب کو راہ راست دکھانے والا

خواص پانچ ہیں:

❶ جس کو اپنے کسی کام یا مقصد کی تدبیر سمجھ میں نہ آئے وہ مغرب و عشاء کے درمیان ایک ہزار (۱۰۰۰) بار ﴿یَا رَشِیْدُ﴾

پڑھے ان شاء اللہ خواب میں تدبیر نظر آئے گی، یا دل میں اس کا القاء ہو جائے گا۔

❷ اگر روزانہ اس اسم کا وردر کھے تو ان شاء اللہ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور کاروبار میں خوب ترقی ہوگی۔

❸ جو اس اسم مبارک کو مباشرت سے پہلے پڑھے ان شاء اللہ فرزند صالح و پرہیز گار پیدا ہوگا۔

❹ درست فیصلے کی طرف رہنمائی کے لئے اس اسم کو عشاء کے بعد ایک سو (۱۰۰) بار پڑھنا مفید ہے۔

❺ جو عشاء کے بعد سو (۱۰۰) بار یہ اسم مبارک پڑھے گا ان شاء اللہ اس کا عمل قبول ہوگا۔

(۱۰۰) اَلصَّبُوْرُ کے معنی اور اس کے خواص

اَلصَّبُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ...... بہت برداشت کرنے والا، بڑا بردبار

خواص سات ہیں:

❶ جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے سو (۱۰۰) مرتبہ اس اسم کو پڑھے وہ ان شاء اللہ ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا اور دشمنوں، حاسدوں کی زبانیں بند رہیں گی۔

❷ جو کوئی کسی بھی مصیبت میں گرفتار ہو وہ ایک ہزار بیس (۱۰۲۰) مرتبہ اس اسم کو پڑھے ان شاء اللہ اس سے نجات پائے گا اور اطمینان قلب نصیب ہوگا۔

❸ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے اس کا رنج دور ہو اور سرور حاصل ہو۔

❹ تمام حاجات کے لئے اس کو دو سو اٹھانوے (۲۹۸) بار ہر روز پڑھے۔

❺ جس کو درد، رنج یا مصیبت پیش آئے تینتیس (۳۳) بار اس اسم کو پڑھے ان شاء اللہ اس کی پریشانی دور ہوگی۔

❻ جو آدھی رات میں یا دوپہر کو اس اسم کو پڑھنے کی مداومت کرے گا اس کو دشمنوں کی زبان بندی، خوشنودی اور بادشاہ کی رضامندی حاصل ہوگی ـــــ یہ اسم دلوں کے غضب اور رنج و غم دور کرنے کی خاصیت رکھتا ہے۔

❼ یہ اسم مبارک اہل مجاہدہ کا ورد ہے کہ اس کے ذریعے انہیں ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔

......کر خاتمہ سب کا ایمان پر

خدا ہم ترے در پہ آئے ہوئے ✧ زمانے کے ہیں ہم ستائے ہوئے
تجھی سے ہیں بس لو لگائے ہوئے ✧ کرم ہم پہ کر دے تو رب کریم

کَرِیْمٌ کَرِیْمٌ کَرِیْمٌ کَرِیْمٌ

پڑھیں علم دیں ہم بڑے شوق سے ✧ کریں محنتیں ہم بڑے ذوق سے
رہیں بچتے ہم جہل کے طوق سے ✧ ہمیں دولتِ علم دے اے علیم

عَلِیْمٌ، عَلِیْمٌ، عَلِیْمٌ، عَلِیْمٌ

کریں عمر بھر ہم اطاعت تری ✧ رہے دل پہ قائم جلالت تری
ہمہ وقت ہو بس عنایت تری ✧ حفاظت میں رکھ اپنی ہم کو حفیظ

حَفِیْظٌ، حَفِیْظٌ، حَفِیْظٌ، حَفِیْظٌ

خطا کار ہیں ہم گنہ گار بھی ✧ سیہ کار ہیں اور بدکار بھی
معافی کے ہیں ہم طلب گار بھی ✧ تو کر رحم ہم پر کہ ہے تو رحیم

رَحِیْمٌ، رَحِیْمٌ، رَحِیْمٌ، رَحِیْمٌ

خطاؤں، گناہوں سے کر درگزر ✧ معاصی سے ہم کو بچا عمر بھر
بھٹکتے رہیں اب نہ ہم در بدر ✧ تجھے سب یہ حاصل ہے قدرت قدیر

قَدِیْرٌ، قَدِیْرٌ، قَدِیْرٌ، قَدِیْرٌ

رہیں ہم عمل پیرا قرآن پر ✧ مریں آپ کے حکم و فرمان پر
تو کر خاتمہ سب کا ایمان پر ✧ معاصی ہیں وارث کے بے حد غفور

غَفُوْرٌ، غَفُوْرٌ، غَفُوْرٌ، غَفُوْرٌ

آپ ﷺ کی ہوگی سب کو ضرورت

بعدِ خدا ہے سب سے برتر
شافعِ محشر، شافعِ محشر

کالی کملی اوڑھنے والا ✧ خلقِ خدا میں سب سے اعلیٰ
دونوں جہاں میں جس سے اجالا ✧ ماہِ درخشاں، مہرِ منور

بعدِ خدا ہے سب سے برتر
شافعِ محشر، شافعِ محشر

رب کا دلارا، جگ کا پیارا ✧ دل کا ٹکڑا ـــــ آنکھ کا تارا
ارض و سما اور عالم سارا ✧ سب ہیں اس سے اسفل و کمتر

بعدِ خدا ہے سب سے برتر
شافعِ محشر، شافعِ محشر

سوتی بستی جس نے جگا دی ✧ ڈوبتی کشتی ـــــ پار لگا دی
پسماندوں کی شان بڑھا دی ✧ گمراہوں کا ہادی و رہبر

بعدِ خدا ہے سب سے برتر
شافعِ محشر، شافعِ محشر

ظلم و تشدد سہنے والا ✧ کچھ نہ زباں سے کہنے والا
بلکہ دعائیں دینے والا ✧ رحم و کرم کا یکتا پیکر

بعدِ خدا ہے سب سے برتر
شافعِ محشر، شافعِ محشر

مہرِ رسالت، ماہِ نبوت ✧ روزِ قیامت وقتِ صعوبت
آپ کی ہوگی سب کو ضرورت ✧ شافعِ وارث ساقیٔ کوثر

بعدِ خدا ہے سب سے برتر
شافعِ محشر، شافعِ محشر